الفوائد السلفية
على
المقدمة الجزرية

www.KitaboSunnat.com

تاليف
اُستاذُ القراء والمجودين الشيخ القاری
المقری محمد ادریس العاصم مدظلہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

قرأت اکیڈمی
لاہور

٢
ف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال اللہ تعالےٰ

الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ

الفوائد السّلفيّة

علےٰ

المقدّمة الجزريّة

تالیف

الشیخ المقری محمّد ادریس العاصم

فاضل مدینہ یونیورسٹی

www.KitaboSunnat.com

قرأت اکیڈمی ®

28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار لاہور

Ph.: 042 - 7122423

0300 - 4785910

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

235

بسم الله الرحمن الرحيم

انتباہ

قراءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کی جملہ مطبوعات کے حقوق طباعت کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت محفوظ ہیں کوئی صاحب یا ادارہ قراءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کی بغیر اجازت نقل یا اشاعت کرنے کا مجاز نہیں ہے بصورت دیگر قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

لیگل ایڈوائزر: شفیق احمد چاولہ۔ ایم۔اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ

نام کتاب ------ الفوائد السلفية

تالیف ------ علامہ شمس الدین محمد بن جزری شافعی

تعلیق وترجمہ ------ قاری محمد ادریس العاصم

ناشر ------ قراءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

مطبع ------ بونیک پرنٹرز

------ [illegible] لاہور 0300-4240141

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مترجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد۔

رسالہ مقدمۃ الجزری المنظومہ محقق علامہ شمس الدین محمد بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ جامعیت اور مقبولیت کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔ دنیا کے اکثر ممالک اسلامیہ کے مدارس میں داخلِ نصاب ہے۔ ناظم علیہ الرحمۃ نے چونکہ اس رسالہ کو نظم کرنے میں خیر الکلام ما قل و دل کے اصول کو مدِ نظر رکھا ہے اس کے اکثر مواقع میں غایت درجہ کے ایجاز و اختصار سے کام لیا گیا ہے اس کے بعض مقامات جو تشریح و توضیح طلب تھے طلباء کی آسانی کے لئے مختصر حواشی مسمّٰی بہ فوائد سلفیہ لکھے گئے ہیں۔ ان میں اگر کوئی خوبی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو کوئی خامی ہو تو وہ مجھ طفلِ مکتب کی کوتاہ نظری اور کم فہمی کا نتیجہ ہے۔

کتاب کی ترتیب کے سلسلہ میں ہر ممکن کوشش کی ہے کہ کسی غلطی کا احتمال نہ رہے۔ حتی الامکان صحت و احتیاط سے کام لیا ہے۔ اس کے باوجود اگر کسی جگہ صرفِ نظر یا کوتاہی ہو گئی ہو تو میں اہلِ علم حضرات سے نشاندہی کی توقع رکھتا ہوں۔ آخر میں ربّ العالمین کے حضور دست بدعا ہوں کہ وہ میری اس حقیر سعی کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور میرے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین ثم آمین۔

العبد: محمد ادریس عاصم

خادم القرآن الکریم

المدرسۃ العالیۃ تجوید القرآن۔ بنگلہ ایوب شاہ۔ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

استاذ الاساتذہ شیخ القراء والمجودین حضرت مولانا القاری والمقری اظہار احمد التھانویؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وصلی اللہ علی حبیبہٖ و مصطفاہ

''المقدمۃ الجزریہ'' تجوید کے نصاب میں ایک اہم کتاب ہے۔عربی زبان سے ناواقف طلباء کو اس کے سمجھنے اور ترجمہ کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔اس لیے اس کتاب پر کافی تراجم و شروح لکھی گئی ہیں اردو میں بھی' عربی اور فارسی میں بھی۔مگر بہرحال مقصود و تشریح قریب قریب ایک ہی جیسی ہوتی رہی ہے البتہ اساتذہ کے طرز بیان اور اپنے تلامذہ کی تفہیم کا اسلوب علیحدہ علیحدہ رہا ہے اور رہے گا۔

شرح ''الفوائد السّلفیہ'' کے مصنف قاری ادریس عاصم نے کتاب میں خاصی محنت سے کام کیا ہے اور مختصر مگر صاف صاف پیرایہ بیان میں طلباء کے لیے استفادہ کا سامان بہم پہنچایا ہے۔جزاہ اللہ

اظہار احمد التھانویؒ

۱۱ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محقق جزری کا مختصر تعارف

کنیت - ابوالخیر - لقب - شمس الدین - نام - محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف - نسبت - الجزری دمشقی ہے - ۲۵ رمضان المبارک ۷۵۱ھ الموافق ۱۳۵۰ء - ہفتہ کی رات کو دمشق میں پیدا ہوئے - سب سے پہلے قرآن کریم حفظ کیا - اور رمضان المبارک میں پورا قرآن سنایا - اس کے بعد تفسیر - حدیث - ادب - فقہ - علم قرأت وغیرہ - تمام علوم کی تکمیل کی - التنبیہ فقہ شافعی کی کتاب اور التیسیر لدانی حرزالامانی لشاطبی قراءات کی معتبر کتب کو حفظ کیا - قراءات اور احادیث میں مہارت تامہ حاصل کی - ایک لاکھ احادیث کے حافظ تھے - قرأۃ میں چالیس اساتذہ سے استفادہ کیا - آپ نے دمشق مکۃ المکرمہ - المدینۃ المنورہ - قاہرہ - اسکندریہ کے بڑے بڑے مشائخ سے اکتساب کیا - تکمیل کے بعد دمشق میں شیخ القراء کے عہدہ پر فائز ہوئے - ۷۹۳ھ میں شام کے قاضی مقرر ہوئے - پانچ سال بعد مصری سلطنت سے اختلاف ہوا - اور آپ روم چلے گئے - ۷۹۸ھ سے ۸۰۵ھ تک سلطان بایزید بن عثمان کے ہاں بروصہ میں بڑی عزت و احترام کے ساتھ رہے اور تدریس و تالیف کا سلسلہ جاری رکھا - ہزاروں کی تعداد میں علوم کے قدردانوں نے استفادہ کیا - امیر تیمور لنگ نے ترکی اور روم کی سلطنت پر حملہ کر کے اس کو تباہ کر دیا - شاہ روم بایزید بن عثمان کو امیر تیمور نے گرفتار کر لیا - اور اسی حالت میں وفات پائی - امیر تیمور علماء کا قدردان تھا - چند منتخب علماء کے علاوہ علامہ جزری کو بھی اپنے ساتھ چلنے پر مجبور کیا - شاہی لشکر کے ہمراہ ماوراء النہر کے بڑے بڑے علمی شہروں میں بھی تشریف لے گئے اسی دوران بڑے بڑے علماء نے آپ سے علمی استفادہ کیا - کیونکہ علماء کے ہاتھوں آپ کی تصانیف پہنچ چکی تھیں - امیر تیمور آپ کا خاصا معتقد تھا - آپ کی بڑی تعظیم و تکریم کیا کرتا تھا - ۸۰۷ھ کو امیر تیمور اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے تو علامہ موصوف - خراسان - ہرات - یزد اصفہان ہوتے ہوئے ۸۰۸ھ کو شیراز تشریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے گئے۔ شیراز کا حاکم وقت پیر محمد جو کہ امیر تیمور کا پوتا تھا وہ بھی علامہ کا انتہائی معتقد تھا۔ اس نے آپ کو شیراز ہی میں رہنے پر اصرار کیا اور قاضی القضاۃ کے منصب پر فائز کیا۔ ۸۲۲ھ کو حج کے لیے تشریف لے گئے حج کے بعد وہاں سے قاہرہ تشریف لے گئے۔ اور کثیر تعداد میں طلباء و قراء نے برکت کے لئے آپ سے چند آیات پڑھ کر اجازت حاصل کی۔ اس کے بعد شیراز واپس تشریف لائے۔ ایک بہت بڑا مدرسہ دار القرآن کے نام سے جاری کیا جس میں قرآن قرأت کی تعلیم دی جاتی تھی۔ آخری وقت تک خدمتِ قرآن میں مصروف رہے۔

علامہ کے اساتذہ

الشیخ ابو محمد عبدالوہاب السلار۔ الشیخ احمد بن ابراہیم الطحان۔ الشیخ احمد بن رجب۔ الشیخ ابراہیم الحموی۔ الشیخ ابو عبداللہ محمد بن صالح الخطیب والامام بالمدینۃ المنورہ۔ الشیخ ابن الجندی۔ الشیخ ابن الصائغ۔ الشیخ ابن بغدادی۔ العلامہ الشیخ عبدالرحیم الاسنوی۔ العلامہ ابو الفداء اسماعیل بن کثیر و شیخ الاسلام البلقینی وغیرہم۔

تلامذہ

علامہ موصوف سے ایک جم غفیر نے استفادہ کیا ہے مشہور کے اسماء درج ذیل ہیں۔

(۱) آپ کے فرزند ارجمند الشیخ ابو بکر احمد شارح طیبۃ النشر اور المقدمۃ الجزری۔ (۲) الشیخ محمود بن حسین بن سلیمان شیرازی (۳) الشیخ ابو بکر بن مصبح حموی (۴) الشیخ نجیب الدین عبداللہ بن قطب بن حسن بیہقی (۵) الشیخ احمد بن محمود بن احمد حجازی ضریر (۶) الشیخ محب محمد بن احمد بن ہاشم (۷) الشیخ خطیب مومن بن علی بن محمد رومی (۸) الشیخ یوسف بن احمد بن یوسف حبشی (۹) الشیخ علی بن ابراہیم بن احمد صالحی (۱۰) الشیخ علی بن حسین بن علی یزدی (۱۱) الشیخ موسیٰ کردی۔ (۱۲) الشیخ علی بن محمد بن علی نفیس (۱۳) الشیخ احمد بن علی بن ابراہیم رمانی۔

وغیرھم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصانیف

علامہ نے مختلف علوم پر تقریباً پینتالیس کتب لکھیں۔

(۱) النشر فی القراءات العشر (۲) مختصر تقریب النشر (۳) الدرة المضیة (۴) تحبیر التیسیر (۵) طبقات القراء (۶) منجد المقرئین (۷) الطیبة (۸) التمهید (۹) مقدمة الجزری (۱۰) شرح المصابیح فی الحدیث (۱۱) غایة المهرة فی الزیادة علی العشرة (۱۲) الجوهرة فی النحو (۱۳) القراءات الشاذة (۱۴) هدایة المهرة فی تتمه العشرة (۱۵) الالغاز (۱۶) العقد الثمین (۱۷) تحفة الاخوان فی الخلف بین الشاطبیه والعنوان (۱۸) الاهتداء الی معرفة الوقف والابتداء (۱۹) الطرائف فی رسم المصاحف (۲۰) التوجیهات فی اصول القراءات (۲۱) حصن حصین وغیرہ۔

ستر سال سے زائد قرآن وعلوم شرعیہ کی خدمات سرانجام دے کر ۸۲ سال کی عمر پاکر پانچ ربیع الاول بروز جمعہ دوپہر کے وقت ۸۳۳ھ میں شیراز میں انتقال کیا اور مدرسہ دارالقرآن ہی میں دفن ہوئے۔ جنازہ کے ساتھ علماء۔ قراء۔ امراء۔ شرفاء کا اتنا اژدہام تھا کہ جنازہ تک پہنچنا اور اس کو چھونا ناممکن تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر رحمت نازل فرمائے! رحمة الله علیه رحمة واسعة۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

—٠٠٠—

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمُقَدِّمَةُ الْجَزَرِيَّةُ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَقُوْلُ رَاجِيْ عَفْوِ رَبٍّ سَامِعِ ١ مُحَمَّدُ بْنُ الْجَزَرِيِّ الشَّافِعِيْ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ صَلَّى اللهُ ٢ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَ مُصْطَفَاهُ

مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ ٣ وَمُقْرِئِ الْقُرْاٰنِ مَعْ مُحِبِّهٖ

وَبَعْدُ اِنَّ هٰذِهٖ مُقَدِّمَهْ ٤ فِيْمَا عَلٰى قَارِئِهٖ اَنْ يَّعْلَمَهْ

اِذْ وَاجِبٌ عَلَيْهِمُ مُحَتَّمُ ٥ قَبْلَ الشُّرُوْعِ اَوَّلًا اَنْ يَّعْلَمُوْا

مَخَارِجَ الْحُرُوْفِ وَ الصِّفَاتِ ٦ لِيَلْفِظُوْا بِاَفْصَحِ اللُّغَاتِ

مُحَرِّرِي التَّجْوِيْدِ وَ الْمَوَاقِفِ ٧ وَمَا الَّذِيْ رُسِمَ فِي الْمَصَاحِفِ

مِنْ كُلِّ مَقْطُوْعٍ وَّمَوْصُوْلٍ بِهَا ٨ وَتَاءِ اُنْثٰى لَمْ تَكُنْ تُكْتَبْ بِهَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَخَارِجِ الْحُرُوْفِ

مَخَارِجُ الْحُرُوْفِ سَبْعَةَ عَشَرْ ٩ عَلَى الَّذِي يَخْتَارُهُ مَنِ اخْتَبَرْ

فَأَلِفُ الْجَوْفِ وَأُخْتَاهَا وَهِيْ ١٠ حُرُوْفُ مَدٍّ لِّلْهَوَاءِ تَنْتَهِيْ

ثُمَّ لِأَقْصَى الْحَلْقِ هَمْزٌ هَاءُ ١١ ثُمَّ لِوَسْطِهِ فَعَيْنٌ حَاءُ

أَدْنَاهُ غَيْنٌ خَاؤُهَا وَالْقَافُ ١٢ أَقْصَى اللِّسَانِ فَوْقُ ثُمَّ الْكَافُ

أَسْفَلُ وَالْوَسْطُ فَجِيْمُ الشِّيْنُ يَا ١٣ وَالضَّادُ مِنْ حَافَتِهِ إِذْ وَلِيَا

الاَضْرَاسَ مِنْ أَيْسَرَ أَوْ يُمْنَاهَا ١٤ وَاللَّامُ أَدْنَاهَا لِمُنْتَهَاهَا

وَالنُّوْنُ مِنْ طَرَفِهِ تَحْتُ اجْعَلُوْا ١٥ وَالرَّا يُدَانِيْهِ لِظَهْرٍ أَدْخَلُ

وَالطَّاءُ وَالدَّالُ وَتَا مِنْهُ وَمِنْ ١٦ عُلْيَا الثَّنَايَا وَالصَّفِيْرُ مُسْتَكِنْ

مِنْهُ وَمِنْ فَوْقِ الثَّنَايَا السُّفْلَى ١٧ وَالظَّاءُ وَالذَّالُ وَثَا لِلْعُلْيَا

مِنْ طَرَفَيْهِمَا وَمِنْ بَطْنِ الشَّفَهْ ١٨ فَالْفَا مَعَ اطْرَافِ الثَّنَايَا الْمُشْرِفَهْ

لِلشَّفَتَيْنِ الْوَاوُ بَاءٌ مِيْمُ ١٩ وَغُنَّةٌ مَّخْرَجُهَا الْخَيْشُوْمُ

بَابُ الصِّفَاتِ

صِفَاتُهَا جَهْرٌ وَرِخْوٌ مُسْتَفِلْ ٢٠ مُنْفَتِحٌ مُّصْمَتَةٌ وَالضِّدَّ قُلْ

مَهْمُوْسُهَا فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ ٢١ شَدِيْدُهَا لَفْظُ أَجِدْ قَطٍ بَكَتْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَبَيْنَ رِخْوٍ وَّالشَّدِيدِ لِنْ عُمَرْ ٢٢ وَسَبْعُ عُلْوٍ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ حَصَرْ

وَصَادُ ضَادُ طَاءُ ظَاءٌ مُّطْبَقَهْ ٢٣ وَفِرَّ مِنْ لُّبِّ الْحُرُوفُ الْمُذْلِقَهْ

صَفِيرُهَا صَادٌ وَّ زَایٌ سِيْنُ ٢٤ قَلْقَلَةٌ قُطْبُ جَدٍ وَّ اللِّيْنُ

وَاوٌ وَّ يَاءٌ سُكِّنَا وَانْفَتَحَا ٢٥ قَبْلَهُمَا وَ الِانْحِرَافُ صُحِّحَا

فِي اللَّامِ وَ الرَّا وَبِتَكْرِيرٍ جُعِلْ ٢٦ وَلِلتَّفَشِّي الشِّيْنُ ضَادًا اِسْتُطِلْ

بَابُ مَعْرِفَةِ التَّجْوِيدِ

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِيدِ حَتْمٌ لَّازِمُ ٢٧ مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرَانَ اٰثِمُ

لِاَنَّهٗ بِهِ الْاِلٰهُ اَنْزَلَا ٢٨ وَهٰكَذَا مِنْهُ اِلَيْنَا وَصَلَا

وَهُوَ اَيْضًا حِلْيَةُ التِّلَاوَةِ ٢٩ وَزِينَةُ الْاَدَاءِ وَ الْقِرَاءَةِ

وَهُوَ اِعْطَاءُ الْحُرُوفِ حَقَّهَا ٣٠ مِنْ صِفَةٍ لَّهَا وَ مُسْتَحَقَّهَا

وَرَدُّ كُلِّ وَاحِدٍ لِّاَصْلِهٖ ٣١ وَاللَّفْظُ فِيْ نَظِيْرِهٖ كَمِثْلِهٖ

مُكَمَّلًا مِّنْ غَيْرِ مَا تَكَلُّفِ ٣٢ بِاللُّطْفِ فِي النُّطْقِ بِلَا تَعَسُّفِ

وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ تَرْكِهٖ ٣٣ اِلَّا رِيَاضَةُ امْرِئٍ بِفَكِّهٖ

بَابُ اسْتِعْمَالِ الْحُرُوفِ

فَرَقِّقَنْ مُّسْتَفِلًا مِّنْ اَحْرُفِ ٣٤ وَحَاذِرَنْ تَفْخِيمَ لَفْظِ الْاَلِفِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهَمْزَ الْحَمْدُ أَعُوذُ إِهْدِنَا ٣٥ اَللّٰهُ ثُمَّ لَامَ لِلّٰهِ لَنَا

وَلْيَتَلَطَّفْ وَعَلَى اللّٰهِ وَلَا الضْ ٣٦ وَالْمِيمَ مِنْ مَّخْمَصَةٍ وَّمِنْ مَّرَضْ

وَبَاءَ بَرْقٍ بَاطِلٍ بِهِمْ بِذِي ٣٧ وَاحْرِصْ عَلَى الشِّدَّةِ وَالْجَهْرِ الَّذِي

فِيهَا وَفِي الْجِيمِ كَحُبِّ الصَّبْرِ ٣٨ رَبْوَةٍ اجْتُثَّتْ وَحَجِّ الْفَجْرِ

وَبَيِّنَنْ مُّقَلْقَلًا إِنْ سَكَنَا ٣٩ وَإِنْ يَّكُنْ فِي الْوَقْفِ كَانَ أَبْيَنَا

وَحَاءَ حَصْحَصَ أَحَطتُّ الْحَقُّ ٤٠ وَسِينَ مُسْتَقِيمِ يَسْطُوا يَسْقُوا

بَابُ الرَّآءَاتِ

وَرَقِّقِ الرَّآءَ إِذَا مَا كُسِرَتْ ٤١ كَذَاكَ بَعْدَ الْكَسْرِ حَيْثُ سَكَنَتْ

إِنْ لَّمْ تَكُنْ مِّنْ قَبْلِ حَرْفِ اسْتِعْلَا ٤٢ أَوْ كَانَتِ الْكَسْرَةُ لَيْسَتْ أَصْلَا

وَالْخُلْفُ فِي فِرْقٍ لِكَسْرٍ يُوجَدُ ٤٣ وَأَخْفِ تَكْرِيرًا إِذَا تُشَدَّدُ

بَابُ اللَّامَاتِ

وَفَخِّمِ اللَّامَ مِنِ اسْمِ اللّٰهِ ٤٤ عَنْ فَتْحٍ اَوْ ضَمٍّ كَعَبْدُ اللّٰهِ

بَابُ الِاسْتِعْلَاءِ وَالْإِطْبَاقِ

وَحَرْفَ الِاسْتِعْلَاءِ فَخِّمْ وَاخْصُصَا ٤٥ الِاطْبَاقَ أَقْوَى نَحْوُ قَالَ وَالْعَصَا

وَبَيِّنِ الْإِطْبَاقَ مِنْ أَحَطتُّ مَعْ ٤٦ بَسَطتَّ وَالْخُلْفُ بِنَخْلُقْكُّمْ وَقَعْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاحْرِصْ عَلَى السُّكُونِ فِي جَعَلْنَا ٤٧ أَنْعَمْتَ وَالْمَغْضُوبِ مَعْ ضَلَلْنَا

وَخَلِّصِ انْفِتَاحَ مَحْذُورًا عَسَى ٤٨ خَوْفَ اشْتِبَاهِهِ بِمَحْظُورًا عَصَى

وَرَاعِ شِدَّةً بِكَافٍ وَّبِتَا ٤٩ كَشِرْكِكُمْ وَتَتَوَفَّى فِتْنَتَا

بَابُ الْإِدْغَامِ

وَأَوَّلَيْ مِثْلٍ وَّجِنْسٍ إِنْ سَكَنْ ٥٠ أَدْغِمْ كَقُلْ رَّبِّ وَبَلْ لَّا وَأَبِنْ

فِي يَوْمِ مَعْ قَالُوا وَهُمْ وَقُلْ نَعَمْ ٥١ سَبِّحْهُ لَا تُزِغْ قُلُوبَ فَالْتَقَمْ

بَابٌ فِي الْفَرْقِ بَيْنَ الظَّاءِ وَالضَّادِ

وَالضَّادَ بِاسْتِطَالَةٍ وَّمَخْرَجٍ ٥٢ مَيِّزْ مِنَ الظَّاءِ وَكُلُّهَا تَجِي

فِي الظَّعْنِ ظِلِّ الظُّهْرِ عُظْمِ الْحِفْظِ ٥٣ أَيْقِظْ وَأَنْظِرْ عَظْمِ ظَهْرِ اللَّفْظِ

ظَاهِرْ لَظَى شُوَاظُ كَظْمٍ ظَلَمَا ٥٤ أُغْلُظْ ظَلَامِ ظُفُرٍ انْتَظِرْ ظَمَا

أَظْفَرَ ظَنًّا كَيْفَ جَا وَعِظْ سِوَى ٥٥ عِضِينَ ظَلَّ النَّحْلِ زُخْرُفٍ سَوَا

وَظَلْتَ ظَلْتُمْ وَبِرُومٍ ظَلُّوا ٥٦ كَالْحِجْرِ ظَلَّتْ شُعَرَا نَظَلُّ

يَظْلَلْنَ مَحْظُورًا مَّعَ الْمُحْتَظِرِ ٥٧ وَكُنْتَ فَظًّا وَّجَمِيعِ النَّظَرِ

إِلَّا بِوَيْلٍ هَلْ وَأُولَى نَاضِرَهْ ٥٨ وَالْغَيْظِ لَا الرَّعْدِ وَهُودٍ قَاصِرَهْ

وَالْحَظِّ لَا الْحَضِّ عَلَى الطَّعَامِ ٥٩ وَفِي ضَنِينٍ الْخِلَافُ سَامِي

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ التَّحْذِيرَاتِ

وَإِنْ تَلاَقَيَا الْبَيَانُ لاَزِمْ ٦٠ أَنْقَضَ ظَهْرَكَ يَعَضُّ الظَّالِمْ

وَاضْطُرَّ مَعْ وَعَظْتَ مَعْ أَفَضْتُمُ ٦١ وَصَفِّ هَاجِبَاهُهُمْ عَلَيْهِمُ

بَابٌ فِيْ أَحْكَامِ النُّوْنِ وَالْمِيْمِ الْمُشَدَّدَتَيْنِ

وَأَظْهِرِ الْغُنَّةَ مِنْ نُوْنٍ وَّمِنْ ٦٢ مِيْمٍ إِذَا مَا شُدِّدَا وَأَخْفِيَنْ

اَلْمِيْمَ إِنْ تَسْكُنْ بِغُنَّةٍ لَّدَى ٦٣ بَاءٍ عَلَى الْمُخْتَارِ مِنْ أَهْلِ الْأَدَا

وَأَظْهِرَنْهَا عِنْدَ بَاقِي الْأَحْرُفِ ٦٤ وَاحْذَرْ لَدَى وَاوٍ وَّفَا أَنْ تَخْتَفِيْ

بَابٌ فِيْ أَحْكَامِ النُّوْنِ السَّاكِنَةِ وَالتَّنْوِيْنِ

وَحُكْمُ تَنْوِيْنٍ وَّ نُوْنٍ يُّلْفَى ٦٥ إِظْهَارٌ ادْغَامٌ وَّ قَلْبٌ إِخْفَا

فَعِنْدَ حَرْفِ الْحَلْقِ أَظْهِرْ وَادَّغِمْ ٦٦ فِي اللاَّمِ وَالرَّا لاَ بِغُنَّةٍ لَّزِمْ

وَأَدْغِمَنْ بِغُنَّةٍ فِيْ يُوْمِنُ ٦٧ إِلاَّ بِكِلْمَةٍ كَدُنْيَا عَنْوَنُوْا

وَالْقَلْبُ عِنْدَ الْبَا بِغُنَّةٍ كَذَا ٦٨ اَلْإِخْفَا لَدَا بَاقِي الْحُرُوْفِ أُخِذَا

بَابُ الْمَدَّاتِ

وَالْمَدُّ لاَزِمٌ وَّوَاجِبٌ أَتَى ٦٩ وَجَائِزٌ وَّهُوَ وَقَصْرٌ ثَبَتَا

فَلاَزِمٌ إِنْ جَاءَ بَعْدَ حَرْفِ مَدْ ٧٠ سَاكِنُ حَالَيْنِ وَبِالطُّوْلِ يُمَدْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَوَاجِبٌ إِنْ جَاءَ قَبْلَ هَمْزَةٍ ٧١ مُتَّصِلاً إِنْ جُمِعَا بِكِلْمَةٍ

وَجَائِزٌ إِذَا أَتَى مُنْفَصِلاً ٧٢ أَوْ عَرَضَ السُّكُونُ وَقْفاً مُسْجَلاً

بَابُ مَعْرِفَةِ الْوُقُوفِ

وَبَعْدَ تَجْوِيدِكَ لِلْحُرُوفِ ٧٣ لَابُدَّ مِنْ مَعْرِفَةِ الْوُقُوفِ

وَالِابْتِدَاءِ وَهِيَ تُقْسَمُ إِذَنْ ٧٤ ثَلَاثَةٌ تَامٌّ وَكَافٍ وَحَسَنْ

وَهِيَ لِمَا تَمَّ فَإِنْ لَمْ يُوجَدِ ٧٥ تَعَلُّقٌ أَوْ كَانَ مَعْنًى فَابْتَدِي

فَالتَّامُ فَالْكَافِي وَلَفْظاً فَامْنَعَنْ ٧٦ إِلَّا رُءُوسَ الْآيِ جَوِّزْ فَالْحَسَنْ

وَغَيْرُ مَا تَمَّ قَبِيحٌ وَلَهُ ٧٧ يُوقَفُ مُضْطَرّاً وَيُبْدَا قَبْلَهُ

وَلَيْسَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ وَقْفٍ وَجَبْ ٧٨ وَلَا حَرَامٌ غَيْرُ مَا لَهُ سَبَبْ

بَابُ مَعْرِفَةِ الْمَقْطُوعِ وَالْمَوْصُولِ

وَاعْرِفْ لِمَقْطُوعٍ وَمَوْصُولٍ وَتَا ٧٩ فِي مُصْحَفِ الْإِمَامِ فِيمَا قَدْ أَتَى

فَاقْطَعْ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ أَنْ لَا ٨٠ مَعْ مَلْجَأَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا

وَتَعْبُدُوا يٰسِينَ ثَانِي هُودَ لَا ٨١ يُشْرِكْنَ تُشْرِكْ يَدْخُلَنْ تَعْلُوا عَلَى

أَنْ لَا يَقُولُوا لَا أَقُولَ إِنْ مَا ٨٢ بِالرَّعْدِ وَالْمَفْتُوحَ صِلْ وَعَنْ مَا

نُهُوا اقْطَعُوا مِنْ مَا بِرُومٍ وَالنِّسَا ٨٣ خُلْفُ الْمُنَافِقِينَ أَمْ مَنْ أَسَّسَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فُصِّلَتِ النِّسَا وَذِبْحٍ حَيْثُ مَا ٨٤ وَأَنْ لَّمِ الْمَفْتُوحِ كَسْرُ إِنَّ مَا

الْأَنْعَامَ وَالْمَفْتُوحَ يَدْعُونَ مَعَا ٨٥ وَخُلْفُ الْاَنْفَالِ وَنَحْلٍ وَّقَعَا

وَكُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَاخْتُلِفْ ٨٦ رُدُّوا كَذَا قُلْ بِئْسَمَا وَالْوَصْلُ صِفْ

خَلَفْتُمُونِي وَاشْتَرَوْا فِي مَا اقْطَعَا ٨٧ أُوحِيْ أَفَضْتُمُ اشْتَهَتْ يَبْلُوا مَعَا

ثَانِي فَعَلْنَ وَقَعَتْ رُومٍ كِلَا ٨٨ تَنْزِيلِ شُعَرَا وَغَيْرَهَا صِلَا

فَأَيْنَمَا كَالنَّحْلِ صِلْ وَمُخْتَلِفْ ٨٩ فِي الشُّعَرَا الْأَحْزَابِ وَالنِّسَا وُصِفْ

وَصِلْ فَإِلَّمْ هُودَ أَلَّنْ نَّجْعَلَا ٩٠ نَجْمَعَ كَيْلَا تَحْزَنُوا تَأْسَوْا عَلَى

حَجٌّ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَّقَطْعُهُمْ ٩١ عَنْ مَّنْ يَّشَاءُ مَنْ تَوَلَّى يَوْمَ هُمْ

وَمَالِ هٰذَا وَالَّذِينَ هٰؤُلَا ٩٢ تَحِينَ فِي الْإِمَامِ صِلْ وَوُهِّلَا

كَالُوهُمُ أَوْ وَّزَنُوهُمْ صِلِ ٩٣ كَذَا مِنَ الْ وَهَا وَيَا لَا تَفْصِلِ

بَابُ هَاءِ التَّانِيثِ الَّتِي رُسِمَتْ تَاءً

وَرَحْمَتُ الزُّخْرُفِ بِالتَّا زَبَرَهْ ٩٤ الْأَعْرَافِ رُومٍ هُودَ كَافِ الْبَقَرَهْ

نِعْمَتُهَا ثَلْثُ نَحْلِ إِبْرَهَمْ ٩٥ مَعًا أَخِيرَاتٌ عُقُودُ الثَّانِ هَمّْ

لُقْمَنَ ثُمَّ فَاطِرٍ كَالطُّورِ ٩٦ عِمْرَنَ لَعْنَتَ بِهَا وَالنُّورِ

وَامْرَأَتٌ يُوسُفَ عِمْرَنَ الْقَصَصْ ٩٧ تَحْرِيمَ مَعْصِيَتْ بِقَدْ سَمِعَ يُخَصّْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَجَرَتَ الدُّخَانِ سُنَّتَ فَاطِرِ ۹۸ كُلًّا وَ الْاَنْفَالِ وَ اُخْرٰى غَافِرِ
قُرَّتُ عَيْنٍ جَنَّتٌ فِيْ وَقَعَتَ ۹۹ فِطْرَتَ بَقِيَّتَ وَ ابْنَتٌ وَ كَلِمَتَ
اَوْسَطَ الْاَعْرَافِ وَ كُلُّ مَا اخْتُلِفْ ۱۰۰ جَمْعًا وَ فَرْدًا فِيْهِ بِالتَّآءِ عُرِفْ

بَابُ هَمْزِ الْوَصْلِ

وَ ابْدَاْ بِهَمْزِ الْوَصْلِ مِنْ فِعْلٍ بِضَمْ ۱۰۱ اِنْ كَانَ ثَالِثٌ مِّنَ الْفِعْلِ يُضَمْ
وَ اكْسِرْهُ حَالَ الْكَسْرِ وَ الْفَتْحِ وَ فِيْ ۱۰۲ الْاَسْمَآءِ غَيْرِ اللَّامِ كَسْرُهَا وَ فِيْ
اِبْنٍ مَّعَ ابْنَةِ امْرِئٍ وَّ اثْنَيْنِ ۱۰۳ وَ امْرَأَةٍ وَّ اسْمٍ مَعَ اثْنَتَيْنِ

بَابُ الرَّوْمِ وَ الْاِشْمَامِ

وَ حَاذِرِ الْوَقْفَ بِكُلِّ الْحَرَكَهْ ۱۰۴ اِلَّا اِذَا رُمْتَ فَبَعْضُ الْحَرَكَهْ
اِلَّا بِفَتْحٍ اَوْ بِنَصْبٍ وَّ اَشِمْ ۱۰۵ اِشَارَةً بِالضَّمِّ فِيْ رَفْعٍ وَ ضَمْ

خَاتِمَةُ الْكِتَابِ

وَ قَدْ تَقَضّٰى نَظْمِيَ الْمُقَدِّمَهْ ۱۰۶ مِنِّيْ لِقَارِئِ الْقُرْاٰنِ تَقْدِمَهْ
اَبْيَاتُهَا قَافٌ وَّ زَايٌ فِي الْعَدَدْ ۱۰۷ مَنْ يُّحْسِنِ التَّجْوِيْدَ يَظْفَرْ بِالرَّشَدْ
وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ لَهَا خِتَامُ ۱۰۸ ثُمَّ الصَّلٰوةُ بَعْدُ وَ السَّلَامُ
عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى مُحَمَّدَا ۱۰۹ وَ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ ذَوِي الْهُدٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُحْفَةُ الْاَطْفَالِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَقُوْلُ رَاجِیْ رَحْمَةِ الْغَفُوْرِ ۱ دَوْمًا سُلَيْمَانُ هُوَ الْجَمْزُوْرِی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُصَلِّيًا عَلٰی ۲ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ مَنْ تَلَا

وَبَعْدُ هٰذَا النَّظْمُ لِلْمُرِيْدِ ۳ فِی النُّوْنِ وَ التَّنْوِيْنِ وَالْمُدُوْدِ

سَمَّيْتُهٗ بِتُحْفَةِ الْاَطْفَالِ ۴ عَنْ شَيْخِنَا الْمِيْهِیِّ ذِی الْكَمَالِ

اَرْجُوْ بِهٖ اَنْ يَّنْفَعَ الطُّلَّابَا ۵ وَالْاَجْرَ وَ الْقَبُوْلَ وَ الثَّوَابَا

اَحْكَامُ النُّوْنِ السَّاكِنَةِ وَالتَّنْوِيْنِ

لِلنُّوْنِ اِنْ تَسْكُنْ وَ لِلتَّنْوِيْنِ ۶ اَرْبَعُ اَحْكَامٍ فَخُذْ تَبْيِيْنِیْ

فَالْاَوَّلُ الْاِظْهَارُ قَبْلَ اَحْرُفِ ۷ لِلْحَلْقِ سِتٌّ رُّتِّبَتْ فَلْتَعْرِفِ

هَمْزٌ فَهَاءٌ ثُمَّ عَيْنٌ حَاءُ ۸ مُهْمَلَتَانِ ثُمَّ غَيْنٌ خَاءُ

وَالثَّانِ اِدْغَامٌ بِسِتَّةٍ اَتَتْ ۹ فِیْ يَرْمَلُوْنَ عِنْدَهُمْ قَدْ ثَبَتَتْ

لٰكِنَّهَا قِسْمَانِ قِسْمٌ يُّدْغَمَا ۱۰ فِيْهِ بِغُنَّةٍ بِيَنْمُوْ عُلِمَا

اِلَّا اِذَا كَانَا بِكِلْمَةٍ فَلَا ۱۱ تُدْغِمْ كَدُنْيَا ثُمَّ صِنْوَانٍ تَلَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالثَّانِ إِدْغَامٌ بِغَيْرِ غُنَّهْ ١٢ فِي اللَّامِ وَالرَّا ثُمَّ كَرِّرَنَّهْ

وَالثَّالِثُ الإِقْلاَبُ عِنْدَ الْبَاءِ ١٣ مِيمًا بِغُنَّةٍ مَعَ الإِخْفَاءِ

وَالرَّابِعُ الإِخْفَاءُ عِنْدَ الْفَاضِلِ ١٤ مِنَ الْحُرُوفِ وَاجِبٌ لِلْفَاضِلِ

فِي خَمْسَةٍ مِنْ بَعْدِ عَشْرٍ رَمْزُهَا ١٥ فِي كِلْمِ هَذَا الْبَيْتِ قَدْ ضَمَّنْتُهَا

صِفْ ذَا ثَنَا كَمْ جَادَ شَخْصٌ قَدْ سَمَا ١٦ دُمْ طَيِّبًا زِدْ فِي تُقًى ضَعْ ظَالِمَا

ص ذ ث ك ج ش ق س د ط ز ف ت ض ظ

حُكْمُ الْمِيمِ وَالنُّونِ الْمُشَدَّدَتَيْنِ

وَغُنَّ مِيمًا ثُمَّ نُونًا شُدِّدَا ١٧ وَسَمِّ كُلاًّ حَرْفَ غُنَّةٍ بَدَا

أَحْكَامُ الْمِيمِ السَّاكِنَةِ

وَالْمِيمُ إِنْ تَسْكُنْ تَجِي قَبْلَ الْهِجَا ١٨ لاَ أَلِفٍ لَيِّنَةٍ لِذِي الْحِجَا

أَحْكَامُهَا ثَلاَثَةٌ لِمَنْ ضَبَطْ ١٩ إِخْفَاءٌ ادْغَامٌ وَإِظْهَارٌ فَقَطْ

فَالأَوَّلُ الإِخْفَاءُ عِنْدَ الْبَاءِ ٢٠ وَسَمِّهِ الشَّفْوِيَّ لِلْقُرَّاءِ

وَالثَّانِ إِدْغَامٌ بِمِثْلِهَا أَتَى ٢١ وَسَمِّ إِدْغَامًا صَغِيرًا يَا فَتَى

وَالثَّالِثُ الإِظْهَارُ فِي الْبَقِيَّهْ ٢٢ مِنْ أَحْرُفٍ وَسَمِّهَا شَفْوِيَّهْ

وَاحْذَرْ لَدَى وَاوٍ وَفَا أَنْ تَخْتَفِي ٢٣ لِقُرْبِهَا وَالاِتِّحَادِ فَاعْرِفِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُكْمُ لاَمِ أَلْ وَلاَمِ الْفِعْلِ

لِلاَمِ أَلْ حَالاَنِ قَبْلَ الأَحْرُفِ ٢٤ أُولاَهُمَا إِظْهَارُهَا فَلْيُعْرَفِ

قَبْلَ ارْبَعٍ مَّعْ عَشْرَةٍ خُذْ عِلْمَهُ ٢٥ مِنِ ابْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيمَهُ

ثَانِيهِمَا إِدْغَامُهَا فِي أَرْبَعِ ٢٦ وَعَشْرَةٍ أَيْضًا وَرَمْزَهَا فَعِ

طِبْ ثُمَّ صِلْ رُحْمًا تَفُزْ ضِفْ ذَا نِعَمْ ٢٧ دَعْ سُوءَ ظَنٍّ زُرْ شَرِيفًا لِلْكَرَمْ

ط ث ص ر ت ض ذ ن — د س ظ ز ش ل

وَاللاَّمَ الأُولَى سَمِّهَا قَمْرِيَّهْ ٢٨ وَاللاَّمَ الاُخْرَى سَمِّهَا شَمْسِيَّهْ

وَأَظْهِرَنَّ لاَمَ فِعْلٍ مُّطْلَقَا ٢٩ فِي نَحْوِ قُلْ نَعَمْ وَقُلْنَا وَالْتَقَى

بَابٌ فِي إِدْغَامِ الْمِثْلَيْنِ وَالْمُتَقَارِبَيْنِ وَالْمُتَجَانِسَيْنِ

إِنْ فِي الصِّفَاتِ وَالْمَخَارِجِ اتَّفَقْ ٣٠ حَرْفَانِ فَالْمِثْلاَنِ فِيهِمَا أَحَقّ

وَإِنْ يَّكُونَا مَخْرَجًا تَقَارَبَا ٣١ وَفِي الصِّفَاتِ اخْتَلَفَا يُلَقَّبَا

مُتَقَارِبَيْنِ أَوْ يَكُونَا اتَّفَقَا ٣٢ فِي مَخْرَجٍ دُونَ الصِّفَاتِ حُقِّقَا

بِالْمُتَجَانِسَيْنِ ثُمَّ إِنْ سَكَنْ ٣٣ أَوَّلُ كُلٍّ فَالصَّغِيرَ سَمِّيَنْ

أَوْ حُرِّكَ الْحَرْفَانِ فِي كُلٍّ فَقُلْ ٣٤ كُلٌّ كَبِيرٌ وَّافْهَمَنْهُ بِالْمُثُلْ

أَقْسَامُ الْمَدِّ

وَالْمَدُّ أَصْلِيٌّ وَّفَرْعِيٌّ لَهُ ٣٥ وَسَمِّ أَوَّلاً طَبِيعِيًّا وَّهُوَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مَا لَا تَوَقُّفٌ لَهُ عَلَى سَبَبْ ۝٣٧ وَلَا بِدُونِهِ الْحُرُوفُ تُجْتَلَبْ

بَلْ أَيُّ حَرْفٍ غَيْرُ هَمْزٍ أَوْ سُكُونْ ۝٣٨ جَا بَعْدَ مَدٍّ فَالطَّبِيعِيَّ يَكُونْ

وَالْآخَرُ الْفَرْعِيُّ مَوْقُوفٌ عَلَى ۝٣٩ سَبَبْ كَهَمْزٍ أَوْ سُكُونٍ مُسْجَلَا

حُرُوفُهُ ثَلَاثَةٌ فَعِيهَا ۝٤٠ مِنْ لَفْظِ وَايٍ وَهْيَ فِي نُوحِيهَا

وَالْكَسْرُ قَبْلَ الْيَا وَقَبْلَ الْوَاوِ ضَمْ ۝٤١ شَرْطٌ وَفَتْحٌ قَبْلَ أَلْفٍ يُلْتَزَمْ

وَاللِّينُ مِنْهَا الْيَا وَوَاوٌ سُكِّنَا ۝٤٢ إِنِ انْفِتَاحٌ قَبْلَ كُلٍّ أُعْلِنَا

أَحْكَامُ الْمَدِّ

لِلْمَدِّ أَحْكَامٌ ثَلَاثَةٌ تَدُومْ ۝٤٣ وَهِيَ الْوُجُوبُ وَالْجَوَازُ وَاللُّزُومْ

فَوَاجِبٌ إِنْ جَاءَ هَمْزٌ بَعْدَ مَدْ ۝٤٤ فِي كِلْمَةٍ وَذَا بِمُتَّصِلٍ يُعَدْ

وَجَائِزٌ مَدٌّ وَقَصْرٌ إِنْ فُصِلْ ۝٤٥ كُلٌّ بِكِلْمَةٍ وَهَذَا الْمُنْفَصِلْ

وَمِثْلُ ذَا إِنْ عَرَضَ السُّكُونْ ۝٤٦ وَقْفًا كَتَعْلَمُونَ نَسْتَعِينْ

أَوْ قُدِّمَ الْهَمْزُ عَلَى الْمَدِّ وَذَا ۝٤٧ بَدَلْ كَآمَنُوا وَإِيمَانًا خُذَا

وَلَازِمٌ إِنِ السُّكُونُ أُصِّلَا ۝٤٨ وَصْلًا وَوَقْفًا بَعْدَ مَدٍّ طُوِّلَا

أَقْسَامُ الْمَدِّ اللَّازِمِ

أَقْسَامُ لَازِمٍ لَدَيْهِمْ أَرْبَعَهْ ۝٤٩ وَتِلْكَ كِلْمِيٌّ وَحَرْفِيٌّ مَعَهْ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِلاَهُمَا مُخَفَّفٌ مُثَقَّلُ ٤٩ فَهٰذِهِ أَرْبَعَةٌ تُفَصَّلُ

فَإِنْ بِكِلْمَةٍ سُكُونٌ اجْتَمَعْ ٥٠ مَعْ حَرْفِ مَدٍّ فَهْوَ كِلْمِيٌّ وَقَعْ

أَوْ فِي ثُلاَثِيِّ الْحُرُوفِ وُجِدَا ٥١ وَالْمَدُّ وَسْطَهُ فَحَرْفِيٌّ بَدَا

كِلاَهُمَا مُثَقَّلٌ إِنْ أُدْغِمَا ٥٢ مُخَفَّفٌ كُلٌّ إِذَا لَمْ يُدْغَمَا

وَاللاَّزِمُ الْحَرْفِيُّ أَوَّلَ السُّوَرْ ٥٣ وُجُودُهُ وَفِي ثَمَانٍ انْحَصَرْ

يَجْمَعُهَا حُرُوفُ كَمْ عَسَلْ نَقَصْ ٥٤ وَعَيْنُ ذُو وَجْهَيْنِ وَالطُّولُ أَخَصّْ

وَمَا سِوَى الْحَرْفِ الثُّلاَثِي لاَ أَلِفْ ٥٥ فَمَدُّهُ مَدٌّ طَبِيعِيٌّ أُلِفْ

وَذَاكَ أَيْضًا فِي فَوَاتِحِ السُّوَرْ ٥٦ فِي لَفْظِ حَيٍّ طَاهِرٍ قَدِ انْحَصَرْ

وَيَجْمَعُ الْفَوَاتِحَ الأَرْبَعْ عَشَرْ ٥٧ صِلْهُ سُحَيْرًا مَنْ قَطَعْكَ ذَا اشْتَهَرْ

خَاتِمَةُ الْكِتَابِ

وَتَمَّ ذَا النَّظْمُ بِحَمْدِ اللهِ ٥٨ عَلَى تَمَامِهِ بِلاَ تَنَاهِي

ثُمَّ الصَّلٰوةُ وَالسَّلاَمُ أَبَدَا ٥٩ عَلَى خِتَامِ الأَنْبِيَاءِ أَحْمَدَا

وَالآلِ وَالصَّحْبِ وَكُلِّ تَابِعِ ٦٠ وَكُلِّ قَارِئٍ وَكُلِّ سَامِعِ

أَبْيَاتُهُ نَدٌّ بَدَا لِذِي النُّهَى ٦١ تَارِيخُهَا بُشْرَى لِمَنْ يُتْقِنُهَا

١ ٢ ١١٩٨هـ

١٣٨٩هـ كتبه الاحقر نفيس الحسيني السيالكوتي ١٩٦٩ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف کی دیگر کتب

- سبحانی قاعدہ
- تحبیر التجوید (اردو)
- زینۃ المصحف (اردو)
- الفوائد السلفیہ علی المقدمۃ الجزریہ (اردو)
- المقدمۃ الجزریہ مع تحفۃ الاطفال مترجم
- حق التلاوۃ (اردو)
- شرح فوائد مکیہ (اردو)
- ابلاغ النفع فی القراءات السبع (اردو)
- احسن المقال فی القراءات الثلاث (اردو)
- نفائس البیان فی رسم القرآن (اردو)
- الاھتداء فی الوقف والابتداء (اردو)
- اہم مسائل قربانی (اردو)
- اللّٰھم (قرآن وسنت کی دعاؤں کا مجموعہ)
- شرح طیبۃ النشر فی القراءات العشر (اردو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اللہُ تعالیٰ

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ

اَلْفَوَائِدُ السَّلَفِیَّۃُ

علی

اَلْمُقَدَّمَۃُ الْجَزَرِیَّۃُ

علامہ شمس الدّین محمّد بن جزری شافعی

تعلیق و ترجمہ

www.KitaboSunnat.com

محمّد ادریس العاصم

المدرستہ العالیہ تجوید القرآن

بنگلہ ایوب شاہ ۔ شیرانوالہ گیٹ ۔ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

شعر نمبر ۱

کہتا ہے اُمیدوار (اپنے) سُننے والے پروردگار کی معافی کا محمّد بن جزری جو کہ شافعی ہے۔

علّامہ موصوف نے عام مصنّفین کی طرح بسملہ کے بعد حمدِ باری کو بیان نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علمِ تجوید علوم نقلیہ میں سے ہے۔ اور علوم نقلیہ میں جب تک ناقل اور قائل کا علم نہ ہو، اُس وقت تک اس کے منقولات اور اقوال کا شرعاً وعقلاً کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا ناظم نے سب سے پہلے اپنا تعارف کروایا ہے تاکہ آئندہ کلام ناقل کے لئے سند ہو۔ نیز الجزری جزیرہ عبدالعزیز بن عمر برقعیدی کی طرف منسوب ہے جو کہ بلادِ شرق میں واقع ہے۔ الشافعی نسبت ہے امام محمّد بن ادریس بن شافع قرشی مطلبی کی طرف یا مسلک امام شافعی کی طرف یعنی خلاصہ یہ ہوا کہ یا تو بنی شافع کے قبیلے سے ہیں یا وہ شافع المسلک ہیں۔

۲۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحمتِ کاملہ بھیجے اپنے نبی اور برگزیدہ پیغمبر

کتاب کو بسملہ اور الحمد للہ سے اس لئے شروع کیا ہے کہ قرآن کریم کے ساتھ مطابقت ہو جائے اور حدیث رسُول پر بھی عمل ہو جائے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ہر ذی شان کام جو بسملہ اور الحمد للہ سے نہ شروع کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے۔

۳۔ محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہؓ پر اور قرآن پڑھانیوالوں پر اور قرآن مجید سے محبّت کرنے والوں پر

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر کتاب میں درود لکھے تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔ اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے موصوف نے اپنی کتاب میں درُود وسلام ذکر کیا ہے۔ شرف اصحاب الحدیث۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴ :۔ اور حمد و صلوٰۃ کے بعد تحقیق یہ ایک مقدّمہ ہے ان چیزوں میں جو کہ لازم ہیں قرآن پڑھنے والوں پر کہ وہ جانیں ان کو۔

اس مقدمہ میں وہ مسائل بیان کئے گئے ہیں جن کا قاری کو جاننا ضروری ہے تاکہ وہ ان کو یاد کرنے کے بعد قرآن کو صحیح پڑھ سکے یعنی قرآن کا صحیح پڑھنا ان قواعد کے اُوپر موقوف ہے۔ جن کو عجمیوں کے لئے صحابہ کرامؓ اور ان کے تلامذہ نے وضع کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ عربوں کو ان کی ضرورت نہیں بلکہ عربی بھی عجمیوں کی طرح ان کے محتاج ہیں۔ مراد اس سے قواعدِ تجوید ہیں جو کہ آئندہ بیان ہوں گے۔

5 :۔ اس لئے کہ لازم ہے ان (قرآن پڑھنے والوں پر) ضروری طور پر کہ وہ (قرآن کو) شروع کرنے سے پہلے ابتداء ہی میں (کہ وہ) جانیں۔

ہر علم شروع کرنے سے پہلے تین چیزوں کا جاننا ضروری ہوتا ہے۔ تعریف، موضوع اور غرض علّامہ نے اذ واجبٌ سے اوّلاً تک تجوید کا حکم بیان کیا ہے، اَنْ یَّعْلَمُوْا سے مخارج الحروف والصّفات تک تجوید کی تعریف اور الحروف میں موضوع کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اگلے شعر میں لِیَلْفِظُوْا بِاَفْصَحِ اللُّغَاتِ میں تجوید کی غرض بیان کی ہے۔

٦ : حروف کے مخارج اور صفات، تاکہ وہ تلفّظ کریں فصیح ترین لغات کے ساتھ۔

اس شعر میں بافصح اللّغات سے مُراد لغتِ عربیہ ہے یا پھر لغتِ قریش ہے جس پر قرآن کریم نازل ہوا ہے اور حدیث شریف میں بھی اسی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا یعنی قرآن کریم کو عربوں کے لہجوں اور ان کی آوازوں میں پڑھو (رواہ مالک والنّسائی)

٧ : اس حال میں کہ وہ ہوں کامل جاننے والے اچھی طرح تجوید کو اور وقفوں کی جگہ کو اور رسم الخط کو جو کہ لکھا گیا ہے، مصاحف (عثمانیہؓ) میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خط کے معنی یہ ہیں کہ کلمات کو ان کے حروفِ تہجّی سے لکھنا جو اس پر وقف و ابتدار کے وقت پائے جاتے ہیں۔ رسم الخط کے معنی یہ ہیں کہ قرآنی کلمات کو حذف، اثبات، زیادت، وصل اور قطع کی پابندی کے ساتھ اس شکل و صورت میں لکھنا کہ جس پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلّم سے بتواتر منقول ہے۔ یہ رسم توقیفی ہے اس میں تبدیلی جائز نہیں ہے۔ اس کا موضوع نقوشِ قرآنی ہیں اور اس کی غائت رسم و قراۃِ قرآن کی صحت ہے —— مصاحف سے مُراد وہ صحیفے ہیں جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں باجماعِ صحابہؓ لکھوائے تھے۔ چونکہ یہ آپ کے عہدِ حکومت میں آپ کے حکم کے تحت ہوا تھا۔ اس لئے رسم کی نسبت بھی آپ کی طرف ہی ہوتی ہے۔ مصاحف کی تعداد میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک پانچ، بعض کے نزدیک چھ اور بعض کے نزدیک آٹھ تھے (واللہ اعلم بالصّواب)

جن ممالک میں یہ مصاحف بھیجے گئے تھے ان کے نام یہ ہیں (۱) مکۃ المکرمہ (۲) المدینۃ المنورہ (۳) بصرہ (۴) کوفہ (۵) دمشق (۶) یمن (۷) بحرین۔

مصحف الامام سے مُراد وہ صحیفہ ہے جو حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے لئے مخصوص فرمایا تھا۔ نیز جو قرآن مجید کے نُسخہ جات حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں لکھّے گئے تھے وہ سب قدیم کوفی خط میں تھے اور اس خط میں نقطے اور اعراب نہیں ہوتے تھے۔

---

۸ : یعنی ہر وہ کلمہ جو (ان مصاحفِ عثمانیہ میں) کاٹ کر اور ملا کر لکھّا ہوا ہے اور وہ تاءِ تانیث جو نہیں لکھّی ہوئی ہے ھائے ھوّز کے ساتھ۔

ماہر قاری وہ ہے جو قواعدِ تجوید کے ساتھ ساتھ وقفوں کے موقعوں کو بھی جانتا ہو اور رسم الخط کا بھی ماہر ہو۔ نیز یہ بھی جانتا ہو کہ کونسا کلمہ مقطوع ہے اور کونسا کلمہ موصول، کہاں تاءِ مطوّل ہے، اور کہاں تاء مدوّرہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخارج کا بیان

شعر نمبر ۹ حرفوں کے مخارج سترہ ہیں۔ اس قول پر کہ جس کو اختیار کرتا ہے وہ شخص جو کہ بڑا ہی باخبر ہوا ہے (اس شخص سے مراد خلیل ابن احمد نحوی ہے۔ متوفی ۱۷۰ھ) اِخْتَبَرَ کے معنی تجزیہ، تحقیق اور تفتیش کے ہیں

مخارج مخرج کی جمع ہے۔ مخرج کے لغوی معنی نکلنے کی جگہ ہے۔ مخارج کی تعداد میں قرآء کا اختلاف ہے۔ تین قول مشہور ہیں۔ (۱) خلیل ابن احمد نحوی، ابوالقاسم ہذلی، ابوالحسن بن شریح اور شیخ بوعلی سینا کے نزدیک حروف کے مخارج سترہ ہیں۔ ناظم نے اسی قول کو اختیار کیا ہے (۲) سیبویہؒ اور علامہ شاطبیؒ ابن حاجب کے نزدیک مخارج الحروف سولہ ہیں (۳) ابوزکریا، فرآء، ابوعلی محمد بن المستنیر، ابو عمر صالح بن اسحاق اور ابن کیسان کے نزدیک حروف کے مخارج چودہ ہیں۔

مخرج کی تعریف اَلْحَيِّزُ الْمُوَلِّدُ لِلْحَرْفِ۔ یعنی وہ جگہ جہاں سے حرف پیدا ہوتا ہے۔ یعنی نکلتا ہو۔ اصول مخارج پانچ، حلق، لسان، شفتان، خیشوم اور جوفِ دہن۔

آواز کی تعریف هَوَآءٌ يَتَمَوَّجُ بِتَصَادُمِ الْجِسْمَيْنِ۔ یعنی وہ ہوا جو دو جسموں کے ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے۔

حرف کی تعریف صوت معتمد علی مقطع محقق او مقدر۔ یعنی وہ آواز جو محقق یا مقدر مخرج سے نکلے۔

سانس کی تعریف الهوآء خارجٌ مِّنْ داخِلِ الرِّئَةِ مُتَصَعِّدَةً اِلَى الْفَمِ۔ یعنی پھیپھڑوں سے خارج ہوکر منہ کی طرف چڑھنے والی ہوا۔

۱۰۔ پس الف (مدّہ) اور اس کے دو ساتھیوں (واؤ یا مدہ) کا مخرج جوفِ دہن ہے۔ یہ تینوں حروفِ مدّہ ہیں جو کہ ہوا پر تمام ختم ہوتے ہیں (جیسے نُوْحِيْهَا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علّامہ موصوف نے تمام حروف سے پہلے حرُوفِ مدّہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ بوجہ عموم مخرج کے ہے اور نیز اس وجہ سے بھی کہ ان کا مخرج دوسرے مخارج کی نسبت بمنزلہ کل الی جزو کے ہے اور یہ حیثیت تقدیم کو چاہتی ہے ورنہ مخرج مقدر کے اعتبار سے ان کا ذکر مؤخر ہی بہتر تھا کیونکہ مقدّر مخرج کے لئے یہی مناسب ہے کہ اُسے مخرج محقّق کے بعد ذکر کیا جائے۔

۱۱۔ پھر اقصیٰ حلق کے لئے همزہ اور ھا ہیں۔ پھر وسطِ حلق کے لئے عین اور حا ہیں۔

اقصیٰ حلق یعنی حلق کا وہ حصہ جو سینہ کی طرف والا ہے اس سے ء، ھ نکلتے ہیں۔ ان (ء، ھ) میں مجودین کا اختلاف ہے کہ کیا دونوں کا مخرج ایک ہے یا فرق ہے بعض کا خیال ہے کہ دونوں ایک ہی جگہ سے ادا ہوتے ہیں بعض نے کہا ہے کہ همزہ مقدم ہے ھا سے سیبویہ اور مکی کے نزدیک ع ح پر مقدم ہے۔ ابوالحسن بن شریح ہمدانی نے کہا ہے کہ ح مقدم ہے ع پر

۱۲۔ مخرج ادناء حلق غین اور اس کی خاء کا ہے اور قاف اقصی لسان سے ہے ذرا اُوپر (یعنی زبان کی جڑ اور اُوپر کا تالو) پھر مخرج کاف کا،

ادنیٰ کا معنی قریب ہے یعنی حلق کا وہ حصہ ہے جو منہ کی طرف ہے اس سے غ خ نکلتے ہیں۔ غ مقدم ہے خ پر یہ سیبویہ اور علامہ شاطبی اور علامہ جزری کا مذہب ہے۔ مکی نے خ کو غ پر مقدم کہا ہے۔

(ء ھ، ع ح، غ خ) کو حروفِ حلقی کہتے ہیں اور ق، ک کو حروفِ لہاتیہ کہتے ہیں۔ لہات اُردو میں کوّے کو کہتے ہیں۔

۱۳۔ کچھ نیچے (منہ کی جانب) ہے اور (زبان اور اوپر کے تالو کے) درمیان سے جیم۔ شین اور یا (غیر مدّہ) ہیں اور ضاد (نکلتا ہے) زبان کے حافہ (یعنی کروٹ) سے جب کہ وہ (حافہ) لگے (اوپر کی)

(۱) جیم، شین اور یا غیر مدہ کو حروفِ شجریہ کہتے ہیں۔ شجر منہ کے اندر اس خلاء کو کہتے ہیں جو منہ کے بند ہونے پر جو قدرتی طور پر زبان اور اُوپر کے تالو کے درمیان گڑھا سا بن جاتا ہے۔ اُردو میں اس کا ہم معنی کوئی نام نہیں ہے۔ حروفِ شجریہ کا مجموعہ جَیش ہے۔

(۲) ضاد کو باعتبار مخرج حافیہ کہتے ہیں۔ حافہ زبان کی کروٹ کو کہتے ہیں۔ نیز حافہ زبان کا وہ حصہ ہے جو اوپر کی ڈاڑھوں سے لگتا ہے۔ حافہ کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ حافہ یمنی اور حافہ یسریٰ۔ ان کی مزید تین تین قسمیں ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقصٰی حافہ۔ وسطِ حافہ اور ادنا ء حافہ ، ضاد کی ادائیگی کے وقت پورا حافہ دائیں یا بائیں طرف سے لگتا ہے ۔ نیز اقصٰی حافہ نواجذ سے ۔ وسطِ حافہ طواحن سے اور ادنا ء حافہ ضواحک سے لگتا ہے ۔

۱۴ ۔ ڈاڑھوں (کی جڑ سے) بائیں طرف سے یا داہنی طرف سے اور لام (نکلتا ہے) کنارہ زبان سے (مع ادنٰی حافہ) اس (زبان) کے آخر تک ہے ۔

ضاد اور لام دونوں کا تعلق حافہ زبان سے ہے ۔ مگر ان کی ادائیگی میں فرق یہ کرنا چاہیئے کہ ضاد میں تو زبان کا پورا حافہ لگتا ہے مگر لام میں صرف ادنٰی حافہ لگتا ہے اور باقی ثنایا اور رباعی اور ناب کے مسوڑھے ہیں ۔

۱۵ ۔ اور نون ، زبان کے سرے سے (لام کے مخرج سے) کچھ نیچے سے ادا کرو ۔ اور را (مخرج میں) اس نون کے قریب ہے (لیکن) اس میں پشتِ زبان کو زیادہ دخل ہے ۔

لام ، نون اور را کو طرفیہ اور ذلقیہ کہتے ہیں ۔ اور ذلق طرفِ لسان ہی کو کہا جاتا ہے ۔ لخروجھا من ذلق اللسان ای طرفیہ یعنی ان کو طرفیہ اور ذلقیہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ زبان کے طرف اور کنارے سے ادا ہوتے ہیں ۔

۱۶ ۔ اور طا ، دال اور تا (زبان کی نوک) اور ثنایا علیا (کی جڑ) سے (نکلتے) ہیں اور حروفِ صفیر (صاد ، زا اور سین) کی جائے سکونت (یعنی ان کا مخرج) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

طا ۔ دال اور تا کو حروفِ نطعیہ کہتے ہیں ۔ نطعیہ اردو میں سلوٹوں اور شکنوں کو کہتے ہیں ۔ چونکہ یہ حروف تالو کی ان شکنوں کے قریب سے ادا ہوتے ہیں ۔ اس لئے ان کو قرب کی وجہ سے حروفِ نطعیہ کہتے ہیں (۲) صاد ، زا اور سین کو حروفِ صفیریہ کہتے ہیں ۔ صفیر کے معنی سیٹی کے ہیں ۔ کیونکہ ان کی ادائیگی کے وقت سیٹی کی آواز پیدا ہوتی ہے ۔ نیز ان کو باعتبار مخرج کے اسلیہ بھی کہتے ہیں ۔

۱۷ ۔ اس (طرفِ زبان) سے اور ثنایا سفلٰی کے اوپر سے ہے اور ظا ۔ ذال اور ثا ثنایا علیا کے لئے ہیں ۔ ۔

ظا ، ذال اور ثاء کو باعتبار مخرج کے لثویہ کہتے ہیں ۔ لثہ کے معنی مسوڑھے کے ہیں ۔ یعنی لثہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نرم گوشت کو کہتے ہیں جس میں بالترتیب دانت جڑے ہوتے ہیں۔

۱۸۔ جو ان دونوں کے طرفین یعنی (زبان اور ثنایا علیا کے) سرے سے نکلتے ہیں، اور نچلے ہونٹ کے شکم سے پس فاء ہے۔ ثنایا علیا کے کناروں کے ساتھ المشرفہ کا معنیٰ العلیا ہے۔

فا۔ میم، با اور واو (غیر مدّہ) کو باعتبار مخرج شفویہ کہتے ہیں۔ فا نچلے ہونٹ کے شکم یعنی تری والے حصّہ سے ادا ہوتی ہے۔ با۔ اور میم اطباق شفتین سے ادا ہوتے ہیں۔ اور واؤ (غیر مدّہ) متحرک اور لین، انضمام شفتین سے ادا ہوتی ہے۔

۱۹۔ دونوں ہونٹوں کے لئے واؤ (غیر مدّہ) با۔ اور میم ہیں۔ اور غنّے کا مخرج خیشوم ہے۔ غنّہ ایک آواز کا نام ہے جو نون اور میم کی صفتِ لازمہ ہے جو ہر حال میں پائی جاتی ہے۔ خواہ نون، میم متحرکہ، مظہرہ، مخفاۃ اور مشدد ہوں یا مدغم بادغام ناقص ہوں۔ یہ صفت نون میم مظہرہ اور متحرکہ میں بطور غنّہ آنی اور باقی تمام حالتوں میں بطورِ غنّہ زمانی پائی جاتی ہے۔

صفات کا بیان

شعر نمبر ۲۰ : صفات ان (حرفوں) کی جہر رخوت، استفال، انفتاح اور اصمات ہیں اور (ان میں سے ہر ایک کی) ضد کو (بھی) کہہ تو

اس شعر میں صفات لازمہ متضادہ پانچ بیان کی ہیں، آگے ان کی ضدیں بیان کر رہے ہیں۔
صفات جمع ہے صفت کی جس کے معنی حالت اور کیفیت کے ہیں۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ وہ حالت اور کیفیت جو حرف کو مخرج سے ادا کرتے وقت لاحق ہوتی ہے۔ مثلاً سختی، نرمی، بلندی و پستی وغیرہ

صفات کا مقام حرف کے لئے مخرج مثل ترازو کے ہے جس سے حرف کی مقدار کا علم ہوتا ہے اور صفت مثل کسوٹی کے ہے۔ جس سے حرف کی کیفیت معلوم کی جاتی ہے۔

صفات کا فائدہ : ایک مخرج کے کئی حروف صفات ہی کی وجہ سے جدا اور ممتاز ہوتے ہیں، اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفات نہ ہوتیں تو کلام مثل اصوات بہائم کے ہوجاتا جن کے لئے ایک ہی مخرج اور ایک ہی صفات ہے، نیز صفات کی وجہ سے حروف کی قوت اور ضعف کا پتہ چلتا ہے۔ اور مختلف المخرج حروف میں صفات ہی کی وجہ سے خوبی پیدا ہوتی ہے

۲۱ - مہموسہ ان (حرفوں) کے فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَکَتَ ہیں اور ان (حرفوں) کے شدیدہ لفظ اَجِدْ قَطٍ بَکَتْ (میں جمع) ہیں۔

ہمس کی ضد جہر ہے۔ ان دونوں صفات میں آواز کی بلندی اور پستی کا پتہ چلتا ہے۔ شدت کی ضد رخوہ ہے۔ ان دو صفات میں آواز کے جاری ہونے اور بند ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ جہر اور شدت قوی ہیں ہمس و رخوت ضعیف ہیں۔

۲۲ - اور درمیان رخوہ اور شدیدہ کے (حروف) لِنْ عُمَرْ ہیں۔ اور سات حروفِ مستعلیہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ میں منحصر ہیں (یعنی جمع ہیں)

استعلاء کا معنیٰ ہوتا ہے اوپر کی طرف اٹھنا جس کی وجہ سے حروف پُر ہوتے ہیں۔ اس کی ضد استفال ہے استفال کا معنیٰ نیچے رہنا زبان ادا کے وقت نیچے رہتی ہے، اس وجہ سے یہ حروف باریک ہوتے ہیں۔

۲۳ - صاد، ضاد اور طا، ظا حروفِ مطبقہ ہیں اور فَرَّ مِنْ لُبِّ حروفِ مذلقہ ہیں۔

اس شعر پہ صفاتِ لازمہ متضادہ کا بیان ختم ہوا۔ اور اگلے شعر سے صفاتِ لازمہ غیر متضادہ کا بیان شروع ہوگا۔

صفات متضادہ اور غیر متضادہ کی تعریف: متضادہ مقابل کی ایسی دو صفات کو کہتے ہیں جو نہ تو دونوں کسی حرف میں بیک وقت جمع ہوسکیں اور نہ ہی کوئی حرف ان دونوں سے خالی ہو بلکہ ان دونوں میں سے کوئی نہ کوئی ایک صفت ضرور ہوگی۔ **غیر متضادہ:** ان صفات کو کہتے ہیں جن کی اصطلاحاً کوئی معتبر ضد موجود نہ ہو۔ خواہ عقلاً ان کی ضد موجود ہو۔

۲۴ - اور صفیر ان (حرفوں) کے صاد، زا اور سین ہیں۔ اور (حروفِ) قلقلہ قُطْبُ جَدٍ ہیں اور (حروفِ) لین....

قلقلہ کے معنی جنبش اور حرکت کے ہیں، جب ان حروف کو مخرج سے ادا کیا جاتا ہے تو مخرج میں سختی کے ساتھ جنبش ہوتی ہے اس جنبش میں حرکات کی بو بالکل نہ دی جائے ورنہ قلقلہ صحیح ادا نہیں ہوگا۔

۲۵ - واؤ اور یا ہیں جبکہ یہ دونوں ساکن ہوں اور ما قبل ان کا مفتوح ہو اور (صفت) انحراف ثابت کی گئی ہے...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حروف لین جیسے زَوْجَیْنِ حَوْلَیْنِ قَوْلُ بَیْتٌ، انحراف کے معنیٰ، پھرنا لوٹنا ہیں لام را کی یہ صفت ہے اس کے ادا ہوتے وقت زبان کا کنارہ دوسرے حروف کے مخرج کی طرف لوٹتا ہے یعنی لام کو ادا کرتے وقت را کے مخرج کی طرف اور را کو ادا کرتے وقت لام کے مخرج کی طرف۔

۲۶۔ لام اور را میں اور (صفت) تکریر خاص کی گئی ہے۔ را کے ساتھ اور (صفت) تفشی کے لئے شین ہے اور ضاد میں (صفت) استطالت کو ادا کر۔

تکرار کے معنیٰ ہیں کسی چیز کو بار بار کرنا اس کی دو قسمیں ہیں۔ مشابہت تکرار اور حقیقی تکرار، اس میں حقیقی تکرار منع ہے۔ مشابہت تکرار کو ادا کیا جائے۔ یہاں صفاتِ لازمہ کا بیان ختم ہوا۔ یاد رہے کہ صفاتِ لازمہ میں سے جہر شدت استعلاء اطباق اصمات، صفیر، قلقلہ، انحراف تکرار تفشی استطالت، یہ گیارہ صفات قوی ہیں باقی ضعیف ہیں۔

تجوید کی معرفت (پہچان) کا بیان

شعر نمبر ۲۷۔ اور (علم) تجوید کا حاصل کرنا ضروری اور لازم ہے (اور) جو شخص قرآنِ مجید کو تجوید سے نہ پڑھے وہ گناہگار ہے۔

قرآن کریم کو صحیح پڑھنے سے کسی کو اختلاف نہیں ہے بلکہ پوری اُمّت کا اس بات پر اجماع ہے کہ قرآن کریم کو صحیح پڑھنا چاہیئے اور یہ بات قرآن وحدیث، اجماعِ اُمّت اور قیاس سے بلا قید ثابت ہے۔ جو چیز مذکورہ چار اصولوں سے ثابت ہو۔ اس پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے اور ترک کی صورت میں ہر کسی کا گناہگار ہونا لازمی ہے۔ آئندہ اشعار میں مزید دلائل بیان ہوں گے۔

۲۸۔ اس لئے (شان یہ ہے) کہ (اس قرآن کو) اللہ تعالیٰ نے اس (تجوید) کے ساتھ نازل کیا ہے۔ اور اسی طرح (یعنی تجوید کے ساتھ) اس (اللہ تعالیٰ) سے ہم تک پہنچا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کے ذریعے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم نازل کیا۔ نبی علیہ السلام نے صحابہ کرامؓ کو قرآن پڑھایا۔ اور صحابہ کرامؓ نے تابعین کو پڑھایا۔ اسی طرح آگے کی طرف سلسلہ چلتا رہا۔ اور اسی طرح بحفاظت قرآنِ کریم ہم تک پہنچا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۔ اور وہ (علم تجوید) اسی طرح تلاوت کا زیور بھی ہے اور فن اداء اور علم قرأت کی زینت بھی ہے ۔

تلاوت، ادا اور قرأۃ میں بنیادی فرق: "تلاوت، قرآنِ کریم کو مسلسل پڑھنے کو کہتے ہیں جیسے کسی کو سنانا، پڑھانا یا بطورِ وظیفہ پڑھنا، اور ادا کہتے ہیں اُستاد کے سامنے پڑھنے کو یا استاد شاگرد کو پڑھ کر بتائے اور قرأۃ عام ہے۔ یعنی تلاوت اور ادا دونوں کو شامل ہے۔ نیز قرأۃ سے مراد قرأت عشر متواترہ کو بھی لیا جاسکتا ہے۔ یعنی تجوید قراءات کے لئے بھی زینت ہے

۳۰۔ اور وہ (تجوید) حرفوں کو ان کا حق دینا ہے (یعنی) جو ان کی صفاتِ (لازمہ) سے ہے اور ان کے مستحق کا دینا ہے۔ (جو صفاتِ عارضہ سے ہے)

حق سے مراد صفاتِ لازمہ ہے جن کا بیان گذر چکا ہے۔ اور مستحق سے مراد صفاتِ عارضہ ہے یعنی تفخیم ترقیق، اقلاب اخفاء ادغام وغیرہ۔

۳۱۔ اور لوٹانا ہر حرف کو اس کے اصل (مخرج) کی طرف اور لفظ اپنی نظیر (مانند) میں لینے (سابق حرف) کی مثل ہے ۔

کمثلہ میں کاف زائدہ ہے علمِ تجوید میں اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ الفاظ کی ادائیگی میں مساوات پائی جائے۔ اگر ایک ہی طرح کے دو حروف ساتھ ساتھ جمع ہو جائیں تو خوب تحقیق سے دونوں کو پڑھنا چاہیئے یعنی جس طرح پہلا حرف صاف ادا کیا ہے اسی طرح دوسرا حرف بھی پہلے حرف کی طرح صاف ادا کرنا چاہیئے جیسے حق قدرہ میں دو قاف الن نجمع عظامہ میں دو عین انّہ ھو میں دو ہا اور اسی طرح مدود میں برابری قائم رکھنا جیسے انزل من السماء ماءً یا لا الٰہ الا انت اور اسی طرح اخفا اور غنہ وغیرہ میں تساوی قائم کرنا

۳۲: اس حال میں کہ وہ (پڑھنے والا (قاری) کامل ادا کرنے والا ہو (جمیع صفات کو) بغیر کسی تکلّف کے عمدگی کے ساتھ نطق میں بلا کمی و زیادتی کے ۔

حروف کی ادائیگی میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ کسی قسم کا تکلف اور تصنع نہ ہو، جیسے ہونٹوں کا ضرورت سے زیادہ حرکت کرنا، منہ کا ٹیڑھا ہو جانا، چہرہ سے پریشانی کے آثار ظاہر ہونا، پلکوں کا جلدی جلدی بند ہو جانا اور ناک کا پھولنا نیز حروف کو گرانی اور رکاوٹ سے ادا کرنا، یہ سب باتیں عیب اور تکلفات میں داخل ہیں۔ ان سے اجتناب کرتے ہوئے لطافت سے حروف کو ادا کرنا چاہیئے۔ اس شعر میں موصوف نے اسی بات کی طرف توجہ دلائی ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳ : اور نہیں ہے درمیان اس (تجوید) کے اور درمیان اس (تجوید) کے چھوڑنے کے کوئی فرق مگر مشق کرنا آدمی کا اپنے منہ کے ساتھ

علمِ تجوید کا تعلق اساتذہ فن کی تلقّی کے ساتھ ہے یعنی علمِ تجوید حاصل کرنے کے لئے مشائخ سے ملاقات کرنا ضروری ہے یعنی اساتذہ کرام سے قرآن سنا جائے اور پھر ان کو سنایا جائے، نبی علیہ السلام کو جو پہلی وحی مبارک ہوئی تھی اس میں بھی یہی تعلیم دی گئی تھی تلقی ومشافہت کے بغیر اس علم کا حاصل کرنا ناممکن ہے کتبِ فن سے یہ علم حاصل کرنے میں مدد ضرور لی جاسکتی ہے مگر اس میں کمال پوری محنت، لگن اور مشق سے پیدا ہوگا۔

حروف کی عملاً ادائیگی کا بیان

شعر نمبر ۳۴ : پس تو ضرور باریک پڑھ (حروفِ مستفلہ کو حروف میں سے) اور ضرور بچ تو تفخیم سے الف کے تلفظ میں۔

اس باب میں علامہ موصوف نے ان کلمات کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے لوگوں کو غلط پڑھتے سُنے ہیں۔ کیونکہ علامہ نے مختلف بلاد کا دورہ کیا تھا، پھر آپ نے لوگوں کی اصلاح کی خاطر ان کلمات کو اپنی کتاب میں بیان کیا۔

۳۵ : اور (ضرور باریک پڑھ تو) اَلْحَمْدُ، اَعُوْذُ، اِھْدِنَا اور اَللّٰهُ کے ھمزہ کو پھر لِلّٰہِ اور لَنَا کے لام کو

اس شعر میں ہمزہ کو باریک پڑھنے کے لئے اس لئے ترغیب دی گئی ہے کہ ہمزہ مجہورہ وشدیدہ ہے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ان حروف کی مجاورت کی وجہ سے ان میں مختلط ہو جائے اور اس کی صفت شدت وجہر جاتی رہے مصنف نے ان حروف کو اس لئے ذکر کیا ہے کہ ان مذکورہ حروف میں یہ بات خاص طور پر پائی جاتی ہے ان کی تخصیص صرف انہیں کلمات میں نہیں بلکہ ہر جگہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کوئی حرف دوسرے حرف میں مخلوط نہ ہو جائے اور نہ اس سے بدل جائے

۳۶ : اور وَلْيَتَلَطَّفْ، وَعَلَى اللّٰهِ اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ (کے لام) کو (ضرور باریک پڑھ) (اور اسی طرح) مِنْ مَّخْمَصَةٍ اور وَمِنْ کی میم کو

ولیتلطّف کے لام کو باریک اس لئے کر کہ کہیں طا کی وجہ سے پُر نہ ہو جائے و علی اللّٰہ علی کے لام کو باریک بھی اس وجہ سے کر کہ کہیں لفظ اللّٰہ کی وجہ سے پُر نہ ہو جائے اور ولا الضّالین کا لام بھی بوجہ ضاد مستعلیہ ومطبقہ کے پُر نہ ہو جائے۔

۳۷ : اور (ضرور باریک پڑھ) بَرْقٍ بَاطِلٍ بِهِمْ بِذِيْ کی با کو اور کوشش کر (صفت) شدت اور جہر کے ادا کرنے میں وہ جو کہ

برق کی با میں را اور قاف کی وجہ سے پُر ہونے کا خطرہ ہے اس لئے باریک پڑھو اور باطل میں طا کی وجہ سے پُر ہونے کا خطرہ ہے اس وجہ سے باریک پڑھو، بہم اور بذی کی با کو صفائی سے ادا کرو کیونکہ با کے بعد خفی حروف ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸ : اس (با) میں اور جیم میں ہے جیسے حُبِّ الصَّبْرِ رَبْوَۃٍ (کی با اور اسی طرح) اُجْتُثَّتْ، حَجِّ اور اَلْفَجْرِ کی جیم (میں شدت کو ظاہر کر)

موصوف با اور جیم میں صفت شدّت اور جہر کو ادا کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں کیونکہ با فا کے اور جیم شین کے مشابہ نہ ہو جائیں۔

۳۹ : اور خوب ظاہر کرو حروفِ قلقلہ کو جب کہ وہ (سکونِ اصلی کے ساتھ) ساکن ہوں اور اگر (حروفِ قلقلہ) وقف کی حالت میں ہوں تو (ان میں قلقلہ) زیادہ واضح (اور ظاہر) ہوگا۔

علاّمہ موصوف نے صفتِ قلقلہ کے اظہار کی دو صورتیں بیان کی ہیں۔ ایک سکون اصلی کی حالت میں اور دوسری وقف کی حالت میں۔ پہلی صورت میں قلقلہ ظاہر ہوگا جبکہ دوسری صورت میں قلقلہ اظہر ہوگا۔ یہ ظاہر اور اظہر علاّمہ جزری کے استعمال کردہ الفاظ بَیِّنَنْ اور اَبْیَنْ کا مفہوم و مطلب ہے۔ یاد رہے کہ قلقلہ کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔ جن میں سے دو صورتیں علاّمہ صاحب نے بیان کی ہیں اور تیسری صورت کا بیان بدیہی ہونے کی بنا پر نہیں کیا جو کہ متحرک کی حالت میں ہوتا ہے بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ قلقلہ کا وجود تینوں حالتوں میں ہوتا ہے۔ متحرک، سکون اور وقف قلقلہ، سکون اور وقف میں بالترتیب ظاہر اور اظہر ہوتا ہے۔ لیکن متحرک کی حالت میں قلقلہ کم محسوس ہوتا ہے مگر پایا ضرور جاتا ہے۔ اگر قلقلہ متحرک حرف میں نہ مانا جائے تو قلقلہ صفت کا عارضہ میں شمار ہوتا ہے لیکن حروفِ قلقلہ میں صفتِ قلقلہ بالاتفاق لازمی ہے۔ حروفِ قلقلہ پر وقفاً قلقلہ کبریٰ۔ سکونِ اصلی پر قلقلہ وسطیٰ اور متحرک حالت میں قلقلہ صغریٰ ہوتا ہے۔

۴۰ : اور (خوب ظاہر کر کے پڑھو) حَصْحَصَ، اَحَطْتُّ اور اَلْحَقُّ کی حا کو اور (اسی طرح) مُسْتَقِیْمٍ، یَسْطُوْا اور یَسْقُوْا کی سین کو۔

حَصْحَصَ کی دونوں حا کو اور احطت اور الحق کی حا کو حروفِ مستعلیہ کے قرب کی وجہ سے خوب صاف اور باریک پڑھنا چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پُر ہو جائیں اور اس طرح مُسْتَقِیْم کے سین کو بھی قاف کی وجہ سے مفخم نہ کیا جائے بلکہ باریک پڑھیں۔ یسطون اور یسقون کو بھی طا اور قاف کی وجہ سے پُر نہ کیا جائے بلکہ باریک ہی پڑھا جائے۔ ان دونوں کلموں میں نون ضرورتِ شعری کی وجہ سے حذف کیا گیا ہے۔

را کی حالتوں کا بیان (را کی ترقیق کے قواعد)

شعر نمبر ۴۱ : اور باریک پڑھ تو را کو جب کہ وہ کسرہ دی گئی ہو۔ اسی طرح (باریک پڑھ) کسرہ کے بعد جب (وہ را) ساکن ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

را کی تین حالتیں ہیں ۔ ترقیق ۔ تفخیم ۔ مختلفٌ فیہ ۔

بارہ حالتوں میں را پُر ہوتی ہے ۔ سات حالتوں میں باریک ہوتی ہے اور سات حالتوں میں مختلفٌ یعنی پُر بھی اور باریک بھی ہوتی ہے ۔

ناظم موصوف نے اختصار کی وجہ سے را کی سات باریک حالتوں کو بیان کیا ہے ۔ اور یہ سات حالتیں پہلے ہی شعر کے اندر بیان کر دی ہیں ۔ وہ اس طرح کہ را کے نیچے کسرہ ہو ۔ خواہ کسرہ کاملہ ہو یا ناقصہ ۔ کاملہ میں را مکسورہ اور رائے مشددہ مکسورہ ہے ۔ جیسے رِجَالٌ ۔ الرِّجَالُ اور ناقصہ میں رائے ممالہ اور رائے مرامہ مکسورہ شامل ہے جیسے مَجْرٖیٰهَا ، مُقْتَدِرٍ ، را ساکن ماقبل کسرہ اصلی ہو ، جیسے فِرْعَوْنَ یا را ساکن ماقبل ساکن ماقبل کسرہ ہو ، جیسے ذِی الذِّكْرِ ۔ جب را ساکن ماقبل یا ساکن ہو تو بطریق اولیٰ را باریک ہونی چاہیئے ۔ کیونکہ یا دو کسروں کے قائم مقام ہوتی ہے ۔ لہٰذا جب را ساکن ماقبل یا ساکن ہو تو یا ساکن سے ماقبل حرف کی حرکت کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا ۔ اور را ہمیشہ باریک پڑھی جائے گی ۔ جیسے خَیْرٌ ، بَشِیْرٌ ، قَدِیْرٌ وغیرہم ۔

تنبیہ : ایسے کلمات میں صرف وقفاً را (صرف) باریک ہوگی ۔ لیکن وصلاً اپنی حرکت کے اعتبار سے پُر یا باریک پڑھی جائے گی خواہ رائے متحرکہ مضمومہ یا مفتوحہ سے ماقبل یا ساکن ہی کیوں نہ ہو ، جیسے والخنازیر قَدِیْرُ نِ الَّذِیْ وغیرہا (زیر دو زبر کی) تنوین والی را وصلاً و وقفاً پُر ہی پُر ہوتی ہے خَیْرًا ،

۳۴ :۔ اور اگر نہ ہو وہ (را ساکنہ) حرفِ استعلاء سے پہلے یا نہ ہو (اس را ساکنہ سے پہلے) ایسا کسرہ جو کہ اصلی نہیں ہے (یعنی اصلی ہو)

را ساکن ماقبل کسرہ ہو تو را باریک ہوگی مگر یہ را اس وقت باریک (ہوگی) جب کہ تین شرطیں پائی جائیں یعنی (۱) را ساکن ماقبل کسرہ اسی کلمہ میں ہو جیسے فِرْعَوْنَ (۲) را ساکن ماقبل کسرہ اصلی ہو جیسے مِرْفَقًا (۳) را ساکن ماقبل کسرہ اصلی اور مابعد حروفِ مستعلیہ نہ ہو جیسے لِشِرْذِمَةٌ

اس شعر میں ہی تین شرطیں بیان کی گئی ہیں ۔ اگر ان شرطوں اور مذکورہ سات حالتوں کا عکس لیا جائے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر را کے پُر ہونے کی بارہ حالتیں نکل آتی ہیں۔

۴۳ : اور خُلف (یعنی اختلاف) لفظ فِرْقٍ (کی را) میں کسرہ کی وجہ سے پایا گیا ہے اور چھپایا تو (صفت) تکریر کو (را میں خصوصاً) جب کہ مشدد ہو (وہ را)

را مختلف فیہ سات کلمات میں پائی جاتی ہے۔ لیکن موصوف نے ان سات میں سے صرف ایک کلمہ کُلُّ فِرْقٍ کو بیان کیا ہے۔ باقی کلمات، یہ ہیں۔ مِصْرَ۔ اِذَا یَسْرِ۔ فَاَسْرِ، اَنْ اَسْرِ، عَیْنَ الْقِطْرِ اور نُذُرِ۔ لیکن یاد رہے کہ فِرْقٍ کی را میں وقفاً وصلاً اختلاف ہے مگر باقی چھ کلمات میں صرف وقفاً اختلاف ہے وصلاً اپنی حرکت کے اعتبار سے پُر یا باریک پڑھے جائیں گے۔ اسی لیے ان کو بیان نہیں کیا گیا۔

لام کی حالتوں کا بیان

شعر نمبر ۴۴ :۔ اور تو خوب پُر پڑھ لام کو اللہ کے نام میں جب (یہ لام) فتحہ یا ضمہ کے بعد ہو جیسے عَبْدُ اللّٰہِ

لام کی مختلف اقسام ہیں جیسے لام تعریف، لام تاکید، لام امر اور لام نہی وغیرہ ان تمام قسموں میں سے صرف لام اسم الجلالہ پُر پڑھا جاتا ہے۔ باقی تمام لامات باریک پڑھے جائیں گے۔ لام اسم الجلالہ کا قاعدہ یہ ہے کہ جب اس سے پہلے فتحہ یا ضمہ ہو تو یہ لام پُر ہوگا جیسے اَرَادَ اللّٰہُ، رَفَعَهُ اللّٰہُ اور اس لام سے پہلے اگر کسرہ ہو تو یہ لام باریک پڑھا جائے گا، جیسے بِسْمِ اللّٰہِ۔ لفظ اَللّٰھُمَّ میں بھی لام اسم الجلالہ ہے۔ اصل میں یَا اَللّٰہُ تھا۔ یا کو حذف کرکے آخر میں م لگا دی۔ لہٰذا اس سے پہلے حرف مفتوح یا مضموم ہوگا تو اس کا لام بھی پُر ہوگا۔ جیسے قَالُوا اللّٰھُمَّ۔ مَرْیَمَ اللّٰھُمَّ اور اس کا ماقبل حرف اگر مکسور ہو تو اس کا لام بھی باریک ہوگا، جیسے قُلِ اللّٰھُمَّ، یاد رہے کہ لام اسم الجلالہ میں جو تفخیم ہوتی ہے وہ سب سے اعلیٰ درجے کی ہوتی ہے اور یہ تفخیم لام اسم الجلالہ کی تعظیم کے لئے کی جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفتِ استعلاء اور اطباق کے مراتب کا بیان

شعر نمبر ۴۵ : حروفِ مستعلیہ کو پُر پڑھو، خاص کر حروفِ مطبقہ کو اس حال میں کہ وہ زیادہ قوی ہوتے ہیں، جیسے قَالَ ۔ اَلْعَصَا ۔

اطباق کے معنیٰ ڈھانپنا یا بند کرنا کے ہیں، اسی لئے کہا جاتا ہے کہ با اور میم اطباقِ شفتین سے ادا ہوتے ہیں۔ کیوں کہ دونوں کے ادا کے وقت دونوں لب بند ہوجاتے ہیں ۔ یہاں صفتِ اطباق سے مُراد یہ ہے کہ اُوپر تالو میں جو گڑھا نما غار ہے ۔ زبان اس گڑھے کے اکثر حصّہ کو (حروف مطبقہ کی ادائیگی کے وقت) ڈھانپ لیتی ہے ۔ بخلاف اس کے، حروف مستعلیہ غیر مطبقہ میں یہ صفت نہیں پائی جاتی بلکہ صرف زبان کی جڑ اُوپر کے تالو سے مَس کرتی ہے ۔ اسی وجہ سے حروفِ مستعلیہ میں ایک درجہ کی تفخیم اور حروفِ مطبقہ میں دو درجہ کی تفخیم ہوتی ہے ۔ تمام حروفِ مطبقہ مستعلیہ ہیں ۔ لیکن تمام حروفِ مستعلیہ حروفِ مطبقہ نہیں ہیں ۔ حروفِ مستعلیہ میں تفخیم کے دو درجے ہیں ۔ سب سے زیادہ تفخیم حروفِ مطبقہ میں اور پھر حروفِ مستعلیہ ہیں ۔ حروفِ مطبقہ میں تفخیم کے لحاظ سے ترتیب اس طرح ہے ۔ طا، صاد، ضاد، ظا اور حروفِ (غیر مطبقہ) مستعلیہ میں بالترتیب قاف ۔ غین ۔ خا ۔ یعنی حروفِ مطبقہ میں سب سے زیادہ تفخیم طا میں اور مستعلیہ غیر مطبقہ میں قاف میں ہوتی ہے ۔ علامہ موصوف نے صرف دو مثالیں دی ہیں ۔ قال اور العصا یعنی مطبقہ کا وہ حرف جس کی تفخیم دوسرے درجے پر ہے وہ مستعلیہ کے اول درجے کی تفخیم والے قاف سے زیادہ مفخّم ہے ۔

۴۶ : اور ظاہر کرکے (پڑھ) اطباق (کی صفت) کو اَحَطْتُّ میں مع بَسَطْتَّ کے اور اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں اختلاف واقع ہوا ہے ۔

لَئِنْ بَسَطْتَّ، اَحَطْتُّ مَا فَرَّطْتُّ اور مَا فَرَّطْتُّمْ چار کلمات ایسے ہیں جن میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(طا کی) اطباق کی صفت کو باقی رکھ کر ادغام ناقص کیا جاتا ہے۔ کیونکہ طا ، تا کے مقابلہ میں اقوی ہے۔ اس لئے کسی کے نزدیک بھی طا کا تا میں ادغام تام نہیں ہے۔ ناظم نے اختصار کے پیشِ نظر صرف دو کلمات کو بیان کیا ہے۔ اسی طرح اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں قاف کاف کے مقابلہ میں قوی ہے۔ ادغام کے وقت قاف کی صفتِ استعلاء کو باقی رکھا جاتا ہے۔ قاف۔ کاف کے مقابلہ میں قوی ہونے کی وجہ سے ادغام تام و ناقص دونوں جائز ہیں۔

۴۷ : اور تو کوشش کر سکون (کے ادا کرنے) پہ (لفظ) جَعَلْنَا ، اَنْعَمْتَ ، اَلْمَغْضُوْبِ میں ساتھ ہی ضَلَلْنَا کے۔

یعنی قراء کو اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے کہ ساکن حروف کا سکون تام ادا ہو ساکن حرف کو متحرک کرنا لحن جلی ہے اور اس کا حکم عند القراء حرام ہے المغضوب اور انعمت میں تو صرف متحرک ہونے سے بچایا جائے اور جَعَلْنَا اور ضَلَلْنَا میں ایک تو متحرک ہونے سے بچایا جائے۔ اور دوسرے متقاربین ہونے کی وجہ سے ادغام سے بھی بچایا جائے۔

۴۸ : اور (خوب) صاف کر (صفت) انفتاح کو مَحْذُوْرًا (کی ذال) اور عَسٰی (کے سین) میں ان کے مشابہ ہونے کے ڈر سے مَحْظُوْرًا اور عَصٰی کے ساتھ۔

اس میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ مشابہ الصوت حروف میں فرق کرنا لازمی ہے اور یہ فرق اسی وقت ہوگا جب کہ صفتِ ممیّز کو صاف ادا کیا جائے گا ورنہ ایک حرف کا اپنے مشابہ حرف سے بدل جانا لازم آئے گا اور یہ لحن جلی میں داخل ہے جو کہ حرام ہے۔ یہاں صرف دو مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ مَحْذُوْرًا اور مَحْظُوْرًا ان میں ذال اور ظا کا مخرج ایک ہی ہے۔ اور اسی طرح عَسٰی اور عَصٰی میں سین اور صاد کا مخرج بھی ایک ہے۔ اس لئے ان چاروں کلمات میں مشابہت کا خدشہ ہے اس لئے کہ ذال ، ظا اور سین ، صاد ہم مخرج ہیں۔ جب کہ مشابہت ہوگی تو معنیٰ کی تبدیلی بھی لازم آئے گی۔ ناظم نے صرف صفتِ انفتاح کو بیان کیا ہے۔ دوسری صفت استفال ہے جو ناظم نے بیان نہیں کی ہے۔ اسے بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ مذکورہ کلمات میں اگر صفاتِ ممیّزہ کا فرق نہ کیا جائے تو معنیٰ کی تبدیلی یوں ہوتی ہے۔ (مَحْذُوْرًا بمعنی خوفناک و مَحْظُوْرًا بمعنی ہے رُکی ہوئی) (عَسٰی کے معنی ہیں اُمید اور عَصٰی کے معنی نافرمانی کے ہیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹ : اور رعایت کر (صفت) شدت کی کاف اور تا میں جیسے بِشِرْکِکُمْ، تَتَوَفّٰی اور فِتْنَتُہٗ۔

علامہ نے کاف و تا میں صفتِ شدت کی رعایت کا حکم دیا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کاف و تا کی آواز کو جریان سے اس طرح روکا جائے کہ وہ دونوں اپنی جگہ پر قوت سے ٹھہر جائیں۔ اور یاد رہے کہ یہ دونوں حرف مہموسہ بھی ہیں اور اس کی وجہ سے جریانِ نفس بھی پایا جاتا ہے تو اس میں تناقض خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ تناقض کے لئے اتحادِ زمانہ شرط ہے۔ صفت شدت باعتبار ابتداء کے پائی جاتی ہے اور صفت ہمس باعتبار انتہا کے ہے نیز صفت شدت قوی ہے اور صفت ہمس ضعیف ہے۔

ادغام کا بیان

شعر نمبر ۵۰ اور (اگر دو) مثلین اور متجانسین کے پہلے حروف ساکن ہوں تو (دوسرے حروف میں) ادغام کر جیسے قُلْ رَّبِّ اور بَلْ لَّا اور اظہار کر۔

وَ اَوَّلَیْ تثنیہ کا صیغہ ہے جو کہ مثل وجنس کی طرف مضاف ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون حذف ہو گیا ہے۔ اور یہ ادغم کا مفعولِ مقدم ہے مثلین، متجانسین اور متقاربین سبب ادغام ہیں۔ اور ادغام کی شرط یہ ہے کہ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو۔ جب سبب اور شرط دونوں جمع ہوں تو پھر ادغام کیا جاتا ہے۔ یعنی اوّل کو ثانی میں داخل کر کے (حرف کو) مشدد ادا کریں گے۔ اور پڑھتے وقت زبان ایک ہی مرتبہ پابند ہو گی۔ مثلین ایک ہی طرح کے دو حروف، متجانسین ایک ہی مخرج کے دو مختلف حروف اور اور متقاربین قریب المخرج کے دو حروف کو کہتے ہیں۔ متجانسین اور متقاربین میں اختلاف صرف صفات کی وجہ سے واضح ہوتا ہے۔ مثلاً بِشِرْکِکُمْ میں دونوں کاف مثلین ہیں۔ اَحَطْتُّ میں طا اور تا متجانسین ہیں۔ اور قُلْ رَّبِّ میں لام اور را متقاربین ہیں۔ علامہ موصوف نے مثلین اور متقاربین کا نام لے کر ان دونوں ہی کی مثالیں دے دی ہیں۔ متجانسین کا نہ ہی نام لیا۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہی اس کی مثال دی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب مثلین اور متقاربین کی مثال دے دی تو متجانسین کی مثال خود بخود سمجھ میں آجائے گی۔

۵۱ : فِیْ یَوْمٍ میں ساتھ ہی قَالُوْا وَ هُمْ قُلْ نَعَمْ سَبِّحْهُ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا اور فَالْتَقَمَهُ میں۔

حروفِ مدہ کا غیر مدہ میں ادغام نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ادغام کی وجہ سے حروفِ مدہ کی صفتِ مدّیت فوت ہوتی ہے۔ نیز یہ بھی وجہ ہو سکتی ہے کہ حروفِ مدّہ مقدر مخرج کے ہیں اور غیر مدّہ محقق مخرج کے ہیں۔ لہٰذا مقدر کا محقق میں ادغام ناممکن ہے۔ کیوں کہ ادغام صرف مناسبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ قُلْ نَعَمْ میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ لام کا ادغام نون میں روایت حفصؒ میں نہیں ہوتا صرف لام تعریف کا ادغام ہوتا ہے۔ جیسے اَلنَّارِ۔ اَلنَّاسُ وغیرھما۔ فَسَبِّحْهُ میں حاء ساکنہ کا ادغام ھا میں نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ حروف حلقی ادغام کی کیفیت سے دُور واقع ہو گئے ہیں۔ کیونکہ ادغام کی وجہ ثقالت اور صعوبت پیدا ہوتی ہے اور حروفِ حلقی کا قاعدہ یہ ہے کہ اس کا ادغام ادخل میں نہیں ہوتا، تو یہ ظاہر ہے کہ ح ادخل ہے ھ سے) فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ (صفت) میں لام کا ادغام تا میں نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ لام تعریف نہیں بلکہ یہ باب افتعال سے ماضی کا صیغہ ہے۔ صرف لام تعریف کا ادغام تا میں ہوتا ہے۔ جیسے اَلتَّابُوْتُ۔ تو یہاں علامہ نے اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ فَالْتَقَمَهُ میں لام تعریف نہیں ہے۔ بلکہ لام فعل ہے۔ اس لئے ادغام نہیں ہوتا۔

ضاد اور ظا کے درمیان فرق کا بیان

شعر ۵۲ ۔ اور ضاد کو بوجہ (صفت) استطالت اور مخرج کے جدا کر ظا سے اور کل (ظاءات) آتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضاد اور ظا دونوں اکثر صفات میں مشترک ہیں۔ اس وجہ سے ضاد کا تلفظ ظا کے تلفظ کے مشابہ ہے۔ بعض ناواقف اس مشابہت کی بناء پر ان دونوں حروف کی ادائیگی میں بڑی غلطی کرتے ہیں۔ اسی لئے علامہ نے اس باب میں صرف ان دو حروف کے بارے میں دو چیزیں بیان کی ہیں۔ ایک تو ان دونوں میں فرق اور دوسری چیز یہ بیان کی ہے کہ قرآن مجید میں کتنے کلمات ظا سے آئے ہیں۔ ضاد اور ظا میں دو بنیادی فرق ہیں۔ ایک تو ان دونوں کا مخرج علیحدہ علیحدہ ہے۔ دوسرا بڑا فرق ضاد کی صفت استطالت ہے۔ جو کہ ظا میں نہیں ہے۔ اس بنیادی فرق کے باوجود اکثر لوگ ان حروف کی ادائیگی میں غلطی کرتے ہیں۔ اور ضاد کو دال کے مشابہ یا پُر یا باریک پڑھتے ہیں۔ ایسا کرنا ہرگز صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح ضاد کو بالکل ظا پڑھنا بھی درست نہیں۔ ہاں اگر ضاد کو اس کے مخرج سے صحیح طور پہ نرمی کے ساتھ اس کی آواز کو جاری رکھ کر تمام صفات کا لحاظ کر کے ادا کیا جائے تو اس کی قدرتی آواز ظا کی آواز کے بہت ہی مشابہ ہوتی ہے۔ دال کی آواز کے ہرگز مشابہ نہیں ہوتی۔ اور یہ مشابہت بھی بلا قصد ہوتی ہے۔ علم تجوید و قراءات کی کسی کتاب میں ایسا نہیں لکھا کہ ضاد کو دال کے مشابہ پڑھنا چاہیئے۔ بلکہ فن کی کتب میں بتصریح موجود ہے کہ ظا کی طرح ضاد بھی حروف رخوہ میں سے ہے۔ جن کی ادائیگی کے وقت آواز جاری رہتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس دال حروف شدیدہ میں سے ہے جس کی ادائیگی کے وقت آواز بند ہو جاتی ہے۔ پس اگر ضاد کو دال کے مشابہ پڑھیں گے، تو یہ شدیدہ ہو جائے گا جو کہ سرے سے ہی غلط ہے کیونکہ ضاد رخوہ ہے۔ نیز ان دونوں حروف میں بنیادی فرق صرف ان کے مخرج اور ضاد کی صفت استطالت کی وجہ سے ہے۔ اگر مخرج اور صفت استطالت کا اختلاف نہ ہوتا تو ضاد اور ظا میں کوئی فرق نہ ہوتا۔ کیونکہ دال اور ضاد صرف دو صفات میں مشترک ہیں اور وہ جہر اور اصمات ہیں۔ ان کے علاوہ ضاد بوجہ مخرج اور تمام صفات میں ممتاز ہے۔ اب عقلاً یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جن دو حروف میں وجوہ اشتراک زیادہ ہوں وہ متشابہ فی الصّوت ہوں گے اور جن میں وجوہ امتیاز زیادہ ہوں وہ باہم متشابہ ہوں گے اور نقلاً یہ کہ تجوید و قراءات کی اکثر کتب میں ضاد کا ظا کے مشابہ ہونا ثابت ہے۔ اور ضاد کو دال کے مشابہ پڑھنے والوں کے پاس ایک بھی صحیح روایت اور دلیل ایسی نہیں ہے جس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صراحتہً یا کنایتہً یہ ثابت ہو کہ ضاد کو دال کے مشابہ پڑھنا چاہیئے۔

محدثین کرام اور علمائے اہلحدیث کا بھی یہی مذہب ہے کہ ضاد کو ظا کے مشابہ پڑھا جائے۔ یہ بات شیخ الکل، سند العلماء والمحدثین حضرت مولانا سیّد نذیر حسین صاحب محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ نذیریہ کی دوسری جلد میں با دلائل، تفصیل و تحقیق کے ساتھ بیان فرمائی ہے۔

آگے بیان فرماتے ہیں کہ تمہاری آسانی کے لئے قرآن مجید سے تمام ظاءات کا مواد اکٹھا کر کے بیان کیا جاتا ہے تاکہ قراء کو قرآن مجید میں ضاد اور ظاء کے مقامات کا پتہ چل سکے۔ نیز علامہ نے ظا کو اس لئے بیان کیا ہے کہ ظا قرآن مجید میں ضاد کی نسبت کم استعمال ہوا ہے۔ ضاد قرآن مجید میں ۱۶۰۷ مرتبہ اور ظا صرف ۸۴۳ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اور ناظم نے ایسا صرف اختصار کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کیا ہے۔

شعر نمبر ۵۳

ظعن، ظِلّ، ظُهر، عُظْم، حفظ، ایقظ، انظر، عظم، ظَهر اور لفظ میں

شعر نمبر ۵۳ - اس شعر میں علامہ موصوف نے دس کلمات ذکر کئے ہیں جن میں ظا ہے اور ان کی تفصیل اس طرح ہے (ظعن) ایک جگہ قرآن میں آیا ہے (ظلّ) اپنے مشتقات کے ساتھ چوبیس جگہ ہے (ظهر) دو جگہ ہے (عُظم) ایک سو تین جگہ آیا ہے (الحفظ) بیالیس جگہ آیا ہے (ایقظ) ایک ہی جگہ ہے (انظر) قرآن میں اپنے مشتقات کے ساتھ بائیس جگہ ہے (عَظم) چودہ جگہ آیا ہے (ظهر) بھی چودہ جگہ ہے (اللفظ) ایک جگہ ہی آیا ہے۔

شعر نمبر ۵۴

(اور ظاء آتی ہے) ظاهر، لظی، شواظ، کظم، ظلم، اغلظ، ظلام، ظفر، انتظر اور ظما میں

اس شعر میں بھی وہ کلمات جن میں ظا ہے دس بیان کئے ہیں (ظاهر) قرآن میں چھ جگہ آیا ہے (لظی) قرآن کریم میں صرف دو جگہ آیا ہے۔ (شواظ) قرآن میں صرف ایک ہی جگہ آیا ہے (کظم) قرآن میں چھ جگہ وارد ہوا ہے (ظلم) اپنے مشتقات کے ساتھ دو سو بیاسی جگہ آیا ہے (اغلظ) تیرہ جگہ آیا ہے (ظلام) کے مشتقات القرآن میں ایک سو ہیں۔ (ظفر) صرف ایک جگہ آیا ہے (انتظر) اس سے قرآن میں چودہ الفاظ آئے ہیں (ظما) قرآن میں صرف تین جگہ آیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر نمبر ۵۵ (اور یہی ظا آتی ہے) اَظْفَرَ، ظَنّاً میں جس طرح بھی آئے اور وَعَظَ (میں) سوائے عِضِین کے (اور) ظَلَّ سورۃ النحل (رکوع ۸) سورہ حجر (رکوع ۶ اور) سورۃ زخرف (رکوع ۲) میں ایک طرح واقع ہوا ہے۔

اس شعر میں چار کلمات بیان کئے ہیں (اظفر) ایک ہی جگہ میں آیا ہے۔ (ظنّا) جس معنی سے بھی آئے یعنی شک یقین۔ تہمت وغیرہ ظا سے ہونگے اور یہ کلمہ اپنے مشتقات کے ساتھ قرآن میں چھ جگہ آیا ہے (وعظ) بھی قرآن کریم میں ظا سے پچیس مرتبہ آیا ہے لیکن لفظ (عضین) قرآن میں ضاد سے ہے، جیسے (الذین جعلوا القرآن عضین ظا سے نہیں (ظل) اپنے مشتقات کے ساتھ نو جگہ آیا ہے (اور نو کے نو ہی مقام علامہ جزری بیان کر رہے ہیں) سورۃ الزخرف اور النحل میں ظل ایک ہی طرح کا ہے جیسے ظَلَّ وَجهُهٗ

شعر نمبر ۵۶ ظَلْتَ (طٰہٰ ع۵) فَظَلْتُم (واقعہ ع۲) میں اور سورہ روم (ع۵) کے ظَلّوا (میں جو کہ) مانند سورہ حجر (ع ۱) کے ہے اور فَظَلَّتْ، فَنَظَلُّ (میں جو کہ) سورہ شعراء (ع ۱ - ع ۵) میں ہے

جیسا کہ گذشتہ شعر میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ (ظل) قرآن میں نو جگہ آیا ہے تو دو موقع شعر سابق میں بیان کئے ہیں باقی اس شعر میں بیان کر رہے ہیں تیسرا سورہ طٰہٰ میں ظلت علیہ عاکفا چوتھا سورۃ الواقعہ میں فظلتم تفکھون پانچواں سورہ روم میں لَظَلّوا من بعدہ یکفرون۔ چھٹا سورہ الحجر میں فظلوا فیہ یعرجون، ساتواں سورہ الشعراء میں ظلت اعناقھم اور آٹھواں بھی سورہ الشعراء فنظل لھا عاکفین نواں سورہ شوریٰ میں فیظللن رواکد علی ظھرہ اور آئندہ شعر میں آرہا ہے

شعر نمبر ۵۷ نیظلَلْنَ (شوریٰ ع۴) اور مَحْظُوراً (اسراء ع۲) میں ساتھ ہی المُحْتَظِر (قمر ع۲) کے اور کُنتَ فَظًّا (آل عمران ع۱۷) اور نَظَرَ کے سب (کلمات) میں۔

اس شعر میں پانچ کلمات بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں سے یَظْلَلْنَ کی تشریح گزشتہ شعر میں کر دی گئی ہے مَحْظُوراً وہ قرآن مجید میں ایک جگہ آیا ہے وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُوراً دوسرا محتظر سورہ القمر میں بیان کیا گیا ہے باقی اس کے علاوہ سب حضور، حضرت، حضرات حق کے ساتھ آئے ہیں وَكُنتَ فَظًّا قرآن مجید میں ایک جگہ سورہ آل عمران میں آیا ہے اور نظر کے تمام کلمات ظ سے ہیں اور یہ اپنے تمام مشتقات سمیت قرآن مجید میں ۸۶ جگہ آئے ہیں۔ تین کلمات اس سے مستثنیٰ ہیں جو آئندہ شعر میں بیان کئے جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر نمبر ۵۸ مگر سورہ مطففین، سورہ ھل اتیٰ (دھر) اور پہلا ناضرہ (جو کہ سورہ قیامہ میں ہے ضاد کے ساتھ آئے ہیں) اور غیظ (ظا معجمہ کے ساتھ آتا ہے) نہ سورہ رعد اور ھود میں (اس حال میں کہ رعد اور ھود والے کلمات) جن کے معنی کمی اور نقصان کے ہیں (ضاد کے ساتھ آئے ہیں)

اس شعر میں اِلَّا بِوَیْلٍ ھَلْ وَ اُوْلیٰ نَاضِرَۃ - یہاں تک نظر کے جو تین کلمات مستثنیٰ وہ بیان کئے گئے ہیں۔ سورۃ المطففین میں۔ نَضْرَۃَ النَّعِیْم ۔(۲) سورۃ دہر میں جس کی طرف ناظم نے ھل کہہ کر اشارہ کیا ہے نَضْرَۃً وَّسُرُوْرًا (۳) اور تیسرا سورۃ القیامہ کا پہلا ناضِرَۃ ۔ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ آگے فرماتے ہیں کہ غَیْظًا ۔ ظ سے ہے۔ اور یہ اپنے مشتقات کے ساتھ قرآن مجید میں گیارہ جگہ آیا ہے اور وہ غیض جو سورہ الرعد سورہ ھود میں ہے وہ ض کے ساتھ ہیں۔

شعر نمبر ۵۹ حَضٌّ میں نہ کہ اس حَضّ میں جو کہ علی الطّعام کے ساتھ ہے (الحاقہ ، الفجر اور الماعون میں) اور (لفظ) بضنین میں اختلافِ قراءات مشہور ہے۔

بضنین میں دو قرائتیں ہیں۔ ابن کثیر، مکی، ابوعمرو بصری اور الکسائی کوفی نے ظا معجمہ سے پڑھا ہے۔ اور نافع مدنی، ابن عامر شامی، عاصم کوفی اور حمزہ کوفی نے ضاد کے ساتھ پڑھا ہے۔ قرآن مجید کا یہ اعجاز دیکھیں کہ دونوں قراتوں میں معنیٰ بالکل صحیح رہتا ہے، ظا والی قراءۃ میں معنی یہ بنتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے نہیں کہ جن پر وحی سناتے کے بارے میں اتہام لگائے جائیں کہ آپ نے اس وحی میں معاذ اللہ کسی قسم کا ردّ و بدل یا کمی بیشی کی ہے۔ اور اس کو اصل شکل میں عوام تک نہیں پہنچایا ہے۔ اور اس کی تائید وما ینطق عن الھویٰ سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ مصحف عبداللہ بن مسعودؓ کا رسم بالظا ہے۔۔۔۔ اور ضاد والی قراءۃ میں بضنین کا معنیٰ یہ بنتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے پہنچانے میں بخیل نہیں ہیں۔ اور اس کی تائید یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ سے ہوتی ہے۔ چنانچہ مصحف الامام اور دیگر مصاحف کا رسم بالضاد ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احتیاط والی باتوں کا بیان

شعر نمبر ۶۰ اور اگر وہ (ضاد اور ظا) قریب قریب آجائیں تو انہیں ظاہر کر کے پڑھنا ضروری ہے۔
جیسے اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ، يَعَضُّ الظَّالِمُ ۔

ناظم نے اس باب میں وہ باتیں کی ہیں جن سے قاری کو اجتناب کرنا چاہیئے۔ پس اگر ضاد اور ظا دونوں ساتھ ساتھ مل کر آجائیں تو اس چیز سے بچو کہ دونوں ایک دوسرے سے بدل جائیں۔ یہ اجتناب دونوں صورتوں میں ہونا چاہیئے۔ خواہ یہ دونوں حروف بالکل ساتھ ساتھ ملے ہوں یا ان کے درمیان کوئی فاصل حرف ہو، جیسے انقض ظھرك میں دونوں حروف ساتھ ساتھ ملے ہوئے ہیں اور یعض الظالم میں ضاد اور ظا کے درمیان لام تعریف حائل ہے۔ تو اس صورت میں ضاد کو ظا کے ساتھ ان کی صفات اور مخارج کا لحاظ رکھتے ہوئے صاف صاف ادا کیا جائے۔ ردّ و بدل کر دینے سے معنی خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور اگر یہ ردّ و بدل نماز میں ہو گیا تو اندیشہ ہے کہ کہیں نماز فاسد نہ ہو جائے

شعر نمبر ۶۱ اور (جدا جدا کر کے پڑھنا ضروری ہے) اضطُرَّ میں (ضاد کو طا سے) ساتھ ہی وَعَظْتَ کے (ظا کو تا سے) اور اَفَضْتُمْ میں (ضاد کو تا سے) اور صاف صاف ادا کر جِبَاهُهُمْ اور علیہم کی ہا کو۔

اس شعر میں بیان فرماتے ہیں کہ فمن اضطر میں ضاد اور تا کو اور عظت میں ظا اور تا کو اور فاذا افضتم میں ضاد کو تا سے جدا کر کے پڑھنا ضروری ہے۔ اگر واضح کر کے نہ پڑھا تو ادغام کا اندیشہ ہے اور ادغام سے کلمہ کی ہیئت بدلنے کا اندیشہ ہے۔ اور آگے بیان کرتے ہیں کہ ہائے ھوّز کو خوب واضح کر کے ادا کرو، کیوں کہ یہ حرف ضعیف ہے اور اگر واضح نہ پڑھا گیا تو ہمزہ مسہلاً کے مانند ہو جائے گا۔

شعر نمبر ۶۲ اور تو کامل طور پر ظاہر کر نون اور میم کے غنّہ کو جب کہ وہ دونوں مشدّد ہوں۔ اور تو ضرور اخفا کر۔ . . . .

جب نون اور میم مشدّد ہوں تو ان میں غنّہ زمانی ہوتا ہے اور یہ غنّہ بطور صفت کے ہوتا ہے۔ غنّہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف نون ، میم مشدّد ہی کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ یہ غنّہ نون میم کی ہر حالت میں پایا جاتا ہے ۔ یعنی نون ، میم ساکن متحرک ، مخفاۃ ، مظہرہ اور مدغم وغیرہم میں ۔ نیز نون ، میم ساکن میں غنّہ ، نون ، میم متحرک سے زیادہ واضح ہوتاہے ، اور نون ، میم مخفاۃ میں غنّہ نون میم مظہرہ سے زیادہ واضح ہوتا ہے ۔ نون ، میم مشدّد اور مدغم میں غنّہ زمانی بطور صفت کے نون اور میم مخفاۃ میں غنّہ بطور ذات کے واضح ہوتا ہے ۔

غنّہ زمانی کی مقدار ایک الف کے برابر ہے اور اس کی مقدار دریافت کرنے کا طریقہ مجوّدین کے نزدیک یہ ہے کہ کھلی انگلی کو بند یا بند کو متوسط طریقے سے کھولنا اور یہ مقدار صرف ترتیل کے لئے ہے ۔ حدر اور تدویر کی مقدار اُستادِ ماہر سے سننے کی بناء پر ہے ۔

نون اور میم کا مشدّد ہونا عام ہے خواہ ایک کلمہ میں ہو یا دو ۔ جیسے اَلْجَنَّةُ ، عَمَّ ، مِنْ نَّصِرِيْنَ ، اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ، نون ، میم مشدّد خواہ ادغام کی وجہ سے ہو یا بلا ادغام مشدّد ہو ، سب میں غنّہ ہوگا ۔

شعر نمبر ۶۳ غنّہ کے ساتھ میم میں اگر ساکن ہو (وہ میم) نزدیک با کے اہل ادا کے مختار قول پر ۔

یہاں سے میم ساکنہ کے احکام شروع ہو رہے ہیں جو کہ تین ہیں ۔ ادغام ، اخفاء اور اظہار ۔ اس شعر میں علامہ نے اخفائے شفوی کو بیان کیا ہے کہ اگر میم ساکن کے بعد با آجائے تو وہاں غنّہ کے ساتھ اخفاء ہوگا ۔ اَمْ بِظَاهِرٍ ، عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ وغیرھما مجودین نے اس اخفاء کا طریقہ یہ بیان کیا ہے کہ اس میم کو ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کے خشکی کے حصّہ کو بہت نرمی کے ساتھ ملا کر غنّہ کی صفت کو بقدر ایک الف کے بڑھا کر خیشوم سے ادا کیا جائے اور پھر ہونٹوں کے کھلنے سے پہلے ہی دونوں ہونٹوں کے تری والے حصّہ کو سختی سے ملا کر با کو ادا کیا جائے ۔ اخفاء شفوی میں قراء کا اختلاف ہے ۔ بعض کہتے ہیں کہ اس موقع پر اظہار بھی جائز ہے ۔ مگر اہلِ ادا کا پسندیدہ مذہب یہی ہے کہ اخفاء کیا جائے ۔ علامہ جزری اور علامہ شاطبی کے طریق سے یہی ثابت و منقول ہے ۔

لیکن جن کے نزدیک اظہار ہے انہوں نے شرط یہ عائد کی ہے کہ میم منقلبہ عن النون یعنی اقلاب والی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہو۔ بلکہ اصلی ہو۔ یہ علامہ جزری کا دوسرا طریق ہے۔ اور ابن المنادی کا بھی یہی مذہب ہے۔ نیز یہ بات یاد رہے کہ میم منقلبہ میں کسی نے بھی اظہار نہیں کیا۔ کیونکہ نون کو میم سے بدلا گیا ہے اور اس کا اصل مقصد خفت کلمہ ہے۔ اور اگر اقلاب کے بعد بھی اخفاء نہ کیا جائے تو صحیح معنیٰ میں خفت حاصل نہ ہوگی اور اقلاب کا بنیادی مقصد بھی پورا نہ ہوگا۔

شعر نمبر ۶۴ اور تو ضرور اظہار کر میم ساکن میں نزدیک باقی حروف کے (با اور میم ساکنہ کے سوا) اور بچ تو نزدیک فا اور واؤ کے (میم ساکنہ کے) اخفاء والا ہوجانے سے۔

علامہ نے اس شعر میں ان لوگوں کو متنبہ کیا ہے جو میم ساکن کے بعد واؤ یا فا کے آنے سے اخفاء کرتے ہیں جو کہ بالکل غلط ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ میم کا اس کے متجانس اور متقارب واؤ اور فا میں ادغام کیوں نہیں کیا جاتا تو اس کا جواب یہ ہے، حروف حلقی کی طرح حروف شفوی بھی اپنے مجانس میں مدغم نہیں ہوتے۔ اور اخفاء چونکہ نصف ادغام ہے۔ اس لئے اخفا بھی جائز نہیں ہے۔ اور با کے نزدیک اس لئے اخفاء ہوا ہے کہ دونوں میں اطباق شفتان کی وجہ سے قرب بہت ہی قوی ہے۔ اور میم میں چونکہ غنّہ پایا جاتا ہے اس لئے اگر اس کے متقاربین واؤ اور فا میں ادغام کریں۔ تو میم کی صفت غنّہ جو کہ لازمہ ہے، فوت ہوتی ہے۔ اس لئے ادغام اور اخفاء نہیں کیا جاتا ہے۔ نیز ادغام نہ کرنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ میم کا اگر واؤ میں ادغام کریں تو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ مدغم نون ہے یا میم۔ نیز میم قوی ہے اور فا ضعیف ہے۔ اس لئے قوی کا ضعیف میں ادغام نہیں ہوتا۔

نون ساکن اور تنوین کا بیان

شعر نمبر ۶۵ اور حکم نون ساکن اور تنوین کا پایا جاتا ہے۔ اظہار، ادغام، قلب اور اخفاء (میں)

16864

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نون ساکن اس نون کو کہتے ہیں جس پر کوئی حرکت نہ ہو۔ جیسے مِنْ اور نون تنوین اس نون ساکنہ زائدہ کو کہتے ہیں جو کلمہ کے آخر میں ملا ہوتا ہے، جیسے ـً، ـٌ، وغیرہم، نون ساکن اور نون تنوین میں چار بنیادی فرق ہیں ۔ (۱) نون ساکن لکھا ہوتا ہے جب کہ نون تنوین رسم میں لکھا نہیں ہوتا۔ (۲) نون ساکن کلمہ کے آخر اور درمیان میں آتا ہے مگر نون تنوین صرف کلمہ کے آخر میں آتا ہے (۳) نون ساکن وقفاً وصلاً پڑھا جاتا ہے۔ مگر نون تنوین صرف وصلاً پڑھا جاتا ہے۔ (۴) نون ساکن اسم، فعل اور حرف تینوں میں آتا ہے مگر نون تنوین صرف اسم میں آتا ہے۔ باوجودیکہ نون اور تنوین میں چار بنیادی فرق ہیں مگر ان کے احکام یکساں ہیں۔ کیونکہ ان کی آواز آپس میں بالکل ایک ہی ہے۔

شعر نمبر ۶۶ پس نزدیک حروفِ حلقی کے (نون کا) اظہار کر اور ادغام کر لام اور را میں۔ جو کہ غنّہ کے ساتھ لازمی نہیں ہے۔

اس شعر میں علامہ نے نون کا اظہار اور بعض حروف کا ادغام بیان کیا ہے۔ اظہار کے لغوی معنیٰ ظاہر کرنا کے ہیں۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ نون کو اس کے مخرج اصلی سے بغیر دیر لگائے ادا کرنا۔ اظہار کا قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر کوئی حرف حلقی آجائے وہاں اظہار ہوگا۔ جیسے مِنْهُمْ۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وغیرہما۔ اور اس اظہار کو اظہارِ حلقی یا پھر اظہارِ حقیقی بھی کہتے ہیں۔ نیز نون کا اظہار حروفِ حلقی کے نزدیک اس لئے کیا جاتا ہے کہ نون کا مخرج حروفِ حلقی کے مخرج سے بہت دُور ہے۔ اس بعد کی وجہ سے اظہار کیا جاتا ہے۔ نیز نون ساکن کے چاروں احکامات میں سے اظہار اصل ہے۔ اس کے بعد یہ بیان ہوا کہ نون ساکن یا تنوین کے بعد لام یا را آجائے وہاں ادغام بلا غنّہ ہوگا۔ جیسے مِنْ رَّبِّكَ، مِنْ لَّدُنْهُ، خَيْرٌ لَّكَ، غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وغیرہم۔

شعر نمبر ۶۷ اور تو ضرور (نون کا) ادغام کر غنّہ کے ساتھ یومن (کے چار حرفوں) میں۔ مگر ایک کلمہ میں (ادغام نہیں ہوگا) جیسے الدُّنْيَا اور قِنْوَانٌ (صِنْوَانٌ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شعر میں یُوْمِنُ کے چار حروف میں ادغام مع الغنّہ کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ ادغام اس لئے کیا جاتا ہے کہ نون اور حروف یرملون کا مخرج آپس میں قریب قریب ہیں۔ نیز اگر ادغام نہ کریں تو کلمات کی ادائیگی میں ثقالت پیدا ہوتی ہے۔ ادغام اس ثقالت کو دُور کر دیتا ہے۔ مگر اس ادغام کی ایک شرط ہے کہ نون پہلے کلمہ کے آخر میں اور یرملون میں سے کوئی حرف دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو، جیسے مَنْ یَّشَآءُ، مِنْ وَّال، مِنْ مَّنِیٍّ، مِنْ نَّصِیْرٍ وغیرہم، لیکن اگر نون اور حروف یرملون دونوں ایک کلمہ میں جمع ہو جائیں تو اظہار ہوگا اور اسے اظہارِ مطلق کہتے ہیں۔ جیسے الدّنیا، قنوانٌ، صِنْوَانٌ، بُنْیَانٌ۔ علاّمہ نے صرف دو کلمات بیان کئے ہیں۔ ایک قرآنی اور ایک غیر قرآنی۔ ایسا اس لئے کیا ہے کہ غیر قرآنی عربی کلمات میں اگر نون اور یرملون کے حروف جمع ہوں تو ان میں بھی اظہارِ مطلق ہوگا۔ اگر ان کلمات میں ادغام کیا جائے تو یہ کلمات مضاعف کے مشابہ ہو جائیں گے۔ اس لئے اظہار کیا جاتا ہے۔

شعر نمبر ۶۸ اور اقلاب کر نزدیک با کے غنّہ کے ساتھ اسی طرح اخفاء (بالغنّہ) باقی حروف کے نزدیک لیا گیا ہے۔

علاّمہ نے اس شعر میں نون کے تیسرے حکم اقلاب کو بیان کیا ہے جس کے معنی بدلنا کے ہیں اسی کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر با آجائے خواہ ایک کلمہ میں یا دو میں تو نون ساکن کو میم ساکن سے بدل کر اخفاء کر کے پڑھیں گے۔ جیسا اَنْۢبِیَآءَ اللّٰہ، مِنْۢ بَعْدِ، سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ اس اقلاب کی وجہ یہ ہے کہ نون میں غنّہ کا تلفّظ اطباق شفتین کے ساتھ ثقل سے خالی نہیں ہے۔ ادغام بھی ناممکن تھا، کیونکہ نون اور با کے مخرج کی نوعیت مختلف ہے۔ گویا کہ دونوں میں کوئی تناسب نہیں تھا۔ اس لئے درمیانی حالت اخفاء کو اختیار کیا گیا۔ پھر اخفاء کو اختیار کرنے کے لئے نون کو میم سے بدلا گیا۔ کیوں کہ نون کا میم سے تعلق غنّہ کی وجہ سے تھا۔ اس لئے اقلاب کو اختیار کیا گیا۔ ... آگے بیان کرتے ہیں کہ نون کا حکم اخفاء ہے جس کے معنی چھپانے کے ہیں۔ اس کی تعریف بین الادغام والاظہار ہے۔ یعنی اظہار اور ادغام کی درمیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت ہے۔

اخفاء کا قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر حروف یرملون، حروفِ حلقی اور با کے علاوہ باقی پندرہ حروف آجائیں تو وہاں اخفا ہوگا۔ اور اسے اخفاء حقیقی کہتے ہیں اور اس اخفاء کا طریقہ یہ ہے کہ نون ساکن کو اس کے مخرج اصلی کے قریب سے اس طرح ادا کرنا کہ نہ تو اظہار ہو اور نہ ہی ادغام ہو بلکہ درمیانی حالت کے ساتھ غنّہ کو خیشوم سے ادا کیا جائے، جیسے مِنْ شَرِّ اَنْفُسِهِمْ۔

اخفاء اس لئے کیا جاتا ہے کہ نون اور یہ مذکورہ پندرہ حروف کے مخارج کے درمیان نہ تو اتنا قرب ہے کہ ادغام کیا جائے اور نہ اتنا بُعد ہے کہ اظہار کیا جائے اس لئے درمیانی حالت اخفاء ہی کو اختیار کیا گیا ہے۔ اخفاء اور ادغام کے درمیان فرق یہ ہے کہ اخفاء، اظہار اور ادغام کی درمیانی حالت کا نام ہے جس میں تشدید نہیں ہوتی نیز اخفاء عند غیرہ ہوتا ہے اور ادغام فی غیرہ ہوتا ہے۔

مدوں کا بیان

شعر نمبر ۶۹ اور مدِّ لازم اور مدِّ واجب آیا ہے اور (ایک مدّ) جائز ہے (اور اس مدِّ جائز میں) مَدّ اور قصر دونوں ثابت ہوئے ہیں۔

مَدّ کے لغوی معنیٰ دراز اور لمبا کرنے کے ہیں۔ مجوّدین کی اصطلاح میں مَدّ کی تعریف یہ ہے کہ کسی حرف پہ آواز کو دراز کرنا حروف لین پہ جو بعض اوقات مَدّ کی جاتی ہے۔ ایسا حروفِ مدّہ کی مشابہت کی بناء پہ کیا جاتا ہے۔ حروفِ مدّہ اور حروف لین کو محلِّ مدّ اور ہمزہ سکون اور تشدید کو سبب مد کہتے ہیں۔ ہمزہ خواہ متصلہ ہو یا منفصلہ، سکون خواہ اصلی ہو یا عارضی اور تشدید خواہ وضعی ہو یا ادغامی سب حالتوں میں سبب مد ہوتے ہیں۔ مدّ کی دو قسمیں ہیں (۱) مدّ اصلی (۲) مدّ فرعی۔ مدّ اصلی اس مدّ کو کہتے ہیں جو اپنی اصلی اور ذاتی مقدار کے مطابق پڑھی جائے اور وہ کسی سبب پر موقوف نہ ہو۔ جیسے قَالَ۔ قِيلَ۔ قُولُوا۔ مدّ اصلی کی مقدار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک الف کے برابر ہوتی ہے جسے قصر کہتے ہیں۔

مدِّ فرعی اس مد کو کہتے ہیں جو اپنی اصلی اور ذاتی مقدار سے بڑھا کر پڑھی جائے اور وہ کسی سبب پر بھی موقوف ہو، جیسے شَآءَ، مُسْلِمِيْن، تَأْمُرُوْٓنِّيْٓ وغیرہم۔ اس کی مقدار طول یا توسط ہوتی ہے۔

علامہ نے صرف مد فرعی کو بیان کیا ہے مدِّ اصلی نہیں اور پھر مدِّ فرعی کی تین اقسام بیان کی ہیں۔

(۱) مدِّ لازم (۲) مدِّ واجب (۳) مدِّ جائز، پھر فرماتے ہیں کہ مدِّ جائز میں مد و قصر دونوں ثابت ہیں۔ علامہ نے مدِّ اصلی کو اس لئے بیان نہیں کیا کہ مدِّ اصلی بمنزلہ ذاتِ حرف کے ہوتی ہے، اور اس کے ادا ہوئے بغیر حرف کی ذات ہی باقی نہیں رہتی۔ اسی لئے علامہ نے مدِّ اصلی کو بیان کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ اور باب المخارج کے جملہ حُرُوْفِ مَدٍّ لِلْهَوَاءِ تَنْتَهِيْ کو ہی اس کے بیان کے لئے کافی سمجھا ہے۔

شعر نمبر ۷

پس مدّ لازم ہے اگر آئے بعد حرفِ مدّہ کے ساکن دونوں حالتوں (وقف اور وصل) میں۔ اور یہ طول کے ساتھ کھینچا جاتا ہے۔

علامہ نے اس شعر میں مدّ لازم کی اقسام بیان کی ہیں جو کہ پانچ ہیں (۱) مدِّ لازم کلمی مخفف جیسے آٰلْئٰنَ (۲) مدِّ لازم حرفی مخفف جیسے نٓ (۳) مدّ لازم کلمی مثقل جیسے دَآبَّةٍ (۴) مدِّ لازم حرفی مثقل جیسے الٓمّٓ (۵) مدّ لازم لین جیسے كٓهٰيٰعٓصٓ، عٓسٓقٓ میں عین۔ ممدود کو مدِّ لازم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا سبب (سکونِ اصلی) ایسا ہے جو لازمی اور غیر منفک ہے۔ یعنی یہ سبب وقفاً و وصلاً قائم رہتا ہے۔

مدّ کے اسباب میں سے یہ سبب سب سے زیادہ قوی ہے جس مدّ میں محل حروفِ مدّہ ہوں اور سبب مدّ سکون اصلی ہو تو وہ مدّ سب سے زیادہ قوی ہوگا۔ یہاں مدّ کی چار اقسام میں سبب قوی ہے اس لئے ان میں طول ہوگا اور مدلازم لین کا محل چونکہ ضعیف ہے اس لئے اس میں اختلاف ہے اور اس کی مقدار طول اور توسط ہوگی۔ طول کی مقدار میں بھی اختلاف ہے۔ ایک قول پر طول کی مقدار تین الف اور دوسرے پر پانچ الف ہے اور یہ مقدار دونوں قولوں پر مدِّ اصلی کے علاوہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر نمبر ۱۷

اور (مدّ) واجب ہے اگر آئے وہ (حرفِ مدّہ) ہمزہ سے پہلے اس حال میں کہ وہ متصل ہو، اگر وہ دونوں (حرفِ مدّہ اور ہمزہ) جمع کئے گئے ہوں ایک کلمہ میں۔

اس شعر میں مدِّ واجب کو بیان کیا گیا ہے۔ حرفِ مدّہ کے بعد ہمزہ اگر اسی کلمہ میں ہو تو اسے مدّ واجب کہتے ہیں، جیسے سَآءَ، سِیٓءَ، سُوٓءَ وغیرہم، اس کو مدِّ متصل کہتے ہیں۔ مدِّ متصل اس لئے کہتے ہیں کہ محل اور سبب۔ مدّ ایک ہی کلمہ میں ہیں اور ان کا اتصال ایسا ہے کہ یہ دونوں کسی حال میں بھی ایک دوسرے سے جُدا نہیں ہوتے.....

اسے مدِّ واجب اس لئے کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے آج تک تمام قرآء اس بات پر متفق ہیں کہ مدّ واجب پہ قصر قراءات شاذہ میں بھی نہیں ملتا ہے نیز اس کے بارے میں ایک مرفوع روایت بھی ملتی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک آدمی کو قرآن پڑھا رہے تھے۔ اس نے اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ کو بغیر مدّ کے پڑھا تو آپ نے اسے کہا کہ مجھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدّ کے ساتھ پڑھایا ہے۔ پھر آپ نے آیۃ دوبارہ پڑھی اور لِلْفُقَرَآءِ پہ مدّ کیا (رواہ الطبرانی فی معجمۃ الکبیر)

لِلْفُقَرَآءِ میں مدّ واجب ہے۔ اس کی مقدار امام حمزہؒ اور ورشؒ کے نزدیک طول ہے اور باقی سب قراء کے نزدیک توسط ہے۔ توسط کی مقدار میں بھی اختلاف ہے۔ ایک قول پہ دو الف اور دوسرے پر تین الف ہے اور یہ مقدار مدِّ اصلی کے علاوہ ہے۔ اس میں مدّ کی توجیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ حروفِ مدّہ ضعیف اور خفی ہوتے ہیں۔ اور ہمزہ حرفِ قوی اور ثقیل ہے۔ حرفِ مدّ کی مقدار میں اضافہ حرفِ قوی کی مجاورت حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے تاکہ ہمزہ کے بالتحقیق تلفظ پر قدرت ہو سکے۔ واللہ اعلم بالصواب

شعر نمبر ۱۸

اور مدّ جائز ہے جب آئے وہ (حرفِ مدّہ ہمزہ سے پہلے) اس حال میں کہ وہ جدا ہو (یعنی دوسرے کلمہ میں ہو) یا عارض ہو جائے سکون وقف میں اس حال میں کہ یہ سکون مطلق ہو (یعنی یہ سکون وقف بالاسکان کی وجہ سے ہو یا وقف بالاشمام کی وجہ سے ہو)

اس شعر میں علامہ نے مدّ جائز کو بیان کیا ہے جو کہ مدّ فرعی ہی کی ایک قسم ہے۔ مدّ جائز کی تین قسمیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدّ منفصل[1]، مدّ عارض وقفی[2] اور مدّ عارض لین[3]۔

(۱) منفصل کی تعریف ناظم نے یہ بیان کی ہے حرفِ مدّہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو، جیسے قَالُوْا اٰمَنَّا وغیرہ۔ چونکہ اس مدّ میں محلِ مدّ کے بعد سبب دوسرے کلمہ میں ہے، اس لئے اسے مدّ منفصل کہتے ہیں۔ یہ مدّ صرف وصلاً ہوتا ہے وقفاً نہیں کیونکہ وقفاً سبب نہیں رہتا۔ اس کی مقدار توسط ہے اور بعض قراء کے نزدیک قصر بھی جائز ہے۔ حتیٰ کہ روایتِ حفصؒ میں بھی بطریق جزری قصر ہے۔ اس وجہ سے اسے مدّ جائز سمجھتے ہیں۔

(۲) مد عارض وقفی کی تعریف یہ بیان کی جاتی ہے کہ حرفِ مدّہ کے بعد سکون عارضی ہو جیسے الرَّحِیْم اور وقف بالاشمام کا بھی یہی حکم ہے لیکن یہ مدّ صرف وقفاً ہوتا ہے وصلاً نہیں۔ اس کی مقدار طول، توسط اور قصر ہے لیکن طولِ اولیٰ ہے۔ اس لئے کہ محلِ مدّ قوی ہے لیکن وقف بالروم پر صرف قصر ہی قصر ہے اور یہی مفہوم ہے۔ وقفاً مسجلاً کا۔

(۳) مدّ عارض لین کی تعریف یہ ہے کہ حرفِ لین کے بعد سکون عارضی ہو۔ جیسے زَوْجَیْنِ حَوْلَیْنِ قَوْل۔ نَوْم وغیرہم۔ اس میں بھی طول، توسط اور قصر تینوں وجوہ جائز ہیں۔ مگر قصر اولیٰ ہے کیونکہ مد عارض لین میں محل مدِّ ضعیف ہوتا ہے اور یہاں بھی وقفاً مدّ فرعی ہوگا اور وصلاً نہیں۔ جب مد عارض وقفی اور مدّ عارض لین بار بار آرہی ہوں تو ان کی مقدار میں تساوی اور توافق کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر ایک جگہ طول کیا ہے تو دوسری جگہ بھی طول ہی کیا جائے گا۔ ایک جگہ توسط کیا تو دوسری جگہ بھی توسط اور اگر ایک جگہ قصر کیا ہے۔ تو دوسری جگہ بھی قصر ہی کیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب معرفۃ الوقوف

وقف اور ابتداء کی اقسام کا بیان

شعر نمبر ۷۳ :- اور تیسرے حروف کی تجوید حاصل کرنے کے بعد ضروری ہے جاننا وقوف کا۔

ناظم نے اس شعر میں وقف کی اہمیت بیان فرمائی ہے اور یہی بات انہوں نے خطبہ میں بھی بیان کی تھی کہ قراء کے لئے حروف کے مخارج اور صفات جاننے کے بعد یہ بھی ضروری ہے کہ وہ وقوف اور رسم عثمانی کو جانیں، اب وہ مخارج اور صفات کو بیان کرنے کے بعد وقوف کی اقسام بیان فرمارہے ہیں۔ تجوید و قراءات کی کتب میں وقف ایک اہم بحث ہے۔ اس کا جاننا اور سیکھنا نہایت ہی ضروری ہے۔ اور اس کی تائید احادیث اقوالِ صحابہؓ اور دیگر ائمہ اکرام سے ملتی ہے۔ جیسا کہ علامہ جزریؒ نے النشر میں اور علامہ سیوطیؒ نے الاتقان میں اور امام شہاب الدین القسطلانی نے لطائف الاشارات لفنون القرآت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ترتیل کے معنی ذکر کئے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ اَلتَّرْتِیْلُ هُوَتَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَۃُ الْوُقُوْفِ یعنی حروف کو ان کے مخارج سے نکالنا اور ان کی جمیع صفات کے ساتھ ادا کرنا، اور وقفوں کا طریقہ جاننا کہ وقف کس طرح کرنا چاہیئے۔ پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول میں دلیل ہے کہ علمِ اوقات کا سیکھنا اور مواضع وقوف کی پہچان واجب ہے۔ اس طرح ابی جعفر النحاس اپنی تالیف "کتاب القطع والائتناف" میں باسند بیان کرتے ہیں طوالت کے خوف سے اس کا ترجمہ ہی ذکر کیا جاتا ہے۔ نحاس فرماتے ہیں مجھ سے محمد بن جعفر نباری نے بیان کیا، ان سے ہلال بن العلاء نے کہا کہ اس سے اس کے باپ علاء اور عبداللہ بن جعفر دونوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن عمرو الذدقی نے بواسطہ زید بن ابی انیسہ کے قاسم بن عوف البکری کا یہ قول بیان کیا کہ وہ فرماتے تھے میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے انہوں نے فرمایا ہم اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ میں ایک مدّتِ مدید تک اس طرح زندگی بسر کرتے رہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص قرآن کو حاصل کرنے سے پہلے اس کا قرآن پر ایمان لانا ضروری ہوتا تھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ نازل ہوتی تو ہم سب نبی صلی اللہ علیہ وسلّم سے اس سُورۃ سے حلال اور حرام کی تعلیم حاصل کرتے اور ان مقامات کو معلوم کرتے جہاں پر تلاوت کے دوران ٹھہرنا چاہیئے جس طرح آج تم لوگ قرآن کی تعلیم حاصل کرتے ہو۔ بلاشبہ آج ہم بکثرت ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں ایمان و یقین کی پختگی سے پہلے ہی ان پر قرآن پیش کیا جاتا ہے۔ اور وہ فاتحۃ القرآن سے لے کر اسے خاتمۃ تک سب کا سب پڑھ جاتا ہے مگر اسے اتنی بھی خبر نہیں ہوتی کہ قرآن کا امر کیا ہے اور وہ نہ اس کے زجر سے آگاہ ہوتا ہے اور نہ اس بات کو معلوم کرتا ہے کہ قرآن مجید پڑھتے وقت کہاں کہاں ٹھہرنا ہے۔ نحاس فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ صحابہ کرامؓ اوقاف کی تعلیم بھی اسی طرح حاصل کرتے تھے جس طرح قرآن کو سیکھتے تھے۔ اور ابن عمرؓ کا مذکورہ بالا قول اس بات کی واضح دلیل و حجت ہے کہ وقوف کا علم حاصل کرنے پر تمام صحابہؓ کا اتفاق و عمل تھا۔ اور اس طرح ابوبکر محمد بن القاسم بن بشار الأنباری النحوی ت ۳۲۸ھ اپنی کتاب ایضاح فی الوقف والابتداء میں فرماتے ہیں۔ قرآن کی پُوری معرفت میں یہ بات بھی داخل ہے کہ وقف اور ابتداء کی پہچان حاصل ہو۔

علّامہ سیوطیؒ اپنی کتاب الاتقان میں نکزاوی کا قول بیان کرتے ہیں۔ نکزاوی فرماتے ہیں۔ وقف کا باب نہایت عظیم الشان اور قدر کے قابل ہے کیونکہ کسی شخص کو بھی قرآن کے معانی اور اس سے احکام شرعی کی دلیلیں مستنبط کرنے کی معرفت اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک وہ فواصل یعنی آیتوں کو نہ پہچانے۔

لہٰذا ان دلائل کی روشنی میں یہ ضروری ہے کہ قاری مقری تجوید کے ساتھ علم اوقاف کو ضروری حاصل کرے اور اسی لئے علّامہ نے فرمایا ہے لا بُدّ من معرفت الوقوف وقف کی تفصیلی بحث ہماری کتاب القول الھدیٰ فی الوقف والابتداء میں ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر نمبر ۷۴ اور ابتداء کا اور وہ (وقوف) تقسیم کئے جاتے ہیں۔
اس وقت تین اقسام پر۔ تام کافی اور حسن۔

وقف کی باعتبار معنی کے چار قسمیں ہیں۔ تام۔ کافی۔ حسن۔ قبیح۔ اس شعر میں ناظم موصوف نے وقف کی وہ تین قسمیں بیان کی ہیں جہاں بات پوری ہو جائے اور وہ وقف کی یہ قسمیں ہیں۔ تام۔ کافی۔ حسن۔ اور ان کی تعریفات ناظم اگلے شعر میں بیان فرما رہے ہیں۔ تو یاد رہے کہ موصوف نے یہاں یہ بات بیان کی ہے کہ وقوف کا جاننا اور ابتداء کا جاننا دونوں ضروری ہیں۔ اور وقوف کی طرح ابتداء کی بھی چار اقسام ہیں۔ ابتدأ تام۔ ابتدأ کافی۔ ابتدأ حسن۔ ابتدأ قبیح۔

۱۔ ابتدأ تام: جہاں وقف تام کیا جائے اس کے آگے جو ابتدا کی جاتی ہے اسے ابتدار تام کہتے ہیں اَلْمُفْلِحُوْنَ پر وقف تام ہے اور آگے اِنَّ الَّذِیْنَ ابتدار تام ہے۔

۲۔ جہاں وقف کافی کیا جائے اس کے آگے جو ابتدأ کی جاتی ہے اسے ابتداء کافی کہتے ہیں۔ یؤمنون پر وقف کافی ہے اور وَالَّذِیْنَ سے ابتدار کافی ہے۔

۳۔ اور جہاں وقف حسن کیا جائے اس کے آگے جو ابتدا کی جاتی ہے اسے ابتدا حسن کہتے ہیں رَبِّ العلمین پر وقف حسن ہے۔ اَلرَّحْمٰن سے ابتدا حسن ہے۔

۴۔ اور جہاں وقف قبیح کیا جائے اس کے آگے جو ابتداء کی جاتی ہے اُسے ابتداء قبیح کہتے ہیں۔ مٰلِكِ پر وقف قبیح ہے اور آگے یَوْمِ الدِّیْن سے ابتدأ قبیح ہے۔

نوٹ:۔ وقف حسن میں یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ اگر ایسی جگہ پر وقف کیا ہے جہاں کوئی وقف کی معتبر نشانی ہے تو آگے سے ابتداء کریں گے۔ اگر کوئی وقف کی معتبر نشانی نہیں ہے تو پھر ماقبل سے اعادہ کریں گے۔

شعر ۷۵: اور وہ (وقوف ثلاثہ مذکورہ اس وقت ہوتے ہیں) جہاں بات پوری ہو جائے پس اگر نہ پایا جائے (مابعد سے) کوئی تعلق (نہ لفظی نہ معنوی) یا فقط تعلق معنوی ہو (ان دونوں قسموں میں) تو مابعد سے ابتداء کر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقوفِ اربعہ میں سے وہ تین قسمیں جہاں بات پوری ہو جاتی ہے۔ اس کی تعریف اور اس کا حکم شروع کر رہے ہیں۔ اور اس شعر میں وقفِ تام اور وقفِ کافی کی تعریف اور اس کا حکم بیان کیا ہے۔

(۱) **وقفِ تام**: ایسی جگہ پر وقف کیا جائے جہاں ماقبل کا مابعد سے نہ لفظی تعلق ہو نہ معنوی۔ جیسے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔ نیز ہر سورت کے آخر پر وقفِ تام ہوتا ہے۔

(۲) **وقفِ کافی**: ایسی جگہ پر وقف کیا جائے جہاں ماقبل کا مابعد سے معنوی تعلق ہو اور لفظی تعلق نہ ہو۔ جیسے يُؤْمِنُوْنَ ۔ يُوْقِنُوْنَ ۔ وغیرہ

اور ان دونوں وقفوں کا حکم یہ ہے کہ مابعد سے ابتداء کی جائے۔ ماقبل سے لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

شعر نمبر ۷۶ پس پہلا وقفِ تام اور دوسرا وقفِ کافی ہے اور اگر ہو تعلق لفظی (تو پھر مابعد سے) ابتدا کرنے کو منع کر مگر رؤس آیۃ میں (ابتدا کرنے کو) جائز قرار دو اور یہ وقفِ حسن ہے۔

اس شعر میں وقفِ حسن اور اس کا حکم بیان فرمایا ہے۔

(۳) **وقفِ حسن**:۔ ایسی جگہ پر وقف کیا جائے جہاں ماقبل کا مابعد سے لفظی اور معنوی دونوں تعلق ہوں اور وقف کرنے سے معنی خراب نہ ہو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔

اور اس کا حکم یہ ہے کہ اگر یہ آیت پر وقف ہے تو مابعد سے ابتدا کی جائے اگر آیت پہ وقف نہیں تو پھر ماقبل سے اعادہ کیا جائے۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پر وقف کیا جائے تو پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے اعادہ کریں گے۔ اگر رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پر وقف کیا ہے تو پھر ماقبل سے اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ مابعد سے ابتداء کی جائے گی۔ یعنی الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے۔

شعر ۷۷: کلام غیر تام (جہاں بات پوری نہ ہو) وقف قبیح ہے (کلام غیر تام پر) وقف کیا جاتا ہے مجبوری کی حالت میں (اس کا حکم یہ ہے) ابتدا کی جائے ماقبل سے (یعنی اعادہ کیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں موصوف نے وقف کی چوتھی قسم کو بیان کیا ہے اور وہ وقف قبیح ہے۔ یعنی جہاں بات پوری نہ ہوتی ہو۔ اور وقف کرنے سے معنی خراب ہوتا ہو۔

(۴) **وقف قبیح کی تعریف** ۔ ایسی جگہ پر وقف کیا جہاں ماقبل کا مابعد سے لفظی اور معنوی دونوں تعلّق ہوں اور وقف کرنے سے معنی خراب ہوتا ہو اور اس کا حکم یہ ہے کہ ماقبل سے اعادہ کیا جائے ، جیسے

وَمَا مِنْ اِلٰـهٍ ۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ ۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَّ اِنَّ الْفُجَّارَ

اور یہ وقف مجبوری کی حالت میں کیا جاتا ہے ۔ مثلاً کوئی آدمی پڑھتے پڑھتے بھول جائے یا پڑھتے پڑھتے کھانسی آجائے یا نیند آجائے وغیرہ تو ماقبل سے اعادہ ضروری ہے ۔

شعر نمبر ۸۷

اور نہیں قرآن مجید میں کوئی وقف واجب اور نہ کوئی حرام سوائے اس کے کہ اس کے لئے ہو کوئی سبب ۔

اس شعر میں علاّمہ موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ قرآن کریم میں نہ تو کوئی وقف واجب ہے کہ اگر قاری وہاں نہ ٹھہرے تو گناہ گار ہو جائے اور نہ کسی جگہ پر وقف نہ کرنا (شرعًا) حرام ہے کہ قاری وہاں وقف کرنے سے گناہ گار ہو جائے گا ۔ کیونکہ وقف اور وصل سے قرآن مجید کے معنی نہیں بدلتے ۔ اور نہ ہی وقف اور وصل سے معنی میں کوئی خلل پیدا ہوتا ہے بلکہ وقف اور وصل سے معنی کے سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے ۔ البتہ اگر وجوب یا حرمت کا کوئی سبب پیدا ہو جائے تو بے شک وہ وصل یا وقف واجب و حرام (شرعًا) ہو جائیں گے ۔ مثلاً وَمَا مِنْ اِلٰـهٍ پر ، یا اِنِّیْ کَفَرْتُ وغیرہ پر وقف کرے ۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں ہو سکتا جس کا یہ عقیدہ ہو ، لہٰذا بغیر قصد کے ایسا ہو جائے تو کوئی حرمت واقع نہ ہوگی لہٰذا بہتر یہی ہے ، کہ اس قسم کے وقف سے بچا جائے تاکہ ابہام معنی غیر مرادی لازم نہ آئے اور وَلَاحَرَامٌ میں نحوی توجیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پہ رفع اور جر دونوں جائز ہیں۔ رفع اس بنا پر کہ یہ مِنْ وَقفٍ پہ محلاً معطوف ہے اور مِنْ وَقف محل کے اعتبار سے مرفوع ہی ہے کیونکہ لَیْسَ کا اسم ہے اور جر بھی جائز ہے گویا من وقف کے لفظ پہ معطوف ہے۔ اسی طرح لفظ غیر ہے۔ اگر حرام کو مرفوع پڑھا جائے تو غیر کو بھی مرفوع پڑھیں گے۔ اور اگر حرام کو مجرور پڑھے تو غیر کو بھی مجرور پڑھے۔

مقطوع اور موصول کی پہچان کا بیان

شعر نمبر ۷۹ اور جان لے تو (مقطوع) کاٹ کر لکھے (اور موصول) ملا کر لکھے اور تا (مؤنث مجرورہ) کو مصحف الامام میں جیسا بتحقیق آیا ہے۔

علامہ موصوف اس باب میں مقطوع اور موصول کی بحث کریں گے کہ قرآن مجید میں کہاں کلمہ ملا کر لکھا ہوا ہے اور کہاں کاٹ کر لکھا ہوا ہے۔ قاری مقری کے لئے مقطوع اور موصول کا جاننا انتہائی ضروری ہے، اس لئے کہ جہاں دو کلمے مصاحف عثمانیہ میں مقطوع یعنی جدا جدا لکھے ہوئے ہیں وہاں اوّل کلمے پہ وقف کرنا جائز ہے بخلاف موصول کے کہ اس کے پہلے کلمہ پہ وقف نہیں کر سکتے کیونکہ وقف کی تعریف یہ ہے، اخیر کلمہ غیر موصول پر سانس توڑ کر ٹھہرنا۔ اور دوسرا وقف کے باب میں یہ قانون ہے کہ وقف تابع رسم الخط کے ہوتا ہے۔ جب قاری کو مقطوع اور موصول کا علم ہو گا تو وقف صحیح طور پر کر سکے گا۔ اور اگر اس کا علم نہیں تو وقف اور وصل میں غلطی کرے گا۔ لہٰذا قاری کے لئے مقطوع اور موصول کا جاننا ضروری ہے۔ آئندہ اشعار میں تفصیل کے ساتھ بحث کریں گے۔ کونسا کلمہ کاٹ کر لکھا ہوا ہے۔ اور کون سا ملا کر لکھا ہوا ہے اور تا تانیث کا جاننا بھی ضروری ہے اور تا تانیث بھی ایک مستقل باب میں بیان کر رہے ہیں۔ ناظم نے مقطوع کو پہلے ذکر کیا ہے اور موصول کو بعد میں اس کی وجہ یہ ہے کہ کلمات کی اصل رسم یہی ہے کہ ان کو مقطوع یعنی کاٹ کر لکھا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر نمبر ۸۰

پس جدا جدا کر دس کلمات میں ان کو (لا) سے ملجأ (توبہ میں ع ۱۴) اور لا الٰہ الا (ھود ۔ ع ۲) الانبیاء ۔ ع ۶ ۔

یہاں سے علامہ موصوف مقطوع اور موصول کا بیان تفصیل سے شروع کر رہے ہیں ۔ قرآن مجید میں دس کلمات ایسے ہیں جن میں اَنْ نَاصِبَہ کو لائے نافیہ سے علیحدہ لکھا ہے ۔ اس شعر میں دو مقام ذکر کئے ہیں ۔ ایک سورت توبہ میں اَنْ لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَیْهِ اور سورہ ہود میں اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ بعض شارحین کے نزدیک لَآ اِلٰهَ اِلَّآ میں سورہ انبیاء والا موقعہ بھی آگیا ہے ۔ اگر اس کو بھی شمار کیا جائے تو گیارہ مواقع بنتے ہیں تو علامہ موصوف نے دس بیان کئے ہیں ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وَلَآ اِلٰهَ میں صرف سُورہ ھود والا ہی موقعہ بیان کیا ہو ، سورہ انبیاء والا بیان نہیں کیا ۔ ممکن ہے کہ علامہ کے نزدیک سورۃ انبیاء والے موقعہ میں قطع اور وصل میں اختلاف ہو اور اس لئے انہوں نے یہی دس بیان کئے ہیں جو کہ مقطوع مُتَّفق علیہ ہیں ۔

www.KitaboSunnat.com

شعر نمبر ۸۱

اور (اَنْ کو) لَاتعبدوا کے ساتھ یٰس (ع ۴) اور دوسرے لَاتعبدوا کے ساتھ سورہ ہود (ع ۳) میں اور لَایشرکن (ممتحنہ ع ۲) کے ساتھ اور لَاتشرک (حج ع ۴) کے ساتھ اور لَا یَدْخُلَنَّهَا (ن ع ۱) کے ساتھ اور اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَی (دخان ع ۱) کے ساتھ ۔

تو اس شعر میں چھ کلمات بیان کئے ہیں جن میں ان کو لا کاٹ کر لکھا ہوا ہے ۔ تیسرا موقعہ سورہ یٰس میں اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اور چوتھا سورہ ھود میں ، دوسری جگہ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ دوسرا اس لئے کہا کہ پہلا موقعہ سُورہ ھود میں موصول ہے ۔ اور پانچواں سورہ ممتحنہ میں اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰهِ ، چھٹا سُورہ حج میں اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْئًا اور ساتواں سورۃ القلم اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا الْیَوْمَ عَلَیْكُمْ مِّسْكِیْنٌ اور آٹھواں سورہ دخان میں اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَی اللّٰهِ ، ان تمام میں اَنْ لَّا سے کاٹ کر لکھا ہوا ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک علامہ صاحب نے آٹھ کلمات کو ذکر کیا ہے۔ دو کلمات کو گذشتہ شعر میں اور چھ کلمات اس شعر میں بیان کئے ہیں۔

شعر نمبر ۸۲ اور اَنْ لَّا یقولوا (اعراف۔ ع ۲۱) اور اَنْ لَّا اقول (اعراف۔ ع ۱۳) میں اور کاٹ کر لکھ، اِنْ کو ما سے (سورہ رعد۔ ع ۶) اور اَمَّا مفتوح اَمْ کو ما سے ملا کر لکھ اور عن کو ما سے۔

اس شعر میں بقیہ دو موقعے بیان کئے ہیں۔ نواں سورۃ اعراف میں اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللهِ اور دسواں اس سورۃ اعراف میں اَنْ لَّا اَقُوْلَ عَلَى اللهِ اِلَّا الْحَقَّ۔ یہاں تک دس مواقع مکمل ہوئے۔ باقی تمام جگہ اَنْ لَا سے موصول لکھا ہوا ہے۔ اور دوسری بات یہ بیان کی ہے کہ ان شرطیہ کو ما مؤکدہ سے سورہ رعد میں کاٹ کر لکھو جیسے وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ اور اس کے علاوہ باقی تمام قرآن میں اِنْ شرطیہ کو مَا سے ملا کر لکھا ہوا ہے۔ آگے انہوں نے کہا ہے، وَالْمَفْتُوْحَ صِلْ سے مراد یہ ہے۔ اَمَّا (جس کا ہمزہ مفتوحہ ہے) اس کو مَا سے ملا کر لکھ، جیسے سورہ انعام میں اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ۔ سورۃ نحل اَمَّا ذَا كُنْتُمْ وغیرہ اور آگے فرماتے ہیں۔ عَنْ کو مَا سے کاٹ کر لکھو۔ اور جو سورۃ اعراف میں ہے۔ عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ باقی تمام جگہ عَنْ کو ما سے ملا کر لکھا ہوا ہے، جیسے عَمَّا يَقُوْلُوْنَ۔ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

شعر نمبر ۸۳ نهوا (اعراف۔ ع ۲۱) کو کاٹ کر لکھو اور (کاٹ کر لکھ) مِنْ کو مَا سے (سورہ روم ع ۴) میں اور سورۃ نساء (ع ۴) میں اور سورۃ منافقین (ع ۲ من ما) اختلاف ثابت ہوا ہے اور کاٹ کر لکھ اَمْ کو من سے اَسَّسَ (سورہ توبہ ع ۱۳ میں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نھوا کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے اور اس کی وضاحت گذشتہ شعر میں کردی گئی ہے۔

اس شعر میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ مِنْ جارّہ کو ما موصولہ سے دو جگہ قرآن مجید میں کاٹ کر لکھا ہوا ہے۔ ایک سورۃ روم میں مِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِنْ شُرَكَآءَ اور دوسرا سورۃ النساء میں فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيٰتِكُمُ اور سورۃ المنافقون میں مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ میں اختلاف ہے بعض مصاحف میں کاٹ کر لکھا ہوا ہے اور بعض میں ملا کر لکھا ہوا ہے اور فرماتے ہیں اَمْ کو مَنْ استفہامیہ سے قرآن مجید میں چار جگہ کاٹ کر لکھا ہوا ہے۔ ایک سورہ توبہ میں اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ۔

بقیہ تین مواقع آئندہ شعر میں آرہے ہیں۔

شعر نمبر ۸۴ :۔ اور (اَمْ کو مَن سے) سُورہ فصّلت (یعنی حٰمٓ سجدہ ۔ ع ۵) میں ۔ (سورۃ نساء ۔ ع ۱۶) اور سورہ ذبح سورہ صٰفّٰت ۔ ع ۱) میں ہے اور کاٹ کر لکھ۔ حیث کو ما سے (سورہ بقرہ ع ۱۷ اور ع ۱۸ میں اور اَنْ لَّمْ مفتوح کو (سورہ بلد میں ہے (کاٹ کر لکھ) کسرہ والے اِنَّ مَا کو۔

اس شعر میں بقیہ مواقع بیان فرما رہے ہیں۔ جہاں جہاں اَمْ کو مَنْ سے کاٹ کر لکھا ہوا ہے۔

دوسرا سورہ فصّلت یعنی سورہ حٰمٓ سجدہ میں اَمْ مَنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا۔

تیسرا سورہ نساء میں اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا۔

چوتھا سورۃ ذبح یعنی سورۃ صٰفّٰت میں اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا۔

ان مذکورہ کے علاوہ باقی تمام جگہ قرآن کریم میں اَمَّنْ کو ملا کر لکھا ہوا ہے۔ جیسے اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وغیرہ اور آگے فرماتے ہیں۔ حَيْثُ کو مَا سے کاٹ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھو اور یہ دو جگہ سورہ بقرہ میں ہیں۔ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ
اور دوسری جگہ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا ۔
اور اس کے بعد فرماتے ہیں أَنْ مصدریہ (مفتوحہ ہمزہ) کو لَمْ جازمہ سے جہاں کہیں بھی آئے اسے کاٹ کر لکھو جیسے ذَالِكَ أَنْ لَمْ يَكُنْ رَبُّكَ اور أَنْ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ وغیرہ۔ ان کو ما موصولہ سے کاٹ کر لکھو۔ جیسے سورۃ انعام میں۔ إِنَّ مَا تُوعَدُونَ ۔ اور یہ آئندہ شعر میں بیان کیا ہے۔

شعر نمبر ۸۵ (سورۃ انعام۔ ع ۱۶) میں کاٹ کر لکھ (اور فتح والے) أَنَّ مَا کو يَدْعُونَ کے ساتھ دونوں جگہ (الحج، ع ۸ و لقمن۔ ع ۳) میں اور سورۃ الانفال أَنَّ مَا غَنِمْتُم ع ۵ اور سورہ نحل إِنَّ مَا عِنْدَ اللهِ۔ ع ۱۳ والے (دونوں میں) اختلاف واقع ہوا ہے۔

اس شعر میں جو الانعام کہا ہے اس کا تعلق گزشتہ شعر سے ہے اور اس کی وضاحت کر دی گئی ہے اور إِنَّمَا عِنْدَ اللهِ جو سورہ نحل میں ہے اس میں اختلاف ہے بعض مصاحف میں ملا کر لکھا ہوا ہے اور بعض میں کاٹ کر لکھا ہوا ہے اور أَنَّ مَا يَدْعُونَ جو ہمزہ مفتوحہ کے ساتھ دونوں جگہ سورۃ الحج اور سورۃ لقمان میں کاٹ کر لکھا ہوا ہے۔ سورۃ حج میں وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ اور سورۃ انفال والے وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم میں اختلاف ہوا ہے۔ یہاں جو علامہ نے بیان کیا ہے وَخُلْفُ الْأَنْفَالِ وَنَحْلٍ وَقَعَا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سورہ نحل میں إِنَّمَا عِنْدَ اللهِ میں اختلاف ہے۔ اور سورۃ انفال میں وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم اختلاف واقع ہوا ہے۔ بعض نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملا کر لکھا ہے۔ اور بعض نے کاٹ کر لکھا ہے۔ باقی تمام جگہ ملا کر لکھا ہوا ہے۔ جیسے فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ۔ اور اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ۔

شعر نمبر ۸۶: ما ورا کاٹ کر لکھ) کلّ کو ما سے سالتموہ (ابراہیم ع ۵) کو، اور اختلاف کیا گیا ہے۔ کُلَّ مَا رُدُّوْا۔ (النسآء ع ۱۲ میں) اسی طرح (خلف ہوا ہے) قُلْ بِئْسَ مَا (سورۃ بقرہ: ع ۱۱) میں اور وصل بیان کرے

اس شعر میں یہ بیان کیا ہے کہ کُلِّ مَا سے کاٹ کر لکھا گیا ہے۔ سورۃ ابراہیم میں مِنْ کُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ۔ اور سورۃ نسآء میں كُلَّ مَا رُدُّوْا اِلَى الْفِتْنَةِ۔ اور سورۃ اعراف میں كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ اور سورہ مؤمنون میں كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً اور سُوْرَۃ ملک میں كُلَّمَا اُلْقِيَ میں اختلاف ہے۔

اخیر والے تین کا اختلاف ناظم موصوف کی عبارت سے نہیں سمجھا جا رہا۔ اس لئے کہ عبارت ان کے بیان سے قاصر ہے۔

بہر حال مذکورہ پانچ مواقع کے علاوہ ہر جگہ كُلَّمَا بالاتفاق موصول ہے۔ جیسے اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ كُلَّمَا اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ وغیرہ۔ آگے فرماتے ہیں۔ بِئْسَ کو مَا سے سورۃ البقرہ میں اختلاف بیان کیا گیا ہے۔

قُلْ بِئْسَ مَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ بعض مصاحف میں ملا کر لکھا ہوا ہے اور بعض میں کاٹ کر لکھا ہوا ہے۔ اور سورۃ بقرہ میں بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ، اور سورہ اعراف میں بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْ بَعْدِيْ بالاتفاق ملا کر لکھا ہوا ہے۔

اور جو لام کے ساتھ ہے وہ ہر جگہ بالاتفاق کاٹ کر لکھا ہوا ہے۔ جیسے لَبِئْسَ مَا كَانُوْا

www.KitaboSunnat.com

يَعْمَلُوْنَ ۔ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ وغیرہ۔

شعر نمبر ۸۷ :۔ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ (سورہ اعراف ع ۱۸) میں اور بِئْسَمَا اشْتَرَوْا (سورہ البقرہ ع ۱۱) کے ساتھ اور اَفَضْتُمْ (سورہ نور ۔ ع ۲) کے ساتھ اور اشْتَهَتْ (انبیاء ع ۷) کے ساتھ اور یبلوا کے ساتھ دونوں جگہ (لیبلوکم فی ما (سورہ مائدہ ع ۷ اور سورہ انعام ع ۲۰)

بِئْسَمَا خلفتمونی اور بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ کی تشریح گذشتہ شعر میں گذر چکی ہے۔ اور آگے فرماتے ہیں۔ فی کو ما سے کاٹ کر لکھو اور یہ دس جگہ با لخلف اور ایک جگہ بلا خلف لیکن ناظمؒ کی عبارت سے خُلف مفہوم نہیں ہوتا کیونکہ خلف کو بصراحت اور نہ ہی باشارت ذکر کیا ہے۔
مختلف فیہ مواقع سورہ انعام میں قُلْ لَا اَجِدُ فِيْ مَا اُوْحِيَ سورہ نور میں فِيْ مَا اَفَضْتُمْ فِيْهِ ۔ سورہ الانبیاء میں فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ سورہ المائدہ میں وَلٰكِنْ لِيَبْلُوَكُمْ فِيْمَا اٰتَاكُمْ سورہ انعام کا آخری لِيَبْلُوَكُمْ فِيْمَا اٰتَاكُمْ يَبْلُوَ مَعًا ان دونوں میں سے اشارہ کیا گیا ہے بقیہ مواضع اگلے شعر میں بیان فرما رہے ہیں۔

شعر نمبر ۸۸ (اور کاٹ کر لکھ فی کو ما سے) دوسرے فعلن (سورہ بقرہ ع ۳۱) کے ساتھ اور سورہ واقعہ میں (فی کو مالا تعلمون ع ۲) (اور سورہ روم ع ۴) میں اور سورہ تنزیل (زمر) کے دونوں فی ما (یعنی ع ۱ ۔ ع ۵ اور سورت شعراء ع ۸) میں بھی (مقطوع ہے) اور ان کے ماسوا موصول لکھ۔

بقیہ مواضع اس شعر میں بیان فرما رہے ہیں۔ سورہ بقرہ کا دوسرا فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۔ سورہ واقعہ میں وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ سورہ روم میں مِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ اور سورہ زمر کے دونوں يَحْكُمُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اور اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ان دونوں کی طرف ناظم نے اشارہ کیا ہے كِلاَ تَنْزِيْل کہہ کر اور تنزیل سے مراد سورہ زمر ہے اور وہ کلمہ جو مُتَّفَق عَلَيْهِ مقطوع ہے وہ سُورہ شعراء میں ہے۔ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ان کے علاوہ باقی تمام جگہ فی کو ما سے ملا کر لکھا گیا ہے جیسے سورہ بقرہ میں پہلی جگہ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

شعر ۸۹ فَاَيْنَمَا (سُورہ البقرہ: ع ۱۴) کو مثل سُورہ نحل کے ع ۱۰ موصول لکھ اور بالخلف بیان کیا گیا ہے (سورۃ الشعراء ع ۵) سورۃ الاحزاب ع ۸ اور سورۃ النّساء ع ۱۱) میں۔

اس شعر میں بیان کیا ہے کہ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ سُورۃ البقرہ میں اور اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ سورہ نحل میں اَيْنَمَا ملا کر لکھا ہوا ہے اور آگے یہ فرماتے ہیں سُورۃ الشعراء، سورۃ الاحزاب سُورۃ النّساء اَيْنَ مَا میں خلف ہے۔ سُورۃ شعراء میں اَيْنَ مَا كُنْتُمْ اور سورۃ احزاب میں اَيْنَ مَا ثُقِفُوْا سورۃ النساء میں اَيْنَ مَا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ۔ ان مذکورہ مواقعہ کے علاوہ باقی تمام جگہ کاٹ کر لکھا گیا ہے جیسے اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ وغیرہ۔

شعر ۹۰ اور موصول لکھ فَاِلَّمْ کو سُورہ ھود (ع ۲) میں اور اَلَّنْ نَّجْعَلَ سورہ کہف والے کو اَلَّنْ نَّجْمَعَ (سورہ قیامہ والے ع ۱) کو اور لِكَيْلَا تَحْزَنُوْا (سورہ آل عمران ۱۶) اور لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى (سورۃ الحدید ع ۳) کو

یہاں فرماتے ہیں ان شرطیہ کو لم کے ساتھ سورہ ھود میں ملا کر لکھو جیسے فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اس کے علاوہ باقی تمام جگہ ان کو لم سے کاٹ کر لکھا گیا ہے۔ جیسے فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا اور فَاِنْ لَّمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَسْتَجِيبُوْلَكَ - آگے بیان فرماتے ہیں کہ ان مصدریہ کو لَنْ نَاصِبَہ سے ملا کر لکھا گیا ہے۔ سورہ کہف میں اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا اور سورہ قیامہ میں اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ اور ان کے علاوہ باقی ہر جگہ ان کو لَنْ سے کاٹ کر لکھا ہے جیسے اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ اور اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ وغیرہ آگے فرماتے ہیں، کَیْ کو لَا سے چار جگہ ملا کر لکھا گیا ہے۔ دو اس شعر میں بیان کئے ہیں اور دو آئندہ شعر میں بیان کریں گے۔

(۱) سورہ آل عمران لِكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ

(۲) سورہ الحدید لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ

شعر ۹۱ : اور سورۃ الحج میں لکیلا یعلم رکوع ۱ اور علیک حرج (سورۃ الاحزاب ع ۶) میں اور علماء رسم کا قطع (ثابت) ہے - عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ (سورۃ النور، ع ۶) میں اور عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى (سورۃ النجم، ع ۲) میں اور يَوْمَ هُمْ (سورۃ المؤمن میں ع ۲) (سورہ ذاریات ع ۱) میں۔

دو گزشتہ شعر میں اور اس شعر میں ناظم موصوف باقی دو مواقع بیان فرما رہے ہیں۔ پہلا سورہ حج میں، لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا۔ دوسرا سورہ احزاب کا لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ۔ ان کے علاوہ باقی ہر جگہ بالاتفاق کاٹ کر لکھا گیا ہے۔ جیسے کَیْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً وغیرہ آگے فرماتے ہیں۔ عَنْ کو مَنْ موصولہ سے کاٹ کر لکھنے پر علماء رسم کا دو جگہ پر اتفاق ہے۔

(۱) سورۃ النور : وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ

(۲) سورۃ النجم : عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا ۔

ان کے علاوہ ہر جگہ ملا کر لکھا گیا ہے :-

آگے فرماتے ہیں۔ يَوْمَ کو هُمْ سے کاٹ کر لکھو اور یہ کاٹ کر لکھنا تمام مصاحف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں متفق علیہ ہے۔ صرف دو جگہ ہے۔ سورہ غافر یوم ھم بارزون اور سورہ ذریت میں یوم ھم علی النار یفتنون ان دونوں جگہ میں ھم ضمیر مرفوع ہے۔ انفصال کا تقاضہ رکھتی ہے۔ مجرور بالاتفاق ملا کر لکھی ہوئی ہے۔ جیسے یومھم الذی یوعدون۔ اور اسی طرح حتی یلاقوا یومھم الذی فیہ یصعقون ان مواضع میں ھم ضمیر مجرور ہے۔ مضاف الیہ ہونے کی بنا پر ملا کر لکھی گئی ہے۔

شعر ۹۲ : اور مقطوع لکھنا ثابت ہے) مال ھذا (سورہ کہف ع ۶) اور سورہ فرقان میں اور فمال الذین (سورہ المعارج ع ۲) ہیں اور فمال ھؤلاء (سورۃ النساء ع ۱۱) میں اور ولات حین (سورہ صاد ع ۱) کو مصحف امام میں موصول لکھا اور یہ موصول لکھنا ضعف کی طرف منسوب کیا گیا ہے)

اس شعر میں موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ مصاحف عثمانیہ میں لام جارہ اپنے مجرور سے چار جگہ کاٹ کر لکھا ہوا ہے۔

(۱) سورۃ الکہف : مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ اور اسی طرح

(۲) سورۃ فرقان میں وَقَالُوا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ

(۳) سورۃ المعارج میں فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔

(۴) سورۃ النساء فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ باقی تمام مواقع میں حرفِ جر اپنے مجرور سے ملا کر لکھا ہوا ہے جیسے فَمَالَكُمْ مَالَكَ لَا تَاْمَنَّا وغیرہ

اور آگے فرماتے ہیں وَلَاتَ حِيْنَ فِي الامام صل

ابو عبیدہ قاسم بن سلام نے فرمایا ہے مصحف امام میں یعنی حضرت عثمان غنیؓ کا جو مصحف تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں وَلَاتَ میں تا کے شوشہ کو حِیْنَ کے ساتھ ملا کر لکھا گیا ہے۔ باقی تمام مصاحف میں تا حِیْنَ سے الگ لکھی گئی ہے اور وہ گویا اس کے ماقبل لَا کے ساتھ حکماً متصل ہے اور یہی صحیح ہے کہ یہ تا، لا سے متصل ہے۔ یعنی لَاتَ ایک کلمہ ہے اور حِیْنَ دوسرا کلمہ ہے۔ اور مصحف امام میں جو ملا کر لکھا ہے اس رسم کو ضعف کی طرف منسوب کیا ہے اس کی تفصیل ہماری دوسری شرح میں دیکھیں۔ (الاقوال الفکریۃ فی شرح المقدمۃ الجزریۃ)

شعر ۹۳ : اور کالوھم اور اَوْ وَّزَنُوْھُمْ کو (سورۃ المطففین) میں موصول لکھ۔ (یعنی دونوں جگہ واؤ کے بعد الف فاصل کے بغیر لکھو) ایسے ہی ال اور ھا اور یا کو ان کے مدخولوں سے جدا نہ کر۔

اس شعر میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سورۃ المطففین میں جو کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ ہیں۔ ان میں کَالُوْ اور اَوْ وَّزَنُوْ میں ضمیر ھُمْ کے ساتھ حکماً ملا کر لکھا گیا ہے یعنی ——— علماء رسم نے ان دونوں کے بعد واؤ کے ساتھ الف جمع نہیں لکھا۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ واؤ غیر منفصلہ ہے۔ اور ضمیر ھم کے ساتھ موصول ہے بخلاف وَاِذَا مَا غَضِبُوْا ھُمْ یَغْفِرُوْنَ (شوریٰ) کے کہ یہاں واؤ کے بعد الف لکھا ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقطوع ہے موصول نہیں ہے۔ پس یہاں غَضِبُوْا پر وقف کرنا درست ہے اور اَوْ وَّزَنُوْھُمْ وکالوھم پر بلا ھم کے وقف کرنا مذہب مختار کی بنا پر صحیح نہیں ہے اور یہی حکم رزقنا ھم واعطینالٗ و انزلناہ وانلزمکموھا واورثتموھا وامثال ذلك کا ہے۔ اور آگے فرماتے ہیں لام تعریف اور ھا تنبیہ اور یا نداء۔ ان تینوں کو ان کے مدخولوں سے الگ نہیں لکھا جائے گا بلکہ جن کے اوپر یہ داخل ہوں گے ان کے ساتھ ملا کر لکھا جائے گا۔ جیسے اَلْحَقُّ۔ اَلْاَرْضُ۔ یٰعِیْسٰی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يٰنُوحُ ۔ يٰدَاوُدُ ۔ هٰاَنْتُمْ هٰؤُلَآءِ ۔

لام تعریف اور ھا تنبیہ اور حرف ندا پر وقف کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ مابعد سے قرأۃً اور رسماً موصول ہیں ۔ ان کا جدا کرنا جائز نہیں ۔

باب هَاءِ التَّانِيث الَّتِيْ رُسِمَتْ تَآءً

تانیث کی اس ھا کا بیان جو لمبی تا کی شکل میں لکھی جاتی ہے !

شعر ۹۴ :۔ اور لفظ رحمت کو علماء رسم نے (سورہ زخرف ع ۳) اور (سورہ الاعراف ع ۷) اور سورۃ ہود ، ع ۷ اور سورہ روم ، ع ۵ میں اور کاف یعنی (مریم ع ۱) (سورۃ البقرہ ع ۲۷) میں دراز تا کے ساتھ لکھا ہے ۔

علامہ صاحب اس باب میں تا تانیث کی رسم کو تفصیل سے بیان فرما رہے ہیں ۔ جس طرح مقطوع اور موصول کا جاننا ضروری ہے اسی طرح تا تانیث کا جاننا بھی ضروری ہے کہ کہاں ممدودہ ہے اور کہاں تا مجرورہ ہے ۔ ناظم نے یہاں تا مجرورہ کو بیان کیا ہے ۔ ان کے علاوہ باقی سب تا مدورہ ہیں ۔ قرآن کریم میں تا مجرورہ کم ہیں اور تا مدورہ زیادہ ہیں ۔ اور تا مدورہ پر تمام قرأ وقف بالابدال کرتے ہیں اور تا مجرورہ پر ابن کثیرؒ ابوعمرو بصری اور الکسائی ھا کے ساتھ وقف کرتے ہیں باقی قرأ تا کے ساتھ وقف کرتے ہیں ۔ ہاں مگر جہاں مفرد و جمع میں اختلاف ہو وہاں ابن کثیرؒ ۔ ابوعمرو اور الکسائی بھی دوسرے قرا کی طرح تا کے ساتھ وقف کرتے ہیں ۔ تا مجرورہ پر تا کے ساتھ وقف کرنا یہ لغت طے ہے اور وقف با لھا کرنا یہ لغت قریش ہے ۔

اس شعر میں لفظ رحمت کو اہل رسم نے سات جگہ لمبی تا کے ساتھ لکھا ہے دو جگہ سورہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زخرف اَھُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّکَ ۔ اور وَرَحْمَتُ رَبِّکَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ۔ ناظم کے عموم اطلاق اور اضافت جنسیہ سے سمجھا گیا ہے۔ تیسرا سورہ اعراف میں اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۔
چوتھا سورۃ روم۔ فَانْظُرْ اِلٰٓی اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰہِ اور پانچواں سورہ ہود میں وَرَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ چھٹے سورۃ مریم میں کہ جس کی طرف کاف سے اشارہ کیا ہے ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدَہٗ زَکَرِیَّا اور ساتواں سورہ بقرہ میں اُولٰٓئِکَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰہِ ۔ ان کے علاوہ باقی تمام جگہ تا مدورہ کے ساتھ لکھا گیا ہے جیسے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ میں گول تا کے ساتھ آیا ہے۔

شعر ۹۵ اور لفظ نعمت اس سورہ بقرہ ع ۲۹ میں اور تین لفظ نعمت سورہ نحل (ع ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۵) میں اور دو سورہ ابراہیم (ع ۵) میں اس حال میں یہ کہ (بقرہ و نحل و ابراہیم) کے آخری کلمات ہیں۔ اور سورہ عقود (یعنی المائدہ) میں دوسرا (لفظ نعمت) جو ھَمَّ کے ساتھ آیا ہے۔

اس شعر میں ناظم نے یہ بیان کیا ہے کہ لفظ نعمت لمبی تا کے ساتھ گیارہ جگہ لکھا گیا ہے اور اس کی تفصیل یہ ہے۔ ایک سورہ بقرہ میں وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ علیکم ۔ تین سورہ نحل کے اخیر والے (۲) وَبِنِعْمَتِ اللّٰہِ ھُمْ یَکْفُرُوْنَ (۳) یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰہِ (۴) واشکروا نعمت اللہ۔ پانچواں اور چھٹا یعنی دوسرا ابراہیم کے آخر میں ایک (۵) بدلوا نعمت اللہ کفرا (۶) وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا بخلاف اوائل نحل و اول ابراہیم کے کہ اس میں لفظ رحمت گول تا کے ساتھ لکھا ہوا ہے جیسے اوّل نحل میں وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا اور اول ابراہیم میں اذکروا نعمۃ اللہ علیکم ۔ ساتواں لفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعمت جو لا بنی تا کے ساتھ موسوم ہے ۔ سورہ مائدہ کا دوسرا جو ھمّ کے ساتھ واقع ہے یعنی اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ ھمّ قوم باقی آیندہ اشعار میں آ رہے ہیں ۔

شعر ۹۶ :۔ اور سورہ لقمان (ع ۴) میں سورہ فاطر (ع ۱) کا مانند سورہ طور (ع ۳) کے ہے ۔ اور سورہ آل عمران (ع ۱۱) میں بھی (لفظ نعمت لمبی تا کے ساتھ ہے) اور لفظ لعنت اسی سورہ آل عمران (ع ۶) اور سورہ النور (ع ۱) یعنی لمبی تا کے ساتھ ہے ۔

اور آٹھواں سورہ لقمان میں فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ ۔ نواں، سورہ فاطر میں وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۔ دسواں، سورہ طور میں فما انت بنعمت ربّك بكاهن ولا مجنون ۔ گیارہواں، سورہ آل عمران ۔ واذكروا نعمت الله عليكم اذ كنتم اعداء ۔ ان گیارہ مواقع کے علاوہ باقی تمام جگہ لفظ نعمت گول تا کے ساتھ لکھا گیا ہے ۔ اور آگے فرماتے ہیں ۔ لفظ لعنت دو جگہ لمبی تا کے ساتھ لکھا گیا ہے ۔ ایک سورہ آل عمران میں اور ایک سورہ نور میں ۔ سورہ آل عمران میں فنجعل لعنت الله على الكاذبين ۔ سورہ نور میں والخامسة ان لعنت الله عليكم ۔ باقی تمام جگہ گول تاء کے ساتھ ہے ۔

شعر ۹۷ :۔ اور امرأت (سورہ یوسف ۔ ع ۴ ۔ ۷) اور سورہ آل عمران (ع ۴) سورہ قصص (ع ۱) اور سورہ تحریم (ع ۲) میں تاء مطولہ کے ساتھ ہے ۔ اور لفظ معصیت لمبی تا کے ساتھ دونوں جگہ (تا مطولہ کے ساتھ) قد سمع (یعنی سورہ مجادلہ ع ۲) کے ساتھ خاص کیا جاتا ہے ۔

اس شعر میں لفظ امرأت لمبی تا کے ساتھ جہاں جہاں آ رہے ہیں وہ تفصیل کے ساتھ بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کررہے ہیں۔ سُورۂ یوسف میں امرأت العزیز اور وقالت امرأت العزیز الٰئن ۔سورہ آل عمران وقالت امرأت عمران اور سُورہ قصص میں وقالت امرأت فرعون ۔اور تین جگہ سُورہ تحریم میں امرأت نوح ۔ وامرأت لوط ۔ وامرأت فرعون ۔

نوٹ :۔ لفظ امرأت کے بارے میں یہ قانون ہے ۔اگر وہ اپنے زوج کی طرف مضاف ہوگا تو وہاں لمبی تا کے ساتھ لکھا جائے گا اور اس کے علاوہ باقی جگہ گول تا کے ساتھ ہے ۔جیسے امرأۃ خافت اور آگے فرماتے ہیں لفظ معصیت لمبی تا کے ساتھ سُورہ قد سمع اللہ کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے یعنی سُورہ مجادلہ کے ساتھ خاص کیا گیا ہے ۔جیسے ومَعْصِيَتِ الرسول وتناجوا۔

شعر ۹۸ :۔ اور لفظ شجرت (دخان ۔ ع ۳) کا اور لفظ سنّت ۔ فاطر (ع ۵) کا ہر موقعہ (جو سورہ فاطر میں تین جگہ آیا ہے) اور انفال (ع ۵) کا اور سُورہ غافر (یعنی مومن ۔ ع ۹) کا آخر والا ۔ یہ سب تا مطولہ کے ساتھ علماء رسم نے لکھے ہیں ۔

لفظ شجرت صرف سُورہ دخان میں لمبی تا کے ساتھ آیا ہے ۔جیسے اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ باقی تمام جگہ تا مدوّرہ کے ساتھ ہے ۔جیسے انّھا شَجَرَۃٌ تَخْرُجُ ۔لفظ سنّت سورہ فاطر میں تین جگہ لمبی تا کے ساتھ آیا ہے ۔ایک الّا سُنّتَ الاوّلین ۔ دوسرا فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا ۔ تیسرا وَلَنْ تجد لسنّت اللہ تحویلا ۔ ناظم کے قول کلاّ سے انہیں تینوں کی طرف اشارہ ہے ۔

اور سورہ انفال میں فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الاولین اور سورہ غافر یعنی سورہ مومن کا آخری سنّت اللہ الّتی قد خلت فی عبادہ ۔ تا مجرورہ کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر ۹۹ :۔ اور لفظ قُرَّتُ عَيْنٍ (سورہ قصص ۔ ع ۱) اور لفظ جنّت ۔ سورہ واقعہ (ع ۳) اور لفظ فطرت (سورہ روم ۔ ع ۴) اور لفظ بقیّت (سورہ ہود ۔ ع ۸) اور لفظ ابنت (سورہ تحریم ۔ ع ۲) اور کلمت ....

اور لفظ قُرَّت سورہ قصص میں لمبی تا کے ساتھ لکھا ہے ۔ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّي وَ لَكَ اور لفظ جنّت سورہ واقعہ میں لمبی تا کے لکھا گیا ہے جنّت نعيم ۔ اور لفظ فطرت سورہ روم میں لمبی تا کے ساتھ آیا ہے ۔ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ اور بقیت سورہ ہود میں لمبی تا کے ساتھ ہے ۔ بقيت الله خير لكم اور لفظ ابنت سورہ تحریم میں بھی تا مجرورہ کے ساتھ و مريم ابْنَتَ عمران الّتي ۔ یہ سب مذکورہ کلمات تا مجرورہ کے ساتھ ہیں ان کے علاوہ باقی سب تا مدوّرہ کے ساتھ ہیں ۔ اور لفظ کلمت سورۃ الاعراف کے درمیان میں ہے ۔ وہ بھی لمبی تا کے ساتھ ہے ۔ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى اعراف کا درمیان وہ اگلے شعر میں فرما رہے ہیں ۔ اَوْسَطَ الْاَعْرَافِ

شعر ۱۰۰ :۔ اعراف کے درمیان میں (ع ۱۶) اور وہ تمام کلمات تانیث کہ جمع اور مفرد میں اختلاف کیا گیا ہے وہ (مصاحف عثمانیہ) میں تا مطولہ یعنی دراز تا ساتھ پہنچایا گیا ہے ۔

اوسط الاعراف کا تعلّق گزشتہ شعر کے ساتھ ہے اور اس کی وضاحت سابقہ شعر میں کر دی گئی ہے ۔ اس شعر میں ایک کلیہ قانون بیان کیا گیا ہے کہ ہر وہ کلمہ جس میں تاءِ تانیث ہے اور اس میں واحد اور جمع پڑھنے کا قراءً میں اختلاف ہے تو وہ لمبی تا ر کے ساتھ ہی لکھا جائے گا اس قسم کے کلمات بارہ جگہ قرآن مجید میں ہیں ۔ ایک سورہ انعام میں وتمّت كلمت ربّك صدقًا و عدلًا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرا سورہ یونس کا پہلا وکذالك حقت کلمت ربك اور تیسرا اسی سورہ یونس کا دوسری جگہ ان الذین حقت علیھم کلمت ربك اور چوتھا سورہ مومن میں وکذلك حقت کلمت ربك اور پانچواں سورہ یوسف میں ایٰت للسآئلین چھٹا ساتواں اسی سورہ یوسف میں، وَاَلْقُوْہُ فِی غَیٰبٰتِ الْجُبِّ اور اَن یَّجْعَلُوْہُ فِیْ غَیٰبٰتِ الْجُبِّ آٹھواں سورۃ العنکبوت میں وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْہِ اٰیٰت من ربہ ۔ نواں سورہ سبا میں وھم فی الغرفٰت اٰمنون ۔ دسواں سورہ فاطر میں فھم علی بیّنٰتٍ منہ ۔ گیارہواں سورہ فصلت میں، من ثمرٰت من اکمامھا ۔ بارہواں، سورہ مرسلات میں کأنہ جملٰت صفر ۔ قراء کا واحد و جمع کا اختلاف اختصار کے پیش نظر نہیں بیان کیا گیا۔

بابُ ھَمْزِ الْوَصْلِ : ہمزہ وصلی کا بیان

شعر ۱۰۱ : اور ابتدا کر ہمزہ وصل مضمومہ کے ساتھ فعل سے اگر ہو فعل کا تیسرا حرف مضموم (یعنی تیسرے حرف کا ضمہ اصلی ہے۔

اس باب میں ہمزہ کے قاعدے بیان کر رہے ہیں۔ ہمزہ کی دو قسمیں ہیں ہمزہ وصلی ۔ ہمزہ قطعی۔

ہمزہ قطعی وہ ہوتا ہے جو ہر حال میں پڑھا جائے کسی حال میں بھی حذف نہ ہو۔ جیسے اَنْزَلَ اَحْسَنَ، اَکْرَمَ ۔ اَوْ اِلَّا اَذْھَبُ اِبْرَاھِیْمَ اِسْمَاعِیْلَ اِسْحٰقَ ۔ سَاُنْزِلُ اِنْ اَنَّ وغیرہ۔

ہمزہ وصلی وہ ہوتا ہے جو ابتدا میں تو پڑھا جائے مگر درمیان کلام میں حذف ہو جائے جیسے اَلْحَمْدُ اِذْھَبْ اِرْجِعْ اِمْشُوْا اُقْتُلُوْا اُعْبُدُوْا وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاری کو وقف کرنے کے بعد ابتداء یا اعادہ کی ضرورت ہوتی ہے جس جگہ سے ابتداء یا اعادہ کیا جائے اگر وہاں حرف متحرک ہے تو کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ اگر وہاں حرف ساکن ہے تو ساکن سے ابتداء محال ہے اس وقت وہاں ہمزہ وصلی کی ضرورت پڑے گی۔ اسی لئے ہمزہ وصلی کے اعراب کے قواعد کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے ناظم اس باب میں ہمزہ وصلی کے قواعد بیان فرما رہے ہیں۔

عربی میں ہمزہ وصلی زیادہ استعمال ہوا ہے تو یہاں ناظم پر اعتراض ہوتا ہے۔ کتاب مختصر ہے تو اس چیز کو کیوں بیان کیا جو زیادہ استعمال ہوئی ہے اس کو بیان کرنا چاہیئے تھا جو قلیل ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عربیت میں ہمزہ وصلی زیادہ استعمال ہوا ہے۔ اور ہمزہ قطعی کم۔ لیکن ہمزہ قطعی کے قواعد زیادہ ہیں۔ ہمزہ وصلی کے مقابلہ میں اس لئے یہاں ہمزہ وصلی کے قواعد بیان کئے جا رہے ہیں۔

تو پہلے شعر میں ناظم نے یہ ضابطہ بیان کیا ہے کہ اگر فعل کے تیسرے حرف پر ضمہ اصلی ہو، تو شروع میں ہمزہ وصلی مضموم ہوگا، جیسے اُعْبُدُوا اُقْتُلُوا اُنْظُرُوا۔ اُنْصُرُوا وغیرہ یہاں تیسرے حرف سے مُراد فعل میں ہمزہ سمیت تیسرا حرف ہوگا۔

جیسے اُقْتُلُوا میں تا : اُعْبُدُوا میں با وغیرہ۔

یہاں ہمزہ وصلی کو ضمہ جو دیا جاتا ہے وہ تیسرے حرف کی مناسبت کی وجہ سے ہے، اگر تیسرے حرف پر ضمہ عارضی ہوگا تو شروع میں ہمزہ وصلی مکسور ہوگا۔ جیسے اِمْشُوا اِقْضُوا اِیْتُوا وغیرہ وغیرہ کہ اصل اِمْشِیُوا۔ اِقْضِیُوا۔ اِیْتِیُوا صرفیوں کے نزدیک یا پر ضمہ ثقیل ہوتا ہے۔ تو ثقیل کی بنا پر ماقبل کو دیا گیا۔ بعد اس کی حرکت دُور کرنے کے تو یہاں اجتماع ساکنین ہوگیا۔ یا اور واؤ کے درمیان یا کو حذف کیا گیا۔

شعر ۱۰۲

اور کسرہ دے ہمزہ وصل کو (تیسرے حرف کے) کسرہ اور فتحہ کی حالت میں اور اسماء (مصادر) میں سوائے (ہمزہ) لام تعریف کے اس کا کسرہ ہوتا ہے۔ اور۔ . . . . .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شعر میں ناظم یہ بیان کر رہے ہیں، کہ فعل کے تیسرے حرف پر اگر فتحہ ہو یا کسرہ ہو تو شروع میں ہمزہ وصلی مکسور ہو گا جیسے اِرْجِعْ ۔ اِذْهَبْ ۔ اِضْرِبْ ۔ اِفْتَحْ اِعْلَمْ وغیرہ۔

تیسرے حرف پر کسرہ کی صورت میں شروع میں ہمزہ کو کسرہ دیا جاتا ہے۔ وہ تیسرے حرف کی مناسبت کی وجہ سے ہے۔ فتحہ کی صورت میں ہمزہ وصلی کو کسرہ اس لئے دیا جاتا ہے کہ اس کو مکسور پر محمول کر لیا گیا ہے۔ جیسا کہ تثنیہ اور جمع کے اعراب کو حالتِ نصبی میں جرّی کے تابع کر دیتے ہیں۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر ہمزہ وصلی کو فتحہ دیا جائے تو اس کا التباس مضارع واحد متکلّم کے صیغوں کے ساتھ آئے گا اور اگر ضمّہ دیا جائے تو مضارع مجہول کے ساتھ التباس ہو گا اور مضارع واحد متکلّم معروف اور مجہول دونوں صورتوں میں اس کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔ اس لئے فتحہ کی صورت میں کسرہ ہی دیا جاتا ہے۔ اور آگے فرماتے ہیں کہ وہ اسماء جو لام تعریف کے بغیر ہیں۔ ان کا ہمزہ وصلی مکسور ہو گا یاد رہے کہ لام تعریف حرف ہے اور اس کا ہمزہ وصلی مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے اَلْحَمْدُ ۔ اَلْقَمَرُ لیکن لام تعریف نحویوں کے نزدیک اسم کی علامت ہوتا ہے جس پر لام تعریف داخل ہو گا وہ اسم ہو گا اور اس کا ہمزہ وصلی مکسور نہیں بلکہ ہمزہ وصلی مفتوح ہو گا۔

اسماء کی دو قسمیں ہیں۔

اسماء مصادر ۔ اسماء غیر مصادر

تو باب افعال کے علاوہ باقی فعلوں کے مصدر کا ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے۔ انتقام ۔ افتراء ۔ ابتغاء وغیرہ۔

اور اسماء غیر مصادر عربیّت میں دس استعمال ہوئے ہیں اور قرآن مجید میں سات استعمال ہوئے ہیں جن کو ناظم آئندہ شعر میں بیان کر رہے ہیں۔

شعر ۱۰۳ :۔ اِبْنٌ میں ساتھ اِبْنَتٌ اور اَمْرِئٌ اور اِثْنَیْنِ اور امراۃ اور اسم کے ساتھ ہی (ثنتین (ان اسماء غیر مصادر) میں بھی ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شعر میں ناظم نے اسمائے غیر مصادر جو قرآن میں استعمال ہوئے ہیں وہ بیان کئے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

اِبْنٌ - اِبْنَتٌ - اِمْرُءٌ - اِمْرَأَتٌ - اِسْمٌ - اِثْنَانِ اِثْنَتَانِ ان کی امثلہ درج ذیل ہیں۔

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ، وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ، اِبْنَتَيَّ هَاتَيْنِ - كُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ - اِنِ امْرُؤٌ - اِمْرَأَتَ نُوْحٍ وَّامْرَأَتَ لُوْطٍ: مِنْ بَعْدِيْ اسْمُهُ اَحْمَدُ - فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ - وغیرہ۔

اگر ان سے ابتداء کی جائے تو ہمزہ وصلی مکسور سے کی جائے گی باقی جو تین اسماء قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوئے - وہ یہ ہیں:- اِبْنَمٌ - اَيْمُنٌ - اِسْتٌ

باب الروم والاشمام

وقف روم اور اشمام کے بیان میں

شعر ۱۰۴ : اور اجتناب کر وقف کرنے سے پوری حرکت کے ساتھ مگر جب تو روم کرے، تو حرکت کا تہائی حصّہ (ادا کر) .....

یہاں ناظم موصوف وقف کی باعتبار کیفیّت کے اقسام بیان فرما رہے ہیں۔ پہلے مصرع میں وقف بالاسکان بیان کیا ہے۔

وقف کے لغوی معنٰی ٹھہرنے کے ہیں۔ قرّاء کے نزدیک وقف کی تعریف قطع الصوت مع النفس واسكان المتحرك ان كان متحركًا ۔ یعنی آواز اور سانس دونوں کو منقطع کرنا اور متحرک حرف کو ساکن کرنا اگر وہ متحرک ہو۔ جیسے يَعْلَمُوْنَ سے يَعْلَمُوْنْ اور یہ وقف ضمّہ۔ فتحہ کسرہ تینوں حرکتوں پر ہوتا ہے اور وقوف میں وقف بالاسکان اصل ہے۔ کیونکہ وقف سے استراحت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصود ہوتی ہے اور وہ استراحت پوری طرح اسکان ہی سے حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ حرکت کا کوئی حصہ نہ تو زبان سے ادا ہوتا ہے۔ اور نہ ہی حرکت کی طرف ہونٹوں سے اشارہ کیا جاتا ہے وقف ابتداء کا مقابل ہے اور یہ تقابل صحیح طور پر وقف بالاسکان ہی سے حاصل ہو سکتا ہے اس لئے کہ ابتداء حرکت کے ساتھ کی جاتی ہے جس کا تقاضہ یہ ہے کہ اس کا مقابل یعنی (وقف) اسکان کے ساتھ ہی کیا جاتا ہے وقف بالاسکان میں حرف کو بالکل ہی ساکن کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ وقف کرتے وقت حرف کو متحرک ہی پڑھ دیتے ہیں یہ بالکل ہی غلط ہے۔ اس میں دو چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ایک حرف کو ساکن کرنا اور دوسرا سانس اور آواز کو منقطع کرنا دورانِ تلاوت سانس کا لینا اور وقف میں سانس کا نہ لینا یہ دونوں عیب ہیں۔ اگر حرف پہلے ہی سے ساکن ہوگا اس پر وقف کرنے کو وقف بالسکون کہتے ہیں جیسے وَانْحَرْ فَلَا تَقْهَرْ وغیرہ۔ اور اگر متحرک حرف کو ساکن کرکے وقف کیا ہے تو اس کو وقف بالاسکان کہتے ہیں۔

دوسرے مصرع میں یہ بیان فرمارہے ہیں کہ اگر کلمہ پہ وقف بالروم کیا جائے گا تو صرف حرکت کا تہائی حصہ پڑھا جائے گا اور یہ وقف صرف ضمہ اور کسرہ پہ ہوتا ہے مفتوح منصوب پہ نہیں ہوتا اس لئے کہ فتحہ اور نصب اَخَفُّ الحرکات میں سے ہیں۔ روم کی حالت میں ان کی تخفیف دشوار ہے۔ اس کو جس وقت بھی ادا کیا جاتا ہے اپنی خفت اور سرعت فی النطق کے اعتبار سے کامل ہی ادا ہو جاتا ہے اور وقف بالروم وصل کے حکم میں ہوتا ہے۔

آئندہ شعر میں اِلَّا بِفَتْحٍ اَوْ بِنَصْبٍ سے اسی کی طرف ہی اشارہ کیا ہے۔ وقف بالروم کا فائدہ یہ ہے۔ حرف موقوف علیہ کے لئے جو حالت وصل میں حرکت ثابت کی گئی تھی۔ اس کو سننے والا معلوم کرے۔ نیز فتحہ اور نصب دونوں زبر کے نام ہیں۔ فتحہ اسم مبنی کا اعراب ہوتا ہے اور نصب اسم معرب کا اعراب ہوتا ہے خواہ اسم مبنی ہو یا معرب فتحہ اور نصب کی حالت میں کسی پر بھی روم ہوگا۔

روم اور اختلاس میں فرق

روم میں ایک تہائی حرکت اور اختلاس میں دو تہائی حرکت ادا کی جاتی ہے۔ روم صرف ضمہ اور کسرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہوتا ہے بخلاف اختلاس کے کہ فتحہ ضمہ کسرہ پر ہوتا ہے۔ روم صرف وقف کی حالت میں ہوتا ہے ۔ اور اختلاس دونوں حالتوں میں وقف وصل میں ہوتا ہے پس روم خاص اختلاس عام ہوا۔

شعر ۱۰۵ مگر فتحہ یا نصب میں (روم نہ کر) اور اشمام کرتے ہوئے (ہونٹوں کے گول کرنے سے) رفعہ اور ضمہ میں۔

اِلاَّ بِفَتْحٍ اَوْ بِنَصْبٍ کا تعلق گذشتہ شعر کے ساتھ ہے۔ اور اس کی وضاحت گزشتہ شعر میں کر دی گئی ہے۔ اس شعر میں وقف، اشمام بیان کر رہے ہیں اور اس کی تعریف یہ ہے۔ حرف کو ساکن کرکے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا اور یہ صرف ضمہ اور رفعہ پر ہی ہوتا ہے۔ فائدہ اس کا یہ ہے حرف موقوف علیہ کے لئے جو حالت وصل میں حرکت ثابت کی گئی ہے اس کو دیکھنے والا معلوم کرے ۔ حرف موقوف علیہ کے لئے مکسور میں اشمام جائز نہیں کیونکہ اشمام چاہتا ہے انضمام شفتین کو اور اس کے اندر ارتفاع ہے۔ اور کسرہ چاہتا ہے انخفاض کو، انخفاض کے ساتھ ارتفاع جمع نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح فتحہ پر بھی اشمام جائز نہیں کیونکہ اشمام انضمام شفتین سے ہوتا ہے (انضمام سے ضمہ ہی کی طرف اشارہ ہوتا ہے) فتحہ کی طرف اشارہ نہیں ہو سکتا کیونکہ فتحہ میں انفتاح فم ہوتا ہے۔ اسکان کی بلحاظ ادا کے دو قسمیں ہیں۔ اسکان محض اسکان مع الاشمام اسی وجہ سے اشمام وقف بالاسکان کے حکم میں ہوتا ہے۔ یہاں بھی ضم اور رفع سے مراد وہی ہے۔ ضمّہ اسم مبنی کا اعراب ہے اور رفع اسم معرب کا خواہ اسم مبنی ہو۔ خواہ معرب ضم اور رفع پر وقف بالاشمام ہو گا۔

وقف بالروم کن کن حالتوں پر نہیں ہوتا

زبر پر نہیں ہوتا۔ دو زبر پر نہیں ہوتا۔ حرکت عارضی پر نہیں ہوتا۔ اسکان پر تا مدورہ میم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمع وغیرہ ۔ ہائے ضمیر میں دو قول ہیں ۔ ایک قول یہ ہے اگر ھاء ضمیر کے ماقبل ضمّہ یا کسرہ یا واؤ یا یاء مدّہ ہو جیسے بِمُزَحۡزِحِہٖ وَعَقَلُوۡہُ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ تو اس وقت روم و اشمام نہیں کیا جائے گا باقی صورتوں میں کیا جائے گا ۔

دوسرا قول یہ کہ ہر حال میں روم و اشمام ہوگا ۔

وقف بالاشمام کن کن حرکتوں پر نہیں ہوتا ؟

(۱) ایک زیر پہ ۔ (۲) دو زبر پہ ۔ (۳) دو زیر پہ ۔ (۴) ایک زبر پہ ۔ (۵) میم جمع ۔ (۶) حرکت عارضی اور (۷) تا مدورہ پہ ۔

شعر ۱۰۶ اور اس مقدمہ کے اشعار قاف اور زا ہیں ۔ حساب میں جو فنِ تجوید میں کامل ہوتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے ۔ رشد و ہدایت پانے میں ۔ ۔ ۔

اس شعر میں اشعار کی تعداد بیان فرما رہے ہیں ۔ اس مقدمہ کے اشعار عدد میں جو بحساب ابجد ایک سو سات ہوتے ہیں ۔ قاف کے عدد ۱۰۰ ہوتے ہیں اور زا کے سات ہوتے ہیں تو اس طرح ایک سو سات اشعار ہوئے ۔ حروف ابجد کا حساب اس طرح ہے ۔ اَبۡجَدۡ ۔ ھَوَّز ۔ حُطِّیۡ ۔ کَلِمَنۡ ۔ سعفص ۔ قَرَشَت ۔ ثَخَذۡ ۔ ضظغ ۔

حروفِ ابجد کا نقشہ درج ذیل ہے

ا	۱	ز	۷	م	۴۰	ف	۸۰	ش	۳۰۰	ذ	۷۰۰
ب	۲	ح	۸	ن	۵۰	ص	۹۰	ت	۴۰۰	ض	۸۰۰
ج	۳	ط	۹	س	۶۰	ق	۱۰۰	ث	۵۰۰	ظ	۹۰۰
د	۴	ی	۱۰								
ھ	۵	ک	۲۰	ع	۷۰	ر	۲۰۰	خ	۶۰۰	غ	۱۰۰۰
و	۶	ل	۳۰								

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی شخص ان اشعار کی روشنی میں اپنی تجوید اور قرآن کے تلفظ کو صحیح اور عمدہ کر لے گا رُشد و ہدایت جیسی عظیم دولت سے مالا مال ہوگا۔

شعر نمبر ۱۰۷

اور الحمد للہ (اللہ کی تعریف) اس مقدمہ کا خاتمہ ہے۔ پھر اس (حمد) کے بعد دُرود و سلام نازل ہوں

شعر نمبر ۱۰۸

چُنے ہوئے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہؓ پر جو کہ ہدایت یافتہ ہیں۔ ناظم فرماتے ہیں کہ میں نے اس مقدمہ کی نظم کو اللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے شروع کیا ہے اور اسی پر خاتم کیا ہے اور یہ برکت حاصل کرنے کے لئے ایسا کیا ہے۔ جس کلام کے اوّل و آخر میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جائے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے وہ کامل اور جامع بن جاتا ہے اس کا نفع بھی عام اور تام ہوتا ہے۔ اسی عظیم سعادت کو حاصل کرنے کے لئے ناظم نے حمد و صلوٰۃ سے شروع اور حمد و صلوٰۃ پر ختم کیا ہے۔ تاکہ صحیح معنوں میں برکت حاصل ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں شرفِ قبولیت ہو۔ اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ناظم نے اپنے اشعار کی تعداد ایک سو سات (۱۰۷) بیان کی ہے۔ جب یہ آخر والے شعر ملا کر ایک سو نو تعداد بنتی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ آخر والے دو شعر ناظم کے کسی شاگرد کے ہوں اور اگر یہ مان لیا جائے تو اشعار کی تعداد ایک سو سات ہوتی ہے یا یہ ہو سکتا ہے ناظم نے بقول راجح وال شعر اور ابیاتھا قاف و زائی وال شعر شمار نہ کیا ہو۔ کیونکہ بقول راجح میں اپنا تعارف اور اَبیاتھا میں اشعار کی تعداد بیان کی ہے۔

تو اس طرح ایک سو سات اشعار ہوتے ہیں۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ناظم نے آخری دو اشعار جن میں حمد و صلوٰۃ بیان کی ہے اور خطبہ کے وہ دو اشعار جن میں حمد و صلوٰۃ بیان کی ہے، ان چار میں سے دو کو شمار کیا ہو تو اس طرح بھی تعداد اشعار کی ایک سو سات ہوتی ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمة الكتاب

شعر ۱۰۹ اور تحقیق مکمل ہوا میرا نظم کرنا اس مقدمہ کو میری طرف سے قرآن کے پڑھنے والے کے لئے ہدیہ ہے .....

یہاں پہنچ کر ناظم اپنے رسالہ کی تکمیل فرماتے ہیں۔ اس خاتمہ میں تین چیزیں بیان کی ہیں۔

(۱) مقدمہ کے انتہاء کی اطلاع اور قرآن پڑھنے والوں کے لئے یہ مقدمہ ہدیہ ہونا۔

(۲) مقدمہ کے اشعار کی تعداد۔

(۳) حمد و صلوٰۃ۔

تو اس شعر میں یہ بیان فرمایا ہے کہ مقدمہ کو نظم کرنے کا سلسلہ ختم ہوا ہے اور میری طرف سے قراء کے لئے تحفہ و ہدیہ ہے۔ اور یہ مقدمہ حقیقت میں قراء کے لئے تحفہ ہے اور یہ عظیم تحفہ ہے جس کا تعلق قرآن کریم کے ساتھ ہے۔ اگر انسان اس کو اچھی طرح سمجھ کر پڑھے اور یاد کرے اور اس پر عمل کرے تو قرآن کو غلط ہرگز نہیں پڑھ سکتا۔ یہ تحفہ قرآن کو صحیح پڑھنے کے لئے معاون ہے۔ اللہ پاک قرآن مجید کو صحیح پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

نظم کے معنی ہیں ایک مناسب ہیئت پر کچھ چیزوں کو جمع کرنا۔ بعض میں یہ کلمہ موزوں کلام (شعر) کے لئے خاص کر دیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ اشعار

تُحفَۃُ الاَطفَال

مُترجِم

اُستاذ القراء المقری محمد ادریس عاصم

فاضلِ مدینہ یونیورسٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحفۃ الاطفال

(۱) کہتا ہے ہمیشہ (ہر حال میں) بہت بخشنے والے (الرحمٰن) کی رحمت کا امید کرنے والا سلیمان جو جمزور شہر کا رہنے والا ہے۔

(۲) ہر قسم کی تعریفات اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔ دراں حالیکہ میں درود بھیجنے والا ہوں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپکی آل اولاد پر کہ جنہوں نے آپکی پیروی کی۔

(۳) اور حمد و صلوٰۃ کے بعد یہ نظم نون ساکنہ اور تنوین اور مدود کے احکام میں (علم تجوید کے) طلب کرنے والے کے لیئے ہے۔

(۴) میں نے اس (نظم) کا نام رکھا ہے تحفۃ الاطفال میں اسکو اپنے استاد (شیخ) (نورالدین علی بن عمر ناجی) سے روایۃ کروں گا جومیہ کے رہنے والے ہیں اور جو بڑے کمال والے ہوئے ہیں۔

(۵) میں (اللہ تعالیٰ) سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس (نظم) کو طلباء علم کے لئے مفید بنائیں گے اور قبولیت اور باعث اجر و ثواب بنائیں گے۔

نون ساکن اور تنوین کے قواعد

(۶) نون کیلئے اگر وہ ساکن ہو اور (نون) تنوین کیلئے چار احکام ہیں پس تو میرے بیان کو حاصل کرے

(۷) پس (مذکورہ چار احکام میں سے) پہلا حکم اظہار ہے۔
حروف حلقیہ سے پہلے وہ حروف (حلقی) چھ ہیں جو (باعتبار مخارج) ترتیب وار بیان کئے گئے ہیں۔ پس وہ چاہیے کہ معلوم کر لئے جائیں (پہچان لیے جائیں)

(۸) وہ ہمزہ اور ہاء پھر وہ عین اور حاء بغیر نقطہ پھر غین اور خاء ہیں۔

(۹) اور دوسرا (حکم) ادغام ہے جو ان چھ (حروف) میں جو یرملون کے (مجموعہ) میں آگئے ہیں اور تمام قراء کے نزدیک ثابت ہیں (معروف ہیں)

(۱۰) لیکن (ان چھ حروف کی) دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہے جس میں یہ دونوں (نون ساکن و تنوین) غنہ کے ساتھ مدغم ہوتے ہیں جو ینمو کے (مجموعہ) کے ساتھ جانے پہچانے جاتے ہیں۔

(۱۱) مگر جب وہ (نون ساکن اور ینمو سے کوئی حرف) ایک کلمہ میں ہوں تو ادغام مت کرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے دُنْیَا پھر صِنْوَانٌ (ایک کلمہ کی مثال میں) پیروی کی ہے۔

(۱۲) اور دوسری قسم ادغام بلا غنہ ہے جو لام اور راء میں ہوتا ہے اور راء میں صفت مشابہت تکرار بھی ادا کرو۔

(۱۳) اور تیسرا (حکم نون ساکن وتنوین کا) اقلاب ہے (بدلنا ہے) (نون کو) میم کے ساتھ نزدیک با کے غنہ کے ساتھ اخفاء بھی ہوگا۔

(۱۴) اور چوتھا (حکم نون ساکنہ وتنوین کا) اخفاء ہے بقیہ (پندرہ) حروف کے قریب فضیلت والے (قاری) کے لئے ضروری ہے۔

(۱۵) (یہ اخفاء ہوتا ہے) پندرہ حروف میں ان (حروف) کا اشارہ میں نے (آئندہ) آنے والے شعر کے (ابتدائی) کلمات میں جمع کر دیا ہے۔

(۱۶) اخفاء کے پندرہ حروف اس شعر کے ابتدائی پندرہ کلمات ابتدائی حروف درج ذیل ہیں۔
ص۔ ذ۔ ث۔ ک۔ ج۔ ش۔ ق۔ س۔ د۔ ط۔ ز۔ ف۔ ت۔ ض اور ظ۔

ترجمہ: تو تعریف والے (آدمی) کی خوبیوں کو بیان کر اس آدمی نے بہت سخاوت کی ہے جو بلند ہوگیا ہے تو ہمہ وقت خوش دل رہ (اور) پرہیزگاری میں بڑھتا چلا جا اور ظالم سے درگزر کر۔

تشدید والے میم اور نون کا بیان

(۱۷) اور تو اس میم اور نون میں صفت غنہ ادا کر جو تشدید دیئے گئے ہوں۔ اور (اس حالت میں ان دونوں میں سے) ہر ایک کا نام حرف غنہ رکھ دے جو اسوقت خوب واضح ہوتا ہے۔

میم ساکنہ کے قواعد

(۱۸) اور میم اگر ساکن ہو تو (تمام حروف) ہجاء سے پہلے آتی ہے نہ کہ الف لیّنہ سے پہلے کامل عقل والے کے نزدیک۔

(۱۹) اس میم کے تین احکام ہیں اس (آدمی) کیلئے جو (ان کو) اچھی طرح محفوظ کرے (ضبط کرے) اور وہ حرف اخفاء اور ادغام۔ اور اظہار ہیں۔

(۲۰) پس پہلا (حکم میم ساکنہ کا) اخفاء ہے نزدیک با کے اور تو قراء کیلئے اس (اخفاء) کا نام اخفاء شفوی رکھ دے۔

(۲۱) اور دوسرا (حکم میم ساکنہ) ادغام ہے جو کہ میم کے مثل (میم) میں ہوتا ہے اور اس کا نام ادغام صغیر رکھ دے اے نوجوان۔

(۲۲) اور تیسرا (حکم میم ساکنہ) اظہار ہے بقیہ (چھبیس ۲۶) حروف سے پہلے اور تو اس اظہار کا نام شفوی رکھ دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۳) اور تو واؤ اور فاء کے نزدیک اس (میم ساکنہ) کے اخفاء والا ہو جانے سے ڈر بسبب اس (فاء) کے قریب المخرج اور واؤ میں متحد المخرج ہونے کے (اس وجہ کو) خوب سمجھ لے۔

لام اَلْ اور لام فعل کا حکم

(۲۴) لام تعریف کی دو حالتیں ہیں جب وہ ہوتا ہے حروف (ہجاء) سے پہلے ان (دونوں میں) پہلا حال اظہار ہے۔ پس چاہیئے کہ اسے معلوم کر لیا جائے۔

(۲۵) حال اوّل: چودہ حروف سے پہلے اس کا علم حاصل کرو۔

ابغ حجک وخف عقیمہ سے۔ اپنا مقصد تلاش کر اور بانجھ سے ڈر۔

(۲۶) حال ثانی: یہ ہے کہ لام تعریف کا ادغام ہوتا ہے چودہ حروف میں۔ اسی طرح اور انکی رمز بس یاد کرلو۔ اس شعر کے چودہ کلمات کے پہلے پہلے حرف میں لام تعریف کا ادغام ہوتا ہے حروف یہ ہیں۔

ط۔ ث۔ ص۔ ر۔ ت۔ ض۔ ذ۔ ن۔ د۔ س۔ ظ۔ ز۔ ش۔ ل۔

(۲۷) اچھا ہو تو پھر صلہ رحمی کر کامیاب ہوگا۔ مہمانی کر احسانات والے کی چھوڑ بدگمانی کو زیارت کر شریف انسان کی خیر سگالی کے لئے۔

(۲۸) اور پہلے لام کا نام قمریہ رکھو (جہاں اظہار ہوتا ہے) اور دوسرے کا نام شمسیہ رکھو جہاں ادغام ہوتا ہے۔

(۲۹) اور لام فعل کو ہر حال میں اظہار سے پڑھ قُلْ نَعَمْ۔ قُلْنَا اور اِلْتَقَیٰ جیسی مثالوں میں

مثلین اور متقاربین اور متجانسین کے ادغام کے بیان میں

(۳۰) اگر دو حروف مخرج اور (جمیع) صفات میں مشترک ہوں تو ان کے لئے مثلین (کا نام) زیادہ مستحق ہے۔ (زیادہ لائق ہے)

(۳۱) اور اگر وہ دونوں حرف باعتبار مخرج کے قریب اور باعتبار صفات کے مختلف ہوں تو انکو لقب دیا جاتا ہے۔

(۳۲) متقاربین اور اگر وہ دونوں (حروف) مخرج میں مشترک ہوں بغیر صفات کے تو انکی حیثیت کہہ۔

(۳۳) متجانسین پھر اگر پہلا حرف ساکن ہو (مذکورہ) تمام قسموں میں تو انکا نام رکھ ادغام صغیر۔

(۳۴) اور اگر دونوں حرف متحرک ہوں ہر ایک قسم میں تو کہہ دے وہ ادغام کبیر ہے اور امثلہ سے اسکو سمجھ لے۔

مد کی قسمیں

(۳۵) اور مد ایک اصل ہوتا ہے اور ایک اسکا فرعی اور پہلی قسم کا نام طبیعی رکھ دے اور وہ طبیعی ۔۔۔۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۶) وہ ہوتا ہے جس کے لئے سبب پر موقوف ہونا نہ ہو۔ اور نہ اسکے بغیر مد کے حروف وجود میں آتے ہیں۔
(۳۷) بلکہ حرف مد کے بعد ہمزہ یا سکون کے سوا کوئی بھی حرف آئے تو وہ مد طبعی ہوتا ہے۔
(۳۸) دوسرا (مد) مد فرعی ہے جو ہمیشہ سبب ہمزہ یا سکون پر موقوف ہوتا ہے مطلقاً۔
(۳۹) مد کے حروف تین ہیں محفوظ کر لو ان کو مجموعہ وَایٍّ میں اور وہ (تینوں حروف مدہ) نوحیہا میں جمع ہیں۔
(۴۰) اور یا (ساکنہ) سے پہلے کسرہ اور واؤ ساکنہ سے پہلے ضمہ (انکے مدہ ہونے کے لئے) شرط ہے اور الف سے پہلے فتحہ لازمی اور ضروری ہے۔
(۴۱) اور حروف لین ان (تین حروف مدہ) میں سے وہ یاء اور وہ واؤ ساکنہ ہیں کہ فتحہ ہے ہر ایک سے پہلے واضح کیا ہوا (ظاہر)

مد کے احکام

(۴۲) مد (فرعی) کے تین۳ ایسے حکم ہیں جو ہمیشہ رہتے ہیں اور وہ وجوب۔ جواز۔ لزوم ہیں۔
(۴۳) پس (مد) واجب ہے اگر آئے ہمزہ بعد (حرف) مد کے ایک کلمہ میں اور یہ (مد) متصل شمار کیا جاتا ہے۔
(۴۴) اور (مد) جائز ہے۔ کہ جائز ہے مد اور قصر اگر الگ ہو۔ ہر ایک (حروف اور ہمزہ) کلمہ میں اور یہ مد منفصل ہے۔
(۴۵) اور اسی (مد منفصل) کی مانند ہے (مد اور قصر کے جائز ہونے میں)
اگر سکون عارض ہو جائے وقف میں جیسے تَعْلَمُوْن۔ نَسْتَعِیْن۔
(۴۶) یا مقدم آ رہا ہو ہمزہ حرف مد سے اور یہ مدِ بدل ہے جیسے
اٰمَنُوْ اور اِیْمَانًا (تو اس قسم کو) ضرور لے لو۔ (یعنی یاد کر لو)
(۴۷) اور مد لازم ہے۔ اگر اصلی سکون ہو۔ (جو ہمیشہ ہر حال میں رہے) وقف اور وصل میں بعد حرف مد کے۔

مد لازم کی قسمیں

(۴۸) مد لازم کی اقسام قراء کے نزدیک چار ہیں اور یہ کلمی ہے اور ساتھ ہی اسکے حرفی بھی ہے۔
(۴۹) یہ دونوں مخفف اور مثقل ہیں پس یہ چار (مد لازم کی قسمیں) ہیں تفصیل سے بیان کی جاتی ہیں
(۵۰) پس اگر کسی (ایک) کلمہ میں سکون (لازمی) جمع ہو صرف مد کے ساتھ تو وہ (قراء کے نزدیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدّ کلمی واقع ہوا ہے۔

(۵۱) یا حروف (مقطعات) کے تین حرفی ہیں یہ دونوں (حروف مدہ اور سکون لازمی) پائے جائیں اور حروف مد اسکا درمیانی ہو۔ تو یہ مد حرفی (کے نام سے) ظاہر ہوا ہے۔ نوٹ: وُجِدَا پایا جائے۔ بَدَا ظاہر ہوا ہے۔

(۵۲) یہ دونوں (مد لازم کلمی اور حرفی) مثقل ہوتے ہیں اگر (حرف مد کے بعد) ادغام کیا گیا ہو اور مخفف ہوتا ہے۔ ہر ایک (کلمی اور حرفی) جس وقت ادغام نہ کیا گیا ہو۔

(۵۳) اور (مد) لازم حرفی کا وجود (حروف مقطعات میں) سورتوں کے شروع میں ہوتا ہے۔ اور (آٹھ ۸ (حروف) میں منحصر ہے۔

(۵۴) جمع کرتے ہیں ان (آٹھ ۸ حروف) کو کَمْ عَسَلٍ نَقَصْ کے حروف اور (حرف) عین میں دو ۲ وجوہ (طول و توسط) ہیں اور طول بہتر ہے۔

(۵۵) اور جو تین حرفی (مقطعات) کے سوا علاوہ الف کے ہیں پس ان میں مد اصلی پسند کیا گیا ہے۔

(۵۶) اور یہ بھی (الف اور دو حرفی مقطعات) سورتوں ہی کے شروع میں آتے ہیں اور حَيٌّ طَاهِرٌ کے مجموعہ میں جمع ہیں۔

(۵۷) اور سورتوں کے شروع میں پائے جانے والے ان چودہ حروف (مقطعات) کو جمع کرتا ہے۔ صِلْهُ سُحَيْرًا مَنْ قَطَعَكْ (کا مجموعہ) جو (مجودین کے نزدیک) خوب مشہور ہو گیا ہے۔

کتاب کا خاتمہ

(۵۸) یہ نظم پوری ہو گئی۔ اس کے تمام ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے بے شمار

(۵۹) پھر صلوٰۃ و سلام ہو۔ ہمیشہ ہر حال میں۔ خاتم النبیین احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

(۶۰) اور آپکی آل پر اور صحابہ رضؓ اور ہر پیروی کرنے والے پر اور ہر قاری پر اور ہر سننے والے پر۔

(۶۱) اس نظم کے اشعار (تعداد میں) نَدٌّ بَدَا[1] ہیں عقلمندوں کے لئے اسکی (تالیفی) تاریخ بُشْرٰی لِمَنْ يُتْقِنُهَا ہے (۱۱۹۸ھ)

---

[1]: بحساب ابجد نون کے عدد پچاس ۵۰ اور دال کے چار ۴ اور با کے دو ۲ پھر دال کے چار ۴ اور الف کا ایک ۱ ہے تو انکو جمع کرنے سے اکسٹھ ۶۱ ہوتے ہیں نَدٌّ بَدَا کا معنی خوشبو دار بوٹی ظاہر ہوئی بُشْرٰی لِمَنْ يُتْقِنُهَا: ابجد کے حساب سے انکے عدد اس طرح ہیں۔ ب کے دو ۲ ش کے تین سو ۳۰۰ را کے دو ۲۰۰ ی کے دس ۱۰ ل کے تیس ۳۰ میم کے چالیس ۴۰ ن کے پچاس ۵۰ ی کے دس ۱۰ ت کے چار سو ۴۰۰ ق کے ایک سو ۱۰۰ ھ کے پانچ ۵ الف کا ایک ۱ عدد تو یہ اس طرح ۱۱۹۸ ہوتے ہیں اس میں اس نظم کی تالیف ال بیان کیا ہے معنی اس آدمی کیلئے خوش خبری ہے جو اس نظم کو حفظ کر لے۔ یا د کر لے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کی اپنے قارئین سے

گزارش

الحمد للہ علم تجوید وقرآءت کے فروغ کے لیے قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کوشاں ہے ہمارا مقصد معیاری، دیدہ زیب اور اعلیٰ طباعت کی حامل کتب شائقین تک پہنچانا ہے۔ اگر آپ کے شہر یا علاقے میں آپ کو ہماری کتابیں بآسانی دستیاب نہیں ہو پا رہی ہیں تو براہ راست بلاتکلف ہم سے بذریعہ خط یا فون رابطہ کریں۔

ہم آپ کو انشاء اللہ فوری طور پر کتب فراہم کریں گے۔

نوٹ: فہرست کتب صرف چار روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔

www.KitaboSunnat.com

قرأت اکیڈمی ®

28 - الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار لاہور

Ph.: 042 - 7122423

0300 - 4785910

مکتبہ الرحمانیہ

لاہور

16886

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الحمد للہ

علم تجوید و قرآءت کے فروغ کے لیے کوشاں

قراءت اکیڈمی®

ہماری پہچان

- معیاری
- دیدہ زیب
- مُستند اور
- اعلیٰ طباعت کی حامل کُتب

28-الفضل مارکیٹ 17-اُردو بازار-لاہور

فون: 7122423